علامہ شاطبیؒ کے رسم خط عثمانی میں مشہور قصیدہ عقیلہ اتراب القصائد فی اسنی المقاصد کی مختصر و آسان شرح

المعانی الجمیلۃ

فی

شرح العقیلۃ

www.KitaboSunnat.com

تالیف

قاری فیاض الرحمن علوی

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

الناشر

مکتبہ علویہ نمکمنڈی پشاور

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ

علامہ شاطبیؒ کے رسم خط عثمانی میں مشہور قصیدہ عقیلہ اتراب القصائد فی اسنی المقاصد کی مختصر و آسان شرح

اَلۡمَعَانِی الۡجَمِیۡلَہ فِیۡ شَرۡحِ الۡعَقِیۡلَہ

www.kitabosunnat.com

تالیف

الاستاذ المُقری قاری فیاض الرحمٰن العَلَوی

مدیر مرکزی دار القُرّاء پشاور پاکستان

ناشر

مکتبہ علویہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور فون: ۰۹۱-۲۲۱۰۶۵۰

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

233.6

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب : المعانی الجمیلة فی شرح العقیلة

نام مؤلف : استاذ القراء الشیخ قاری فیاض الرحمٰن علوی
سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان مدیر مدرسہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

کمپوزنگ : قاری فضل رحیم صدیقی
مدرس مدرسہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

چاپ : اول

تاریخ طبع : ۱۴۳۷ھ مطابق 2016ء

پرنٹنگ : الفلاح پرنٹرز محلہ جنگی پشاور

ناشر : مکتبہ علویہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

091-2210650 / 0333-7888891
E-mail:darulqurra@gmail.com
المکتبۃ الرحمانیہ
نمبر ...32783.....

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿مقدّمہ﴾

الحمدللہ الذی ھدانا لھٰذا وَما کنّا لنھتدی لَوْلا ان ھدانا اللہ، والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الرسل وخاتم الانبیآء محمدٍ وعلٰی الٰہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ امھات المؤمنین وذریاتہٖ اجمعین ومن تبعَھُم باحسانٍ الٰی یوم الدین۔

امابعد میں بندہ حقیر۔۔۔۔۔۔۔۔فیاض الرحمٰن علوی بن ملک محمد دین ہزاروی کان اللہ لھما۔اپنی علمی بے بضاعتی کا معترف ہوں۔تاہم میں نے اپنی تالیفات میں کوئی چیز اپنی طرف سے نہیں لکھی اور نہ ہی اپنی قوت حافظہ پر اعتماد کیا ہے۔

المعانی الجمیلہ میں بھی اساتذہ کرام،شیوخ عظام کی تصانیف کو سامنے رکھ کر، آج کے تقاضوں اور استعداد کے مطابق آسان اور سہل انداز اختیار کرنے کی سعی اور خدمت انجام دی ہے اللہ تعالیٰ ان اکابرین کرام کی قبروں کو نور سے بھر دیں۔بعض جگہوں میں حوالہ جات اگر رہ گئے ہوں تو اللہ رب العزت سے معافی کی التجا ہے۔اس شرح کے مرتب کرنے میں شیخ الشیوخ امام القراء المقری عبدالرحمٰن مکیؒ کی افضل الدرر، شیخ القراء قاری فتح محمدؒ کی اسہل الموارد، مولانا قاری المقری استاذ الاساتذہ اظہار احمد تھانویؒ کی ایضاح المقاصد، استاذ العلماء والقراء المقری عبداللہ مرادآبادی کی المعانی الجلیلہ، شیخی وشیخ المشائخ استاذ القراء المقری محمد شریفؒ کی شرح جزری اور بعض دیگر کتب سے عبارات ومسائل کو تسہیل کے طور پر مرتب کیا گیا ہے۔ نور اللہ مرقدھم وجعل الجنۃ مثواھُمْ۔

ملک القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح عربی میں ہے اسکے مقدمہ میں رسم خط

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

کی اہمیت کو انتہائی خوبی کے ساتھ اجاگر کیا ہے۔ اسہل الموارد کا مقدمہ اسی کا تقریباً ترجمہ ہے طلباء اور اہل علم کے استفادہ، خیر خواہی کے پیش نظر اسی کو من وعن نقل کر رہا ہوں۔ پچاس سالہ تدریسی تجربہ کی بناپر کہہ سکتا ہوں کہ یہ شرح مختصر ہونے کے ساتھ جامع اور تشنہ لبوں کی علمی پیاس بجھانے کیلئے انتہائی آسان اور سہل انداز میں مرتب ہوگئی ہے تاہم اگر کسی جگہ کوتاہی پائی جائے تو اہل علم درست کردیں ممکن ہو تو مطلع کردیں۔ طلباء کرام اور قارئین عظام سے عاجزانہ درخواست ہے وَالْعُذْرُ عِندَ خِيَارِ النَّاسِ مَقْبُولٌ کہ میرے لئے اور میرے والدین کیلئے اور اساتذہ کرام کیلئے اور ناظمؒ اور شارحین کرام اور اس علم کی خدمات انجام دینے والوں ان سب کیلئے فلاح دارین کی دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شرح کو قبولیت بخشیں اور ذخیرہ آخرت بنائیں۔

﴿آمین یا اللہ العرش العظیم﴾

﴿فیاض الرحمٰن العلوی﴾

﴿بانی و منتظم اعلیٰ مرکزی دارالقراء پشاور﴾

﴿سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان﴾

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

﴿مقدّمہ﴾

ان ضروری فوائد میں جو قرآن مجید کی جمع اور رسم اور سورتوں کی ترتیب سے تعلق رکھتے ہیں ازافضل الدُّرر امام القراء المقری عبدالرحمٰن المکی واز اسہل الموارد شیخ القراء فتح محمد نـوّد اللہ مرقدھم

فائدہ:ا۔(۱) واضح رہے کہ عثمانی مصاحف کی رسم بالکل اس کے موافق ہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں لکھا گیا تھا اور قرآن عرضہ اخیرہ (نبی ﷺ کے اس دور) کے موافق (جو آپ نے آخری سال میں جبرئیل علیہ السلام سے کیا تھا) ساتوں لغات پر مشتمل ہے اور قرآن صحابہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی لکھا ہوا تھا بعض کے پاس پورا تھا اور بعض کے پاس کچھ حصہ اور بعض صرف حافظہ سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور جس ترتیب سے اس وقت مصاحف میں ہے اسی کے موافق اول سے آخر تک ان حضرات نے پورا قرآن حفظ کیا تھا چنانچہ کامل علماء کے ارشاد سے اسی کی تائید ہوتی ہے جیسا کہ نشر میں محقق ابن الجزری کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے۔(۲) پہلے اور پچھلے دونوں زمانوں کے جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ عثمانی مصاحف میں ان کی احتمالی اور ظاہری دونوں قسم کی رسم کے لحاظ سے ساتوں لغات موجود ہیں اور اس عرضہ اخیرہ کی جامع ہیں جس کے موافق نبی ﷺ نے آخر میں جبرئیل علیہ السلام کے سامنے تلاوت فرمائی تھی اور امت کے لیے جائز نہیں کہ ان لغات میں سے کسی ایک شے کو بھی ترک کرے اور صحابہ نے متفقہ رائے سے عثمانی مصاحف کو ان صحیفوں سے نقل کیا ہے جن کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھایا تھا اور ان کے ماسوا دوسری تمام وجوہ کو بالاتفاق ترک کر دیا ہے۔(۳) سُیُوطی اِتقان میں فرماتے ہیں کہ جو قراءت نبی ﷺ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے آپ کی وفات کے سال پڑھی گئی تھی یہ بالکل وہی قراءت ہے جس کو لوگ اس وقت پڑھتے ہیں (۴) بغوی شرح السُّنہ میں فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت اس عرضہ اخیرہ میں موجود تھے جو نبی ﷺ کے کاتب وحی تھے کہ ارشاد عالی کے موافق قرآن لکھتے تھے نیز انہوں نے آپ ہی سے پڑھا بھی تھا اور اپنی وفات تک اسی کے موافق لوگوں کو پڑھاتے بھی رہے اور اسی لیے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان پر اعتماد کیا اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کو مصاحف لکھنے والوں کا سردار اور منتظم مقرر کیا۔(۵) حاکم کی مُستدرک میں ہے کہ قرآن تین مرتبہ جمع کیا گیا ایک بار نبی ﷺ کی حضوری میں ہوا پھر حدیث لکھی ہے جو بخاری اور مسلم کی شرط کے موافق ہے جو زید بن ثابتؓ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی حضوری میں قرآن کو کپڑوں کے ٹکڑوں پر سے جمع اور یاد کیا کرتے تھے (۶) ابن اَشتَہ نے رسم المصاحف میں کعب الاحبار سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے اپنی وفات سے تین سو سال پہلے عربی، سریانی اور تمام زبانوں کے لغات لکھے تھے اور ان سب کو گارے پر لکھ کر اس کو پکا دیا تھا پھر جب نوح علیہ السلام کے زمانہ میں زمین پر پانی کا طوفان آیا تو ہر قوم کو ان کے لغت کی کتاب مل گئی سو انہوں نے اس کو لکھ لیا (اور متعدد نسخوں میں نقل کر لیا) پس سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کو عربی لغت کی کتاب ملی (۷) پھر ابن اَشتہ ہی نے عکرمہؒ کے طریق سے یہ نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے عربی لغت کو اسماعیل علیہ السلام نے وضع کیا ہے سو آپ نے کتاب اپنے لغت اور اپنی زبان میں تصنیف کی اور مجموع کو ایک کتاب بنا دیا جس میں کلمات کو ایک دوسرے سے ملاتے چلے گئے اور ان میں کوئی جدائی اور فاصلہ نہیں رکھا پھر آپ کی اولاد میں سے ھُمَیْسَع اور قیذر نے کلمات میں جدائی کی۔(۸) ابن عباسؓ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

سے ہے کہ حق تعالیٰ نے آسمان سے سب سے پہلے ابجد کی کتاب نازل فرمائی۔(۹) ابن فارس کہتے ہیں کہ ہم جس بات کے قائل ہیں وہ یہ ہے کہ خط (اور لکھائی) توقیفی ہے (بندوں نے حق تعالیٰ کے سکھانے سے سیکھی ہے) اور اس کی دلیل حق تعالیٰ کا ارشاد: اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَم (علق) اور نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ہے یعنی حق تعالیٰ شانہٗ نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی اور انسان کو وہ چیزیں سکھائیں جن سے وہ ناواقف تھا اور قسم ہے قلم کی اور اس مضمون کی جس کو لوگ لکھتے ہیں۔ اور یہ ابجد کے حروف بھی ان ناموں میں داخل ہیں جو حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سکھائے تھے (جن کا ذکر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ بقرہ ع ۴ میں ہے)(۱۰) سیوطی اتقان میں فرماتے ہیں کہ عربی قاعدہ یہ ہے کہ لفظ کو اس کے ان حروف ہجا کی رعایت سے لکھا جائے جو اس سے ابتدا کرنے اور اس پر وقف کرنے کی صورت میں پائے جاتے ہیں اور نحاۃ نے اس کے لیے اصول اور قواعد مقرر کیے ہیں لیکن قرآن کی لکھائی بعض الفاظ میں ان قواعد کے علاوہ دوسری طرح ہے۔

(۱۱) امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی لکھائی کی مخالفت ناجائز بلکہ حرام ہے اور صحابہ کے اجماع سے جس طرح لکھا گیا ہے اس میں تبدیلی کرنے کی گنجائش نہیں کیونکہ وہ علم میں ہم سے بڑھ کر اور دل وزبان کے لحاظ سے صادق تر اور امانت داری میں ہم سے برتر تھے (۱۲) ابوشامہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کا مقصد یہ تھا کہ قرآن بالکل اسی طرح لکھا جائے جس طرح نبی ﷺ کی حضوری میں لکھا گیا تھا۔(۱۳) ابوجعفر نحاس کہتے ہیں کہ بہتر قول یہ ہے۔ کہ سورتوں کا اس موجودہ ترتیب پر جمع ہونا نبی ﷺ کے ارشاد سے ہے (۱۴) ابن الحصّار کہتے ہیں کہ سورتوں کی یہ ترتیب اور آیتوں کا ان

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

کے ان موقعوں پر رکھنا وحی کی بناء پر ہے چنانچہ نبی علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ فلاں آیت کو فلاں موقع پر رکھو اور متواتر نقل کے ذریعہ اسی ترتیب کی بابت یقین حاصل ہو گیا ہے نبی علیہ وسلم کی تلاوت سے بھی جو اسی ترتیب پر ہوتی تھی اور اس سے بھی کہ صحابہ نے بالاتفاق اس کو مصحف میں اسی طرح رکھا ہے (۱۵) کرمانی برہان میں کہتے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب حق تعالیٰ کے یہاں لوح محفوظ میں بھی اسی طرح اور اسی موجودہ ترتیب پر تھی اور اسی کے موافق نبی علیہ وسلم ہر سال قرآن کے اس قدر حصہ کی جتنا آپ کے پاس اس میں سے جمع ہو جاتا تھا جبرائیل علیہ السلام سے دور فرماتے تھے اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال میں جبرئیل علیہ السلام سے دوبار دور فرمایا۔ (۱۶) بیھقی مدخل میں کہتے ہیں کہ نبی علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن کی سورتیں اور آیتیں سب مرتب ہو چکی تھیں۔ (۱۷) مولانا شیخ عبدالرحمٰن صاحب قاری مقری محدث پانی پتی اپنے رسالہ تحفہ نذریہ میں فرماتے ہیں یاد رکھو کہ عثمانی رسم الخط کا لحاظ رکھنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے اور اس کے خلاف لکھنا گناہ ہے اور اسی لئے قرآن لکھنے والوں پر عثمانی رسم الخط کا سیکھنا واجب ہے اور نہ سیکھنے کی صورت میں اگر غلطی کر کے اس کے خلاف لکھیں گے تو عذاب کے مستحق ہوں گے نیز فرماتے ہیں یاد رکھو کہ جب نبی علیہ وسلم پر کوئی آیت یا سورۃ اترتی تھی تو آپ کاتب کو بلاتے تھے اور اس آیت یا سورۃ کے لکھنے کا حکم فرماتے تھے اور جبرائیل علیہ السلام کی تعلیم کے موافق یہ بھی ارشاد فرماتے تھے کہ اس حرف کو اس طرح لکھو اور اس حرف کو اس طرح اور نبی علیہ وسلم کی دنیوی حیات ہی کے زمانہ میں بعض صحابہ نے قرآن اول سے آخر تک اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا تھا اور آپ کے اس دار فانی سے انتقال فرمانے کے بعد اکثر صحابہ نے قرآن حفظ یاد کر لیا تھا اور اس کو شروع سے آخر تک اپنے حافظہ ہی سے پڑھتے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

تھے (۱۸) شیخ خواجہ محمد بن ملا عبدالرحیم خزانۃ الرسوم میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے کتابت کی صنعت کو انسان کی سب صنعتوں سے بزرگ تر اور امتوں کے لئے اس کے نفع کو سب نفعوں سے بڑھ کر بنایا چنانچہ ارشاد ہے: اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ پس یہ ایسی نگہبان ہے جو نہ گھٹیا امانت کو ضائع کرتی ہے نہ بڑھیا کو اور ایسا خزانہ ہے جو نہ تو کسی عمدہ جوہر میں تبدیلی کرتا ہے اور نہ ردی میں اور بھول جانے کی آفت سے بچانے والی زبان کے لغزش کرنے کے وقت حق کو ظاہر کرنے والی ہے اور اسی لئے نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ علم کو تحریر کے ذریعہ قید اور محفوظ کرلو کیونکہ علم شکار ہے اور تحریر اس کے لئے قید ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ جس چیز کو یاد کیا جائے وہ بھاگ جاتی ہے اور ضائع ہوجاتی ہے اور جسے لکھ لیا جائے وہ پختہ ہو جاتی ہے (۱۹) علی کرم اللہ وجہہ کا شعر ہے۔

وَعِلْمٌ لَّیْسَ فِی الْقِرْطَاسِ ضَاعَ وَسِرٌّ جَاوَزَ الْاِثْنَیْنِ شَاعَ

جو علم کاغذ میں نہ ہو وہ ضائع ہوجاتا ہے اور جو بھید دو سے بڑھ جائے وہ خوب پھیل جاتا ہے۔ الحاصل تحریر ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ پچھلے زمانہ کے لوگوں کے واقعات آنے والے افراد تک پہنچتے ہیں اور ان واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا پہلے لوگ پچھلوں سے رُو در رُو گفتگو کر رہے ہیں پس اگر تم پہلے زمانہ کے اماموں کی صحبت کا فیض حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان کے رسالوں اور تصنیفات کا مطالعہ کرو چنانچہ وہ تم کو ہدایت کرتے ہوئے تعلیم دیتے ہوئے گفتگو کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

فائدہ ۲۔ (۱) اماموں کی ایک جماعت کا ارشاد ہے کہ علماء اور قراء پر واجب ہے کہ قرآن کے رسم الخط کا علم حاصل کریں اور اس کی پیروی کریں اور اس کی مخالفت نہ کریں اس لیے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رسم ہے جو نبی ﷺ کے امانت دار تھے اور کسی کے لیے بھی اس کی گنجائش نہیں کہ قرآن کو حضرت زید کی کتابت کے خلاف لکھے انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ نبی ﷺ کے علم اور آپ کے ارشاد اور آپ کے لکھوانے کے موافق لکھا ہے (۲) کسائی وغیرہ سے منقول ہے کہ قرآن کی لکھائی میں بہت سی عجیب عجیب اور نئی نئی چیزیں جن میں عقلاء کی عقلیں حیران ہیں اور بلیغ لوگوں کی رائیں ان کے سمجھنے سے عاجز ہیں اور جس طرح قرآن کے الفاظ معجز ہیں اسی طرح اس کی لکھائی کے بھید بھی انسانی طاقت سے باہر ہیں (۳) شیخ عبداللطیف رحمانی رحمہ اللہ کی تاریخ القرآن میں ہے کہ ذہبی طبقات القراء میں فرماتے ہیں یاد رکھو کہ نبی ﷺ نے کلام الٰہی کو کسی قسم کی زیادتی اور کمی کے بغیر (لوگوں تک) پہنچایا اور وحی لکھنے والوں سے خود اس کے الفاظ بھی لکھوائے اور معانی بھی پس آپ کی رسالت نہایت عمدہ اور شاندار ہے اور صحابہ میں سے بعض نے تو اللہ کے نبی ﷺ سے چند سورتیں سیکھ کر حفظ کیں اور بعض نے لکھے ہوئے میں یاد کیا اور بعض نے اپنے ساتھی سے یاد کر کے نبی ﷺ کو سنایا اور بعض نے اپنے ساتھی سے یاد تو کر لیا لیکن آپ ﷺ کو نہیں سنایا اور بعض نے پھر کسی وقت سنا دیا پس جن حضرات نے پورا قرآن حفظ بھی کیا اور نبی ﷺ کو سنایا بھی وہ آپ کے برگزیدہ صحابہ کی ایک جماعت ہے جو قرآن ہی کے پڑھانے کے لیے وقف اور اسی کے طریقہ ادا کے لیے کمر بستہ تھی اور انہیں میں سے یہ سات امام بھی تھے جو جلیل القدر عالم تھے اور قرآن کی سندوں کا مدار انہیں پر ہے اجازات اور اسناد کی کتابوں کے دیباچوں میں انہیں کا ذکر آتا ہے۔

۱۔عثمان بن عفانؓ ۲۔علی بن ابی طالبؓ ۳۔اُبی بن کعبؓ ۴۔عبداللہ بن مسعودؓ ۵۔زید بن ثابتؓ ۶۔ابوموسیٰ الاشعریؓ ۷۔ابوالدرداء رضی اللہ عنہم (۴) تاریخ القرآن ہی میں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ علامہ ابن حزم کتاب الفصل میں لکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی وفات اس وقت میں ہوئی جبکہ اسلام پورے جزیرۂ عرب میں پھیل کر پوری طرح ظاہر ہو چکا تھا اور بحر قلزم کے ابتدائی حصوں سے گذرتا ہوا فرات تک اور فرات کے کناروں سے لیکر شام کی اس ابتدائی جانب تک پہنچ چکا تھا جو دریائے قلزم کی طرف ہے اور اس جزیرہ میں اس قدر شہر اور گاؤں تھے جن کی گنتی حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسے یمن، بحرین، عمان، نجد، طے کی دونوں پہاڑیاں، مُضر، ربیعہ، قُضاعہ کی بستیاں اور طائف اور مکہ ان سب آبادیوں کے رہنے والے اسلام قبول کر چکے تھے اور مسجدیں بھی بنالی تھیں اور ان میں سے کوئی گاؤں کوئی شہر اور بدویوں کا کوئی خیمہ بھی ایسا نہ تھا جس میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو بچوں، مردوں، عورتوں سب نے قرآن سیکھا تھا اور لکھا بھی جا چکا تھا۔ جب نبی علیہ السلام کی وفات ہوئی اس وقت سب مسلمان اسی اجتماعی شکل میں تھے کسی چیز میں بھی اختلاف نہ تھا بلکہ جماعت بھی ایک تھی اور دین بھی ایک ہی تھا اور سب کی بات بھی ایک ہی تھی۔ پھر اڑھائی سال ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت رہی اور اس عرصہ میں آپ نے روم اور فارس پر چڑھائی کی اور یمامہ کو فتح کیا اور لوگوں میں قرآن پڑھنے کا چرچا اور بڑھ گیا۔ اور ابی بن کعب، عمر، عثمان، علی، زید، ابوزید، ابن مسعود رضی اللہ عنہم جیسے حضرات نے مدینہ میں اور دوسرے حضرات نے باقی شہروں میں قرآن جمع کیے اور کوئی بھی ایسا نہیں رہا جس میں قرآن کے کئی کئی نسخہ نہ ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور مسلمان اب بھی بدستور سابق اجتماعی حالت میں تھے اور کسی بات میں بھی کوئی اختلاف نہ تھا سب ایک جماعت اور ایک آواز تھے۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے جانشین ہوئے اور فارس کے شہر طولاً بھی فتح ہوئے اور عرضاً بھی اور شام پورا کا پورا اور اس کے قرب و جوار کے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

جزیرے اور پورا مصر سب فتح ہو گئے اور ہر ایک شہر میں مسجدیں بھی بنائی گئیں اور قرآن مجید بھی لکھے گئے اور امت نے قرآن پڑھا اور مکتبوں میں بچوں نے بھی اسکی تعلیم پائی اور مشرق سے مغرب تک قرآن کا چرچا ہو گیا اور دس سال اور چند مہینہ یہی عروج رہا اور مسلمانوں کا اب بھی وہی حال تھا کہ کسی بات میں بھی ان کا کوئی اختلاف نہ تھا بلکہ سب کا مذہب بھی ایک تھا اور رائے بھی ایک ہی تھی پھر آپ کی وفات ہوگئی اور اس وقت مسلمانوں کے پاس مصر سے فرات تک اور شام سے یمن تک اور ان کی درمیانی بستیوں میں ایک لاکھ مصحف تھے اس سے کم نہ تھے۔ پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے جانشین ہوئے فتوحات کی اور کثرت ہوئی اور ملک اور بھی وسیع ہو گیا اور اس وقت یہ حالت تھی کہ کوئی اہل اسلام کے مصاحف کو شمار نہیں کرسکتا تھا اور آپ کی خلافت میں بارہ سال تک یہی حال رہا پھر آپ کی وفات ہوگئی اور اس کے بعد اختلاف پیدا ہو گیا (۵) تاریخ القرآن ہی میں ہے کہ سید محمد فاضل شیعی تنزیہ الفرقان میں کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے عہد میں قرآن بالکل اسی طرح جمع ہو چکا تھا جس طرح اب ہے اور اس زمانہ میں پورا قرآن پڑھایا بھی جاتا تھا اور صحابہ حفظ بھی کرتے تھے اور آپ کو سناتے بھی تھے اور آپ کی مجلس میں تلاوت بھی ہوتی تھی۔ (۶) بعض کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں پورا قرآن ایک جگہ کسی نے بھی جمع نہیں کیا تھا نیز آپ کے زمانہ میں چند صحابہ کے سوا پورے قرآن کے حافظ بھی زیادہ نہیں تھے اور سورتوں کی ترتیب بھی نہیں ہوتی تھی پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع تو کیا سورتیں اس وقت بھی مرتب نہیں ہوئی تھیں پھر دوسری بار عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے زمانہ میں قرآن کو جمع کیا اور سورتوں کو بھی مرتب کرایا اور اس کے نسخے کئی ایک شہروں میں پھیلا دیئے (۷) لیکن رسم الخط دونوں بار کی جمع میں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

بالکل وہی رہا جس پر نبی علیہ السلام کے زمانہ میں لکھا گیا تھا اور شروع زمانہ میں قرآنوں میں حرکتیں اور نقطے نہیں تھے پھر جب اسلام عرب عجم میں پھیل گیا اور زبانیں بھی بہت ہوگئیں تو عبدالملک بن مروان کے حکم سے ابوالاسود دؤلی نے حرکتیں اور نقط دینے شروع کیے پس جن لوگوں کے پاس مصاحف تھے ان سب کو دربار میں بلایا اور ابوالاسود سے یہ کہا کہ جب زبر دینا ہو تو ایک نقطہ حرف کے اوپر لگا دیا کریں اور زیر دینا ہو تو ایک نقطہ نیچے لگا دینا اور جب پیش دینا ہو تو ایک نقطہ حرف کی اگلی جانب میں لگائیں اور اگر ان تینوں حرکتوں سے کسی کے بعد تنوین بھی ہو تو وہاں دو نقطہ لگا دینا سو انہوں نے قرآن کے آخر تک ایسا ہی کیا اور جو حرکات حروف پر اب پائی جاتی ہیں وہ ہیں جن کو خلیل بن احمد النحوی القاری نے مقرر کیا ہے اور یہی طریق کثرت سے مستعمل ہے اور واضح تر ہے اور عمل بھی اسی پر ہے زبر ایک لانبی شکل کا نام ہے جو حرف کے اوپر ہوتی ہے اور زیر کیلئے یہی شکل حرف کے نیچے ہوتی ہے اور پیش کے لئے حرف کے اوپر چھوٹا سا واو ہوتا ہے اور تنوین کی صورت میں یہی شکلیں دو دو بار ہوتی ہیں اور جزم جیم کے سرے کی طرح ہے اور ہمزہ کی نشانی عین کا سرا ہے۔ اور اقلاب کی نشانی کے لیے با سے پہلے نون ساکن اور تنوین پر چھوٹا سا میم بناتے ہیں اور تشدید والے حرف پر ملے ملے تین نقطہ ہوتے ہیں۔

فائدہ ۳: (۱) ناظم اپنے زمانہ کے زبردست عالم اور جلیل القدر قاری تھے اور ساتھ ہی کامل درجہ کے عارف بھی تھے آپ کے حالات کا مختصر تذکرہ شرح شاطبیہ میں درج ہے جن کا مطالعہ نہایت مفید ہے (۲) اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں بھی قرآن صحابہ کے پاس لکھا ہوا تھا بعض کے پاس تو کچھ حصے تھے اور بعض کے پاس پورا تھا اور آپ کی وفات سے پہلے منسوخ بھی ہوتا رہتا تھا لیکن عرضہ اخیرہ کے بعد کوئی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

آیت بھی منسوخ نہیں ہوئی۔ پھرابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں مُسیلمہ کذاب نے نبوت اوروحی کااوراس بات کا دعویٰ کیا کہ میرے پاس قرآن اترتا ہے اوردوسری طرف منافقین بھی ملک میں عموماً قرآن اوردین کے معاملہ میں خصوصاً فساد پیدا کرتے رہتے تھے اس لیے بعض صحابہ کی رائے یہ ہوئی کہ قرآن مجید کوسب لوگوں کے سامنے اورتمام صحابہ کے اجماع اوراتفاق سے ظاہراً بھی جمع کردیا جائے تاکہ نہ کسی کوشک رہے اورنہ اسکے بارہ میں کوئی کجروی کرسکے اورسب لوگ اسی کے مطابق اپنے صحیفوں کو صحیح کرلیں۔ پس زید بن ثابتؓ نے سیدنا صدیقؓ کے ارشاد کی بناء پر عرضہ اخیرہ کے اور اس مصحف کے مطابق جمع کیا جوخود ان کے پاس تھا اورلوگوں نے اسی سے کئی قرآن لکھ لئے اور بہت سے شہروں میں اس قدر قرآن مجید پھیل گئے جو شمار میں بھی نہیں آسکتے پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوران کے بعد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آگیا تو آپ نے حذیفہؓ سے یہ بات سنی کہ شام اورعراق کے لوگ قرآن میں جھگڑا کرتے ہیں اوراس میں وہ جملے بھی شامل کردیے ہیں جوتفسیر کے طور پر تھے اوراس میں غلطیاں کرتے ہیں پس آپ کی پختہ رائے ہوگئی کہ کچھ نسخے اس مصحف سے لکھوائیں جن کوصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا تھا اورجس طرح پہلی مرتبہ جمع ہوا تھا اسی صورت پر رکھیں اور یہ کام سب لوگوں کے سامنے پوری حفاظت کے ساتھ کیا جائے تاکہ اس کے بعد اختلاف کی گنجائش نہ رہے اورآپ نے زید بن ثابتؓ اورصحابہ کی ایک جماعت کو یہ حکم دیا کہ قرآن کوجمع کریں اوراس کو کئی نسخوں میں لکھیں پس مشہور یہ ہے کہ جو مصاحف لکھ کر خلافت کی طرف سے شہروں میں بھیجے گئے وہ پانچ تھے جن میں سے ایک ایک مکہ، شام، بصرہ، کوفہ میں بھیج دیا اوران میں سے ایک مدینہ والوں کے لئے مدینہ میں رہنے دیا اورایک قرآن

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

خاص سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تھا جس میں آپ تلاوت کیا کرتے تھے اور ممکن ہے کہ یہ قرآن آپ کے پاس شروع ہی سے ہو جیسا کہ ایک قرآن زید بن ثابتؓ کے پاس بھی رہا۔ رہا یہ کہ جب پہلے سے قرآن پورا لکھے ہوئے موجود تھے تو پھر آپ نے صحابہ کو یہ حکم کیوں دیا تھا کہ جو صحیفہ ان کے پاس ہیں ان کو لائیں اور صحابہ نے ان کے تلاش کرنے میں کوشش اور محنت کس لئے کی سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب کچھ حجت پوری کرنے کے لئے تھا تا کہ سب انہیں مصاحف کو دلیل اور رہنما بنالیں نیز ان کے صحیفوں میں جو تفسیر کے الفاظ اور منسوخ آیات بھی درج تھیں ان کی تصحیح ہو جائے اور اس کے بعد کسی کے لیے بھی ان مصاحف کے خلاف دوسری طرح پڑھنے اور لکھنے کی گنجائش نہ رہے کیونکہ اس سے صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اجماع کی مخالفت لازم آئے گی۔

﴿قصیدۂ رائیہ کی اصطلاحات﴾

جب ناظم رحمہ اللہ مصر میں تشریف لائے اور وہاں ہی قیام کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی رائے یہ ہوئی کہ جس طرح حرز الامانی میں تیسیر کے مضامین کا خلاصہ کیا ہے جو قراآت سبعہ میں ہے اسی طرح رسم الخط کی کتاب مُقنع کے مسائل کا بھی ایک خلاصہ لکھیں (۱) امام ابوعبید قاسم اس مصحف سے روایت کرتے ہیں جو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاوت کے لیے مخصوص تھا اور اس مصحف کو امام کہتے ہیں پس جس جگہ ناظم مصحف امام کا نام لے کر کوئی روایت بیان کریں گے وہاں وہ روایت ابوعبید کی ہوگی گو ان کا نام نہ لیں اور امام نافع مدنی اہل مدینہ کے مصحف سے روایت کرتے ہیں پس اگر کسی موقع میں ان دونوں اماموں کی روایت جدا جدا ہوگی تو اس اختلاف کو بیان کر دیں گے اور اگر یہ کہیں کہ امام نافع نے اس طرح روایت کیا ہے یا یہ کہیں کہ امام میں اس طرح ہے تو دوسرے مصاحف میں اس کے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

خلاف دوسری طرح ہوگا اور جن موقعوں میں مصاحف مختلف ہیں ان میں سے اکثر میں وہی روایت بیان کریں گے جو ان کے نزدیک ثابت تر اور قوی تر ہوگی اور جس جگہ یہ کہیں کہ عراقی مصاحف میں اس طرح ہے وہاں دوسرے مصاحف کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو سکے گا نہ یہ کہ ان میں عراقیہ کے مطابق ہے اور نہ یہ کہ ان کے خلاف ہے پس بعض جگہ تو ان میں عراقی مصاحف کے خلاف ہوگا جو دوسری کتب سے معلوم ہوگا کیونکہ دانی نے مقنع میں رسم کے اماموں کی روایت بیان کی ہے اور وہ رسم بھی بتائی ہے جو انہوں نے عراقی مصاحف میں دیکھی ہے پس بعض جگہ تو عراقیہ کی رسم اس روایت کے مطابق ہوتی ہے جو دانی نے دوسرے اماموں سے نقل کی ہے اور بعض جگہ اس کے خلاف بھی ہوتی ہے اور عراق ایک ملک کا نام ہے جو بصرہ اور کوفہ دونوں کو شامل ہے جیسا کہ حجاز، مکہ، مدینہ، جدہ اور طائف وغیرہ کو شامل ہے (۲) رہا یہ شبہ کہ جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر شہر میں ایک ایک ہی قرآن بھیجا تھا تو بعض الفاظ کی رسم میں ایک شہر والوں کا اختلاف کس بناء پر ہوا سو اس کا حل یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اس شہر کے بعض حضرات نے اپنے مصاحف اسی سے نقل کیے ہوں جو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا تھا اور بعض نے ان قرآنوں سے نقل کئے ہوں جو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جمع کرنے سے پہلے ان کے پاس موجود تھے یا دوسرے شہر کے قرآنوں سے نقل کئے ہوں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم مبارک قاسم ہے اور ابوالقاسم جو مشہور ہے وہ آپ کی کنیت ہے آپ ابوالقاسم بن خلف بن احمد رعینی شاطبی اندلسی ہیں علاقہ اندلس کی بستی شاطبہ میں ۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے قراآت ابوالحسن علی بن ہذیل سے اور انھوں نے ابوداؤد سلیمان بن خلف سے اور انھوں علامہ ابوعمرو دانیؒ سعید بن عثمان مصنف تیسیر سے پڑھیں اور دانی کی سند تیسیر میں مذکور ہے۔ نیز آپ نے عبداللہ محمد بن العاص النفری سے بھی قراآت پڑھیں اور انھوں نے اپنے زمانے کے شیوخ کبار سے پڑھیں۔

اس پر اتفاق ہے کہ آپ اللہ کے ولی اور اپنے زمانے کے بڑے درجہ کے امام تھے۔ نیز قراءۃ وتفسیر میں امام اور حدیث کے حافظ تھے آپ کے حافظہ سے لوگ مسلم و بخاری کے نسخوں کی تصحیح کرتے تھے اور ضرورت کے موقعوں پر آپ ان نسخوں میں اپنے ذہن سے حواشی کے طور پر نکات بھی لکھواتے تھے اس کے علاوہ آپ نحو کے اُستاد اور تعبیر کے علم میں بھی ماہر تھے جب علوم سے فارغ ہو کر ۵۷۲ھ میں مصر پہونچے۔ تو قاہرہ کے مدرسہ فاضلیہ میں شیخ القراآت مقرر ہوئے اور آپ سے اتنی مخلوق نے پڑھا جس کا شمار نہیں ہوسکتا آپ کی بہت سی کرامات ہیں جو مشہور ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے بغیر کسی موذن کے (غیبی طور پر) اذان کی آواز سُن لیتے تھے۔

فضول کلام سے پرہیز کرتے تھے اور طلباء کے پڑھانے کے وقت آپ نہایت ادب اور پاکی اور وضو اور عاجزی اور خشوع اور خضوع سے بیٹھتے تھے اور کشف کے سبب اپنے شاگردوں کو بہت سی پوشیدہ باتیں بھی بتادیا کرتے تھے نیز ان کو قرآن اور علم کے سوا اور چیزوں میں غور وخوض کرنے سے منع فرماتے تھے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

آپ نابینا تھے لیکن کمال درجہ کے ذہین اور فہیم ہونے کے سبب نابیناؤں کی سی حرکات آپ سے ظاہر نہیں ہوتی تھیں۔ سخت بیمار ہو جاتے تب بھی عیادت کرنے والوں کے جواب میں صرف العافیہ فرما دیتے۔

قرطبی سے منقول ہے کہ جب آپ اس قصیدہ کی تصنیف سے فارغ ہو چکے تو اس کو ساتھ لیکر بیت اللہ کے گرد بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار طواف کیے اور جب دعا کے مقامات پر پہونچتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ الْعَظِیْمِ انْفعْ بِھَا کُلَّ مَنْ قَرَاَھَا. اے اللہ اے آسمان اور زمین کے بنانے والے اے غائب اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے۔ اے اس بزرگی والے گھر کے مالک اس قصیدہ سے ہر اس شخص کو نفع دے جو اس کو پڑھے۔

نیز ناظم سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی تو سامنے کھڑے ہو کر خدمت بابرکت میں سلام عرض کیا اور کہا یا سیدی یا رسول اللہ اس قصیدہ پر نظر فرمایئے۔ پس آپ نے اس کو اپنے دست مبارک میں لیا اور فرمایا ھِیَ مُبَارَکَۃٌ مَّنْ حَفِظَھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ کہ یہ بابرکت ہے جو اس کو حفظ کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور قرطبی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا جو اس حالت میں مرے کہ اس کے گھر میں یہ قصیدہ ہو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

اور اس قصیدہ لامیہ (شاطبیہ) کے سوا جو ۱۱۷۲ اشعار میں ہے۔ آپ نے اور قصائد بھی لکھے ہیں چنانچہ ایک قصیدہ رائیہ ہے جو مصحف عثمانی کے رسم الخط میں اس کے دوسو اٹھانوے ۲۹۸ اشعار ہیں تیسرا ناظمۃ الزہر ہے جس میں آیات کا شمار اور ان کا اختلاف بیان کیا ہے یہ دوسو ستانوے ۲۹۷ شعروں میں ہے اور چوتھا قصیدہ دالیہ ہے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

اس کے پانچ سو ۵۰۰ اشعار ہیں اس میں آپ نے ابن عبدالبر کی تمہید کا خلاصہ کیا ہے جو بارہ ۱۲ جلدوں میں تھی۔ افسوس آپ نے تقریباً تریپن ۵۳ سال کی عمر پا کر ۲۸ جمادی الثانی ۵۹۰ھ کو اتوار کے روز عصر کے بعد مصر کے شہر قاہرہ میں وفات پائی علامہ ابواسحاق خطیب جامع مصر نے نماز جنازہ پڑھائی اور پیر کے دن مقطم پہاڑ کے قریب قرافۂ صغریٰ مقبرہ قاضی فاضل میں دفن کئے گئے حق تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت میں چھپائے اور کشادہ جنت میں جگہ عطا فرمائے اور ہماری اور تمام مسلمانوں کیطرف سے بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ علی ضباع" اپنی شرح ارشاد المرید میں فرماتے ہیں کہ آپ کی قبر اب بھی معروف و مشہور ہے۔ انتہی۔ علی قاری فرماتے ہیں لوگ اب بھی آپ کی قبر کی زیارت سے مشرّف ہوتے ہیں اور برکات حاصل کرتے ہیں اگر چہ قراآت کو نظم میں لکھنے کے موجد ابوالحسن حصری ہیں لیکن پوری قراآت سبعہ کو سب سے پہلے آپ ہی نے نظم کیا آپ کے زمانے میں اور آپ کے بعد بہت اماموں نے قراءۃ پر قصیدے لکھے لیکن کوئی شاطبیہ کی گرد کو بھی نہ پا سکا۔

متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ شاطبیہ کے بغیر قراآت سبعہ پر کامل عبور حاصل نہیں ہوسکتا اگر چہ یہ ذیل کی چند وجوہ سے مشکل کتاب ہے: (۱) عربیت بہت اونچی ہے (۲) وہ لغات استعمال کئے ہیں جو فن کی کتابوں میں نہیں آتے (۳) خاص اصطلاحات و رموز سے کام لیا ہے جن کی وجہ سے چیستاں معلوم ہوتی ہے۔

(۴) کئی کئی مذہب ایک ایک دو دو شعروں میں بیان کئے ہیں ایک مذہب بیان کر کے دوسرا قاری کے فہم پر چھوڑ دیا ہے

(۵) بعض جگہ کلمہ قرآنی کے تلفظ کو کافی سمجھ کر حرکات ضبط نہیں کیں مگر مقبولیت کا یہ عالم ہے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

کہ پچاس ۵۰ کے قریب شروح وحاشیہ نکات وتکملے اس پر لکھے گئے (از شرح سبعہ قراآت وازارشادالمرید وشرح علی قاری) (عنایات رحمانی)۔

سوال:۔خط کا کیا معنٰی ہیں؟

جواب:۔خط کے معنٰی ہیں۔کلمات والفاظ کو ان کے ان حروف تہجی (الف سے یا تک کے جملہ حروف) سے لکھنا جو وقفاً اور ابتداءً پائے جائیں۔

سوال:۔رسم خط کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔رسم خط کے معنٰی ہیں کلمات قرآنیہ کو اثبات وحذف مقطوع وموصول یعنی حروف کی کمی وبیشی ملا کر یا جدا کر کے اس شکل پر لکھنا جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہیں اور تواتر کے ساتھ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے۔

سوال:۔کیا قرآن مجید کو غیر عربی خط میں لکھنا جائز ہے؟

جواب:۔قرآن مجید کا غیر عربی خط یعنی نسخ یا اردو اور فارسی خط میں لکھنا جائز ہے۔لیکن رسم خط میں تبدیلی قطعاً ناجائز ہے۔

اسکی مثال۔الرَّحْمٰنُ. اَلْعٰلَمِیْنَ ہے اگر یوں لکھا جائے۔

الرَّحْمَانُ. اَلْعَالَمِیْنَ تو یہ قطعاً ناجائز ہے۔اگر چہ ادائیگی تلفظ میں فرق نہیں پڑتا اسلئے کہ صحابہ کرام سے میم کے بعد الف اور عین کے بعد الف لکھنا ثابت نہیں باقی اردو لکھنے کے طرز پر لکھنا جائز ہے جس میں حروف کی کمی بیشی نہ ہوا سے رسم خط کے مطابق ہی کہا جائیگا۔(الاتقان)

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

سوال:۔ جن زبانوں میں عربی حروف کی کمی ہوتی ہے مثلاً ہندی وانگریزی وغیرہ ان میں قران مجید لکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ قرآن مجید کو ہندی یا انگریزی زبان یا اسطرح کی دیگر زبانوں میں جن میں عربی حروف کی کمی ہے لکھنا ناجائز وحرام ہے۔

اسلیئے کہ ان میں جو حروف کم ہیں وہ لکھنے سے رہ جائیں گے۔

سوال:۔ کیا قرآن مجید جسطرح نازل ہوا اسی طرح آج بھی محفوظ ہے؟

جواب:۔ قرآن مجید اپنی ہیئت نزولی کی عین مطابق بغیر کسی کمی وبیشی کے آج بھی محفوظ ہے۔ اور یوں ہی قیامت تک محفوظ رہے گا۔

سوال:۔ اسکی وجہ کیا ہے کہ باقی آسمانی کتابوں میں تبدیلی اور تحریف ہوگئی ہے اور وہ آج اپنی اصل شکل میں موجود نہیں مگر قرآن موجود ہے

جواب:۔ چونکہ قران مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔

بے شک اس قران کو ہم ہی نے نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ چنانچہ نبی علیہ السلام پر جب قرآن مجید نازل ہوتا تو وہ خود بھی یاد فرما لیتے اور صحابہ کرام بھی حفظ کر لیتے نیز کاتبین وحی جنکو لکھنے پر مقرر کیا ہوا تھا ان سے لکھوا بھی لیتے نیز خود بھی اپنے طور سے صحابہ کرام لکھ لیتے اسطرح نبی علیہ السلام کی حیات مقدسہ ہی میں مکمل قران مجید لکھا جا چکا تھا۔ مگر جدا جدا مختلف اشیاء پر لکھا گیا تھا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

سوال:۔قرآن مجید کی کتابت موجودہ صورت پر ایک مصحف کی شکل میں کب ہوئی اور اس کا کیا سبب ہوا؟

جواب:۔سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذّاب کے ساتھ جنگ یمامہ میں بہت سے صحابہ جو قرآن مجید کے حافظ وقاری تھے شہید ہوئے جس پر عمر فاروقؓ کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر اسطرح حفاظ وقراء جنگوں میں شہید ہوتے رہے تو توریت وانجیل کی طرح قرآن مجید بھی خدانخواستہ ضائع ہو جائے چنانچہ آپؓ نے خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو مشورہ دیا کہ قرآن مجید کو ایک کتابی شکل میں جمع کر دیا جائے۔خلیفہ اول نے نبی علیہ السلام کے کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ کو (جو سبعہ احرف یعنی قرآن کے سات لغات کے حافظ بھی تھے اور عرضہ اخیرہ کے مشاہد بھی) اس کام کی نگرانی پر مامور فرمایا اسطرح قرآن مجید چھوٹے چھوٹے حصوں میں ایک جگہ صحابہ کرامؓ کے اجماع سے مرتب ہوا۔اسے جمع اول کہا جاتا ہے۔جو آسمانی لوح محفوظ کی ترتیب پر ہے، نہ کہ نزولی ترتیب پر

سوال:۔جمع ثانی کسے کہتے ہیں؟ اور اس تدوین وکتابت کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے بعد انکا جمع کیا ہوا مصحف حضرت عمر فاروقؓ کے پاس رہا ان کی شہادت کے بعد ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ کے پاس رہا۔اسی دوران آذربائی جان اور آرمینیہ کی جنگ میں مجاہدین کے مابین قرآن مجید کی قرآءت میں مباحثہ ہوا کوئی کہنے لگا میری قراءت بہتر اور صحیح ہے دوسرا فریق اپنے لغت وقراءت کو اچھا کہنے لگا اس موقع پر نبی علیہ السلام کے صحابی حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے اس اختلاف کو دیکھ کر سیدنا عثمانؓ خلیفہ ثالث کو مشورہ دیا کہ قرآن مجید کو اختلاف سے بچایا جائے چنانچہ حضرت عثمانؓ نے ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ سے جمع اول والا مصحف منگوا کر پھر حضرت زید بن ثابتؓ اور دیگر صحابہؓ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

کو اسکی نقلیں تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی کلمہ کی قراءت میں اختلاف ہو کہ جسے دو طرح لکھنے کی ضرورت پڑے تو اسے صرف لغت قریش پر ہی لکھا جائے۔ اسطرح قرآن مجید کے پانچ۔ سات یا آٹھ نسخے تیار کر کے مختلف اسلامی شہروں میں بھیجے گئے اور ساتھ ہی ایک ایک صحابی کو مقرر کیا کہ ان شہروں کے لوگوں کو اس کے مطابق پڑھایا جائے اور اسی کے مطابق لکھا بھی جائے۔ سیدنا عثمان ؓ کو اسی لئے جامع القرآن بھی کہتے ہیں۔ ان مصاحف میں نقطے اور اعراب نہیں تھے تاکہ سب قراآت کو شامل رہے کچھ عرصہ بعد بے شمار عجم مسلمان ہو گئے اور ضرورت کے تحت نقطے اور اعراب لگائے گئے۔ مگر رسم خط میں تبدیلی نہیں آئی۔

سوال:۔ سیدنا عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ کے ہمراہ دیگر کن صحابہ کرام کو جمع قرآن میں شریک کیا تھا؟

جواب:۔ علامہ دانیؒ کی مقنع میں سنداً لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جمع قرآن کیلئے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن عاصؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارثؓ کو حکم دیا کہ وہ صحیفوں کو مصاحف میں لکھیں پھر ان حضرات سے کہا کہ جس لفظ میں تم میں اور زید میں اختلاف ہو تو اسے قریش کے لغت میں لکھو اسلئے کہ قرآن ان کی لغت میں نازل ہوا ہے۔ ان حضرات صحابہ کرامؓ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت اُبی بن کعبؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بھی شامل تھے۔ (الخط العثمانی المقری رحیم بخشؒ)۔

سوال:۔ قرآن مجید کے کتنے نسخے تیار کئے گئے؟

جواب:۔ ان حضرات کے لکھے ہوئے مصاحف مندرجہ ذیل ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

(۱) مصحف امام جو حضرت عثمانؓ کیلئے مخصوص تھا (۲) مصحف مدنی یہ اہل مدینہ کیلئے تھا (۳) مصحف مکی یہ اہل مکہ کیلئے تھا (۴) مصحف بصری (۵) مصحف کوفی یہ دونوں عراقی کہلاتے ہیں (۶) مصحف شامی (۷) مصحف بحرینی (۸) مصحف یمنی ۔البتہ بحرینی اور یمنی مصاحف کی رسم کا کتابوں میں ذکر نہیں۔

سوال:۔رسم قرآنی میں بعض کلمات پڑھے جاتے ہیں مگر لکھے نہیں جاتے جیسے رحمٰن میں میم کے بعد الف،تو کیا یہ حذف وزیادت،وصل وقطع صحابہ کرام کی فن کتابت سے ناواقفی کی وجہ سے ہے کہ ان کو کمال فن حاصل نہ تھا؟

جواب:۔ یہ غلط ہے کہ صحابہ کرامؓ کی اس فن سے ناواقفی کیوجہ سے بعض کلمات کو الگ الگ لکھنا تھا۔مگر ملا کر لکھ دیا یا کہیں تلفظ کے غیر مطابق لکھ دیا۔اسلئے کہ یہ ناممکن ہے کہ نبی علیہ السلام کے کاتبین وحی صحابہ جن کی تعداد چوالیس تھی ۔آپ علیہ السلام کے سامنے غلط لکھیں اور اللہ تعالیٰ انکی غلطی پر نبی علیہ السلام کو مطلع نہ فرمائیں۔جبکہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اور حفاظت میں صورت،آیت،جملہ،حرف،لفظ و معنٰی اور رسم سب شامل ہیں ۔ نیز نبی علیہ السلام اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ کو خاص خاص احکامات بھی فرماتے تھے۔(ملاّ علی قاریؒ،علامہ جعبریؒ، علامہ دانیؒ ،شفا قاضی عیاضؒ،مسند فردوس دیلمی۔

امت کا اس پر اجماع ہے کہ رسم قرآنی توقیفی وسماعی ہے اسمیں قیاس ورائے کو کچھ دخل نہیں اور اس کے خلاف لکھنا جائز نہیں ۔سیدنا امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں ۔کہ قران کی رسم خط کی مخالفت ناجائز وحرام ہے۔صحابہ کرامؓ کے اجماع سے جسطرح لکھا گیا ہے اسمیں تبدیلی کی گنجائش نہیں ۔یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی بھی لفظ کو جو

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

لکھنے میں آتا ہے پڑھنے میں نہیں آتا حذف نہیں کیا گیا اور غیر مطابق کو مطابق نہیں کیا گیا جبکہ ضرورت پر حرکات و نقطے تو لگا دیئے گئے۔ مگر رسم الخط وہی رہا۔

سوال:۔ صحابہ کرامؓ تو اُمّی (اَن پڑھ) تھے کتابت کا فن انہوں نے کہاں سے سیکھا؟

جواب:۔ یہ کہنا درست نہیں کہ تمام صحابہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے عربی کتابت کی ابتدا بھی اہل عرب ہی سے ہوئی۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو اس وقت سترہ حضرات صاحب قلم موجود تھے۔ عمر فاروق ؓ علی کرم اللہ وجہہ، عثمانؓ، ابوعبیدہ بن جراح ؓ، مُنذِر بن عمروؓ، ابی بن وھبؓ اور عمرو بن سعید رضی اللہ عنہم اجمعین ان میں شامل تھے۔

نیز مجاہدین نے حِیرَہ کے قیدیوں سے خط حِـمْیَـرِی سیکھا تھا جسے اہل انباء سے انہوں نے حاصل کیا تھا۔ حیرہ کی شاگردی قریش و اہل طائف نے کی اس عربی حِـمْیَرِی خط کو مسندی بھی کہتے ہیں۔ (مناھل العرفان)۔

سوال:۔ کیا حضرت عثمانؓ نے ایک لغت قریش کے علاوہ باقی تمام لغات کو منسوخ کر دیا تھا؟

جواب:۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ جب ہم صرف روایت حفصؒ میں ہی غور و خوض کرتے ہیں۔ تو اس میں لغت قریش کے علاوہ دوسرے لغت بھی دکھائی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ مَـجْـرِیـهَـا ہود۔۴۱۔ میں راء اور اسکے الف میں امالہ ہے۔ جو اہل نجد کا لغت ہے۔ رُسُلٌ. خُشُبٌ۔ یعنی فُعُل کے وزن والے کلمات میں سین اور شین کا ضمہ حجازی لغت ہے اور سکون تمیمی لغت ہے اس طرح یُؤْمِنُ. مَأْکُوْل وغیرہ کلمات میں ہمزہ ساکنہ کی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

تحقیق تمیمی لغت ہے روایت حفصؒ میں اسطرح مختلف لغات موجود ہیں جس سے واضح ہوا کہ رسم عثمانی میں صرف ان الفاظ کو ختم کیا تھا جو قران کی اصل عبارت میں نہیں تھے تفسیری طور پر بعض حضرات نے اپنے پاس لکھ لئے تھے۔

نیز غیر فصیح لغات ومترادف الفاظ کو ختم کیا گیا۔ جیسے اہل ہذیل حَتّٰی کی جگہ عَتّٰی اور اسد لغت میں مضارع کو زیر دینا تِعْلَمُوْن، اِعْهَدْ اور اسطرح بنو تمیم کے ہاں رُدِّتْ. رُدُّوْا میں را کا کسرہ مستعمل تھا۔

اور غَیْرِ اٰسِنٍ کی جگہ غَیْرِ یَاسِنٍ ان غیر فصیح لغات کو ختم کیا گیا۔ نیز بعض منسوخ التلاوۃ آیات بھی بعض ناواقف حضرات نے لکھی ہوئی تھیں ان کو بھی ختم کیا گیا۔

علاوہ ازیں دشمنان اسلام ومنافقین نے سازش کے تحت من گھڑت الفاظ ومضامین شامل کر لئے تھے ان سب کو ختم کر کے اعراب ونقطوں کے بغیر سیدنا عثمانؓ نے قریش کے رسم الخط میں لکھوا کر مختلف ممالک میں معلمین قرآن کے ساتھ بھیجے تا کہ سب لوگ انہیں کے مطابق لکھیں اور پڑھیں۔

حاصل یہ کہ سبعہ احرف کے تحت جتنی بھی قراآت ہیں ان کا اسی رسم عثمانی سے تحقیقاً وتقدیراً ثابت ہونا شرط ہے جبکہ دوسری شرط عربی لغات میں سے کسی بھی ایک کے مطابق ہونا اور تیسری بنیادی شرط نبی ﷺ سے سند صحیح سے ثابت ہونا لازمی ہے۔

سوال:۔ حضرت عثمانؓ نے جن معلمین صحابہ کرام کو مختلف اسلامی شہروں میں بھیجا اور مسلمانوں نے ان سے قرآن مجید پڑھا ان کے اسماء گرامی کیا ہے؟

جواب:۔ مدینہ منورہ میں زید بن ثابتؓ اور کوفہ میں ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ اور بصرہ میں عامر بن قیسؒ اور شام میں مغیرہ بن ابی شہابؒ اور مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہم

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

اجمعین کو معلمین مقرر فرمایا اوران شہروں ومراکز کے سب لوگوں نے ان حضرات سے قراء ت قرآن سیکھیں اوران مصاحف کے مطابق پڑھا اوران صحابہ کرام نے نبی علیہ السلام سے سند متصل سے روایت کیا۔

سوال:۔کیا مصاحف عثمانیہ آج بھی کہیں موجود ہیں یا مرورزمانہ کے ساتھ ناپید ہوگئے ہیں؟

جواب:۔جی ہاں مصاحف عثمانیہ آج بھی دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ومحفوظ ہیں۔ ذیل میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

مصحف امام: سیدنا عثمانؓ کی شہادت کے وقت آپؓ اس مصحف پر تلاوت فرمارہے آپؓ کے خون کے نشان آیت فَسَيَكۡفِيكَهُمُ ٱللَّهُ پر ہیں علامہ جزریؒ نے اسکندریہ میں اسکی زیارت فرمائی اور ابوعبید قاسم بن سلامؒ نے اسی سے رسم بیان کی نیز آپؓ کے تین مصاحف اور بھی ہیں عثمانی دوم جامع مسجد حسینؓ قاہرہ میں موجود ہے اور مصحف عثمانی سوم جامعہ ملیہ دہلی میں موجود تھا اور مصحف عثمانی چہارم پر: کتبہٗ عثمانؓ بن عفانؓ لکھا ہوا ہے ۔یہ مغل بادشاہوں کے پاس تھا اور اکبر کی اسپر مہر بھی ہے۔اب انڈیا آفس لندن میں ہے

مصحف مدنی:۔حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کے پاس رہا۔پھر حضرت معاویہؓ کے سپرد ہوا پھر اندلس پہنچا پھر مراکش پھر مدینہ منورہ وہاں سے فخری پاشا قسطنطنیہ لے گیا جہاں آج بھی موجود ہے۔

مصحف مکی:۔ ۶۵۷ھ تک مکہ مکرمہ میں رہا۔پھر جامع دمشق میں موجود رہا بیسویں صدی کے اوائل میں جامع دمشق کو آگ لگی اس میں جل گیا۔

مصحف شامی:۔مؤرخ احمد مقری نے ۱۰۲۷ھ میں اس کی زیارت کی تھی۔یہ مصحف

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

سلاطین اندلس سے ہوتا ہوا جامع قرطبہ میں پہنچا وہاں سے ۵۵۶ھ مراکش منتقل ہوا اور اب فاس میں موجود ہے۔

مصحف بصری:۔ کتب خانہ خدیو مصر میں موجود رہا اسے سلطان صلاح الدین ایوبی کے وزیر نے تیس ہزار اشرفی میں خریدا تھا۔

مصحف یمنی:۔ جامعہ ازہر قاہرہ مصر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

مصحف بحرین:۔ فرانس کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اسکے چند اوراق کی فوٹو کاپی خطبات بہاولپور میں چھاپی ہے۔

(جو میرے پاس بھی ہے۔ فیاض الرحمٰن علوی)

مصحف کوفی:۔ قسطنطنیہ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

سوال:۔ کیا یہ درست ہے کہ قرآن کریم میں نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف ثقفی متوفی ۹۵ھ نے عبدالمالک بن مروان کے زمانہ میں لگوائے تھے؟

جواب:۔ اِعراب تو عبدالمالک بن مروان کے زمانہ میں زیاد بن سُمَیّہ حاکم بصرہ نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے شاگرد ابوالاسود دؤلی ۹۶ھ سے مطالبہ کیا کہ آپ اعراب کیلئے چند علامتیں مقرر کردیں جس سے تلاوت قرآن میں زبان کی اصلاح ہو جائے اور عام لوگ غلطی سے بچ جائیں۔

زیاد نے اس خدمت کیلئے ابوالاسود کے پاس تیس کاتب بھیجے جن میں سے ایک کو منتخب کرلیا اور زبر کیلئے حرف کے اوپر نقطہ لگایا، زیر کیلئے حرف کے نیچے۔ اور پیش کیلئے حرف کے آخر میں اور تنوین کیلئے دو نقطے اسطرح اوپر نیچے لگائے گئے ایک عرصہ تک لوگ ان علامتوں کو سمجھ کر صحیح تلاوت کرتے رہے پھر ان علامتوں میں خلیل بن احمد فراہیدی نحوی ۱۷۰ھ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

نے مزید اصلاح کی اور جو طریقہ آج رائج ہے اسکو اختیار کیا ۴۰ھ کے بعد عراق وغیرہ میں نقطوں کی غلطی بکثرت ہونے لگی چنانچہ حجاج بن یوسف نے ابوالاسود کے دو شاگردوں نصر بن عاصم لیثیؒ تابعی اور یحیٰی بن یعمر عروانی کو حکم دیا۔

ان حضرات نے سوچ بچار کے بعد اصلاح ثانی نقطے تلاوت میں سہولت اور تفہیم معنی کی خاطر لگائے۔

سوال: ۔قرآن مجید کے حروف کی کل تعداد کتنی ہے اور کلمات کتنے ہیں؟

جواب: حروف کے شمار میں علامہ دانیؒ نے سات اقوال بیان کئے ہیں:

(۱) تین لاکھ بیس ہزار پندرہ (۳۲۰۰۱۵) (حمانیؒ) (۲) تین لاکھ تیئس ہزار چھ سو اکہتر (۳۲۳۶۷۱) (ابن عباسؓ وابن جریجؒ) (۳) تین لاکھ اکیس ہزار پانچ سو تیئس (۳۲۱۵۲۳) (ذِماریؒ) (۴) تین لاکھ اکیس ہزار دو سو پچاس (۳۲۱۲۵۰) (امام حمزہؒ) (۵) تین لاکھ ساٹھ ہزار تیئس (۳۶۰۰۲۳) (راشدؒ وغیرہ) (۶) تین لاکھ تریسٹھ ہزار تیئس (۳۶۳۰۲۳) (ابن رومیؒ) (۷) تین لاکھ اکیس ہزار ایک سو اٹھاسی (۳۲۱۱۸۸) مجاہدؒ۔

(۲) قرآن مجید کے کلمات کی تعداد میں دو قول ہیں۔ (۱) ستتر ہزار چار سو انتالیس (۷۷۴۳۹) (فضل عن عطاء بن یسارؒ) (۲) چھیاسٹھ ہزار چھ سو اکتالیس ۶۶۶۴۱ (محمد بن عمر رومیؒ)۔

سوال: ۔حروف وکلمات کی تعداد کے شمار میں اختلاف کیوں ہے؟

جواب: ۔چونکہ حرف وہ آواز ہے جو اپنی ذات میں مستقل ہو اور کلمہ کے وجود پر موقوف نہ ہو اور صرف اس سے ابتدا نہ ہو سکے ۔اس اعتبار سے حروف مقطعات ۔قٓ ۔صٓ نٓ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کلمات ہیں۔ اسلئے کہ ان میں حرف کے نام کا تلفظ ہوتا ہے۔ اور کلمہ اس صورت کا نام ہے جو ان تمام حروف و مقطعات سمیت مستقل بالذات ہو۔ جو اسکے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید میں بڑے سے بڑا کلمہ دس حروف کا ہے جیسے یَسْتَخْلِفَنَّهُمْ، اَنُلْزِمُكُمُوْهَا اور فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ میں تلفظ کی رو سے گیارہ اور رسم کی رو سے دس حروف ہیں اور اسکی نظیر نہیں ہے اور چھوٹے کلمات دو حرفی ہوتے ہیں۔ جسے مَا. لَا. لَکَ. مِنْ وغیرہ اور حروف و کلمات کے شمار میں اختلاف مصاحف عثمانیہ کی رسم کی وجہ سے ہے جو مختلف شہروں میں بھیجے گئے تھے مثلاً ایک شہر کے مصحف میں واو نہیں قَالَ ہے اور دوسرے میں وَقَالَ ہے اسیطرح ایک میں دو کلمے موصول ہیں دوسرے میں مقطوع وغیرہ۔ بعض ایک حرفی کلمہ بھی ہے جسے واو عاطفہ وغیرہ۔

سوال:۔ قرآن مجید کی آیات کا شمار، تخمیس و تعشیر کب وجود میں آئی؟

جواب:۔ احادیث مبارکہ سے، معلوم ہوتا ہے کہ آیات کی تعیین اور رُؤسِ آیات سب توقیفی ہیں حضرت قتادہؒ تابعی فرماتے ہیں کہ آیات کے دس یا پانچ ہونے کی علامتیں صحابہ کرام اور تابعینؒ بھی لگاتے تھے اور خموس و اعشار کی علامتیں قرآن مجید میں نصر بن لیثیؒ بصرہ کے جلیل القدر تابعی نے لگائیں (تفصیل کیلئے دیکھیں ناظمۃ الزھر)

سوال:۔ اجزاء۔ تیس پاروں کی تقسیم کب اور کیسے ہوئی؟

جواب:۔ حدیث میں ہے نبی علیہ السلام ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے فرمایا کہ قرآن مجید ہر مہینہ میں ختم کرو اور اسپر زیادتی نہ کرو (متفق علیہ) دوسری روایت ابوداؤد میں ہے فرمایا جس نے تین دن سے کم میں ختم کیا وہ قرآن مجید کے مطالب سے بے خبر رہا۔

ان احادیث کی روشنی میں بعض لوگ سات دن میں قرآن ختم کرتے جو عبداللہ بن عمرؓ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

کیلئے نبی علیہ السلام نے ترتیب مقرر فرمائی۔ اور بعض تین دن میں اور بعض ایک ماہ میں اور بعض صحابہ کرام جمعۃ المبارک سے تلاوت شروع کرتے اور جمعرات کو ختم کرتے چنانچہ حضرت عثمانؓ حضرت زیدؓ حضرت ابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہی معمول تھا ان ہی مختلف معمولات کی وجہ سے بعض مستقل اصطلاحات بنادی گئیں۔ منازل فَمِیْ بشوق۔ سبعہ منازل احزاب فَأيِطُ عَزُوٌ اور اجزاء تیس پارے وغیرہ۔

نیز تیس پاروں کی تقسیم تراویح میں ختم قرآن کی آسانی کیلئے وجود میں آئی۔ اور یہ تمام خدمات قرآن بنی اُمَیّہ کے دَور میں کی گئیں۔

سوال:۔ منازل فَمِیْ بِشوُق اور منازل سبعہ احزاب سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ ثقفیؓ کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ میں نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ آپ حضرات قرآن کی منزل کے حصے کس طرح کرتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: (اول) تین سورتیں بقرہ سے نساء تک۔ (دوم) پانچ سورتیں مائدہ سے براءۃ تک (سوم) سات سورتیں یونسؑ سے نحل تک (چہارم) نو سورتیں بنی اسرائیل سے فرقان تک۔ (پنجم) گیارہ سورتیں شعراء تا یٰسٓ (ششم) تیرہ سورتیں والصّٰفّٰت تا حجرات (ہفتم) مفصل سورتیں قٓ تا آخر قرآن۔ فمی بشوق میں فا سے فاتحہ۔ میم سے مائدہ یا سے یونس۔ با سے بنی اسرائیل شین سے شعراء واو سے وَالصّٰفّٰتِ۔ قاف سے قٓ والقرآن مراد ہے۔

نیز۔ منازل احزاب (سات منازل احزاب) فَأيِطُ عَزُوٌ میں جمع ہیں: فاء سے فاتحہ ۔ ہمزہ سے انعام۔ یاء سے یونسؑ۔ طا سے طٰہٰ۔ عین سے عنکبوت۔ زا سے زمر۔ واو سے واقعہ مراد ہیں۔ یہ حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ کرام جو اوپر مذکور ہوئے ان صحابہ کرامؓ کا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

معمول تھا۔ (نوٹ) یہ منازل قبولیت دعاء اور قضاءِ حاجات میں بھی مؤثر ہیں۔

(ابن عباسؓ)

سوال:۔ قراآت میں فرداً فرداً اور جمع الجمع سے ختم قرآن کے ائمہ کرام نے کتنے اجزاء ترتیب دیئے ہیں؟

جواب:۔ ابن جزریؒ وغیرہ ائمہ کے زمانہ میں قراآت میں مکمل ختم قرآن کریم کیلئے دو طرح کی تقسیم کی گئی تھی۔ (۱) ایک سوبیس جن میں سے ایک ایک جزو کو فرداً روایات میں پڑھا جاتا تھا اور ہر روایت چار ماہ کی مدت میں مکمل ہو جاتی تھی (۲) دوسو چالیس اجزاء جن میں سے ایک ایک جزو کو جمع الجمع میں پڑھا جاتا تھا اور آٹھ ماہ میں جمع الجموع میں قرآن مجید ختم ہو جاتا۔ (النشر)

سوال:۔ علامات رکوع کب اور کس نے وضع کیں؟

جواب:۔ مشائخ حنفیہ خصوصاً مشائخ بُخارا نے تراویح میں سنت کے مطابق ایک ماہ میں ختم کیلئے تعاشیر یعنی دس دس آیتوں پر نشانات لگائے ہوئے تھے۔ ہر رکعات میں دس آیتیں پڑھی جاتیں اسطرح کل بیس رکعتیں تراویح میں آیات کے شمار (چھ ہزار اور کچھ زیادہ) کے مطابق دس دس آیات سے پورے ماہ میں قرآن مجید مکمل ہو جاتا۔ بعد میں مشائخ نے مضمون ومعنٰی کا لحاظ سامنے رکھتے ہوئے پانچ سو چالیس ۵۴۰ رکوع مقرر کر دیئے۔ اور ہر رکوع میں اس بات کی رعایت رکھی کہ مضمون مکمل ہو جائے اور کلمات کے شمار ومقدار کا بھی خیال رکھا اور اگر مضمون لمبا ہوا تو اسکے دو رکوع بنا دیئے اور ہر رکوع میں قراء ت کی فرض مقدار کا بھی لحاظ رکھا کہ کوئی رکوع تین آیات سے کم نہ ہو۔ ماحصل یہ کہ علامات رکوع، خموس اعشار اجزاء یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ ان کو فقہاء کرام اور علماء

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

کرام نے تقریباً ۳۰۰ھ میں مقرر کیا۔ اور یہ ائمہ فن سے بھی منقول نہیں بلکہ اجتہادی وفقہی ہیں اور ان کے مقامات و تعداد میں بھی اختلاف ہے متاخرین نے ان کی تعداد ۵۵۷ مقرر کی اس کا اتباع ضروری اور واجب نہیں۔ واللہ اعلم۔

سوال:۔ کیا سورتوں کی ترتیب اور آیات کا شمار توقیفی ہے؟ تو پھر ان کی تعداد میں اختلاف کیوں ہے؟

جواب:۔ اسکی مکمل تفصیل تو علم فواصل کی کتب ناظمۃ الزھر۔ لوامع البدر۔ مناھل العرفان۔ تحقیق البیان۔ البرھان۔ معالم الیسر۔ النشر وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

البتہ مختصراً یہ ہے کہ جمع قرآن سیدنا عثمانؓ کی خلافت میں ۲۵ھ کو ہوا۔ امام زرکشی نے علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ ترتیب آیات قرآن و سورتوں کی تعیین حکم الٰہی سے ہوئی ہے۔ اور توقیفی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے عثمان بن العاصؓ سے سند حسن سے روایت کی ہے۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا جبریلؑ نے مجھے حکم کیا کہ اس آیت کو فلاں سورت میں رکھو اسی طرح ابن عباسؓ کی روایت ابوداؤد، ترمذی میں ہے۔ کَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا۔ سیوطیؒ نے کرمانیؒ کی برھان سے نقل کیا ہے۔ (تَرْتِيبُ السُّوَرِ هٰكَذَا هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيبِ۔ وعليه كان ﷺ يعرض على جبريل كل سنةٍ)۔ اور اسی طرح بیہقی میں ہے یعنی جب بھی وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کاتبین وحی سے یہ حکم فرماتے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں لکھو۔ اور سورتوں کی ترتیب بھی لوح محفوظ میں اسی طرح ہے۔ حضور ﷺ جبریل علیہ السلام کو ہر سال اسی ترتیب کے مطابق سناتے ماحصل یہ کہ سورتوں کی ترتیب اور آیات توقیفی ہیں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

جو حکم الٰہی سے ہے۔ رہا یہ سوال کہ آیات کے شمار میں ائمہ کرام کا جو اختلاف ہے کہ کوئی آیات اتنی ہیں مدنی اتنی ہیں۔ انعمت علیهم پر آیت ہے یا نہیں فاتحہ کی سات آیات ہیں۔ اور اس پر آیت نہیں بلکہ بسم اللہ ایک مستقل آیت ہے اس اختلاف کی کیا وجہ ہے اس سلسلہ میں قصیدہ ناظمۃ الزہر میں علامہ شاطبیؒ نے یہی سوال فرما کر اس کا جواب بھی دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

﴿ فَإِنْ قِيلَ كَيْفَ الْخُلْفُ فِيْ عَدِّهَا جَرٰى ﴾

﴿ لَدٰى خَلَفِ التَّعدِيْدِ بَيْنَ اُولِى الْحِجْرِ ﴾

یعنی جب آیات توقیفی ہیں تو اصحاب عقل ودانش اور شمار کے اماموں میں تعداد میں اختلاف کی کیا وجہ ہے۔ جواب میں فرماتے ہیں:

﴿ فَقِيلَ اِلَى الْاَصْلَيْنِ رُدَّ اجْتِهَادُهُمْ ﴾

﴿ لِاِدْلَالِهِمْ بِالطَّبْعِ فِى الْوِرْدِ وَالصَّدْرِ ﴾

یعنی ان ائمہ کرام نے جن آیات کے بارے میں نبی علیہ السلام ﷺ سے واضح تعیین نہیں تھی ان میں تعلیمات نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام ہی کی روشنی میں اصول وقواعد میں اجتہاد کیا تو انہوں نے سورتوں کی آیات کے رؤس میں دو اصلوں (۱) مشاکلہ (۲) تناسب کو پایا اب بعض نے ایک ہی کو کافی سمجھا اور آیت شمار کیا اور بعض نے دو اصولوں کو لازمی سمجھا تو آیت شمار نہ کیا۔

مختصر یہ کہ جن آیات کے بارے میں صریح نص نہیں ملی وہاں اجتہاد کیا گیا جس کی وجہ سے اختلاف رونما ہوا۔ دوم یہ کہ بعض دفعہ نبی علیہ السلام ﷺ نے آیات کے درمیان وقف فرمادیا جس سے بعض نے یہ خیال کر لیا کہ یہ بھی رأس آیت ہے۔ مزید یہ کہ بعض آیات پر سب ائمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفق ہیں مگران میں مشاکلہ اور تناسب موجود نہیں جس سے یہ قطعی ثابت ہوا کہ اصل بنیاد توقیف ہے ﴿واللہ اعلم﴾

اور آیات کے شمار میں اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بعض حضرات نے ایک جگہ آیت شمار کی ہے اور بعض نے نہیں کی مثلاً کوفیؒ نے انیس سورتوں کے مقطعات پر آیات شمار کی ہیں جن میں سے شوریٰ کی دو آیتیں اور باقی کی ایک ایک اور دس سورتوں کے مقطعات پر آیات شمار نہیں کی۔

حمصی نے صرف قٓ پر شمار کی ہے اور باقی پانچ اماموں مدنی اول۔

مدنی آخر جن کو حجازی کہتے ہیں اور دمشقی بصری نے مقطعات پر آیات شمار نہیں کیں۔ مکمل تفصیل ناظمۃ الزھر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال:۔ علم رسم خطِ عثمانی کا موضوع، غرض وغایت، فائدہ وثمرہ اور حکم کیا ہے؟

جواب:۔ اس علم وفن کا موضوع قرآن مجید کے حروف من حیث الکتابت ہیں۔ اسلئے کہ اسمیں حروف ہی کی رسم، حذف، زیادت، ابدال، فصل ووصل کو بیان کیا جاتا ہے جبکہ اس کی غرض وغایت قرآن مجید کو اسکی رسم ولکھائی کے اعتبار سے بھی محفوظ کرنا ہے۔ تاکہ جو کتابت صحابہ کرامؓ کے اجماع سے وقوع پذیر ہوئی ہے۔

اور توقیفی ہے اس میں بھی کسی قسم کا تغیر نہ ہو نیز اس علم کے حاصل کرنے کا فائدہ قرآن مجید کی تلاوت میں غلطی اور لحن سے بچنا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے اور علم رسم خط عثمانی کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعانی الجمیلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

شعر۱:۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَوصُولاً کَمَا أَمَرَا﴾

﴿مُبَارَکًا طَیِّبًا یَسْتَنْــــزِلُ الدِّرَرَا﴾

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو لگاتار ہمیشگی والی ہیں جیسا کہ اس نے اپنی حمد بیان کرنے کا حکم فرمایا ہے اس حال میں کہ یہ تعریفیں مبارک وطیب ہیں بارشیں رزق نازل کراتی ہیں قولہ کَمَا اَمَرَ اشارہ ہے قُلِ الحمد للہ کی طرف۔حمد سے نعمت کے مقابلہ میں شکر مراد ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ۔اگر تم شکر کرو گے تو ہم زیادہ نعمتیں تمہیں دیں گے۔

قولہٗ:مبارکًا نَامِیًا . الطَّیب ۔پاکیزہ۔عمدہ۔ضدالخبیث۔الدِّرَرُ۔جمع دِرۃ بارش کنایہ ہے رزق سے۔ مُبَارکًا . طیبًا . یَسْتَنْزِلُ تینوں اَمَرَ کی ضمیر فاعل سے حال ہیں۔ای یَسْتَنْــزِلُ الرِّزقَ وَالْخیرَ. مَوْصُولًا ۔ای مستدامًا ۔لگاتار اور ہمیشگی والی۔

شعر۲:۔ ﴿ذُوالْفَضلِ وَالْمَنِّ وَالْاِحْسانِ خَالِقُنَا﴾

﴿رَبُّ الْعِبادِ ھُواللّٰہُ الَّذِی قَھَرَا﴾

ترجمہ:۔وہ اللہ فضل سخاوت اور انعام اور احسان والا ہے۔ ہمارا خالق ہے بندوں کا پرورش کرنے والا ہے اور وہ ایسا ہے جو تمام مخلوق پر غالب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہٗ:الفضل ۔ الجود والکرم۔ اَلْمَنّ. اَلْاِنْعَام. قَهرا ای غَلَب۔ ذُو الْفَضْلِ مرفوع خبر ہے مبتدا محذوف کی۔اور ذی الفضل مجرور بھی ہوسکتا ہے جو شعر گزشتہ میں لفظ اللہ کی صفت ہوگا۔

شعر۳:۔ ﴿حَيٌّ عَلِيمٌ قَدِيرٌ وَالْكَلَامُ لَهُ

فَرْدٌ سَمِيعٌ بَصِيرٌ مَا أَرَادَ جَرىٰ﴾

ترجمہ:۔وہ اللہ زندہ جاننے والا ہے قدرت رکھنے والا ہے وہ صفت کلام سے متصف یعنی متکلم ہے وہ یکتا ہے سننے ،دیکھنے والا ہے جس چیز کا ارادہ کرتے ہیں وہ جاری ہو جاتی ہے۔

توضیح:۔ناظمؒ نے ناظمۃ الزہر میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر فرمایا ہے،حالانکہ یہ عقائد کی کتب نہیں تاہم معتزلہ،خوارج اور دیگر فرق باطلہ کا رد مقصود ہے اور قرآن مجید چونکہ اللہ رب العزت کا کلام ہے اور یہ باطل فرقے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ متکلم۔سمیع بصیر اور مرید نہیں۔موسیٰؑ سے جو کلام ہوا وہ درخت کی آواز تھی۔

(۲) چنانچہ ناظمؒ نے حیات۔علم۔قدرت۔ارادہ ان چار صفات اصل الاصول کے ساتھ توحید سمیع وبصیر اور کلام کی صفات کو بیان فرما کر اس غلط خیال کو باطل کر دیا اور ثابت کیا کہ یہ تمام صفات اللہ رب العزت کی ازلی وقدیم ہیں تفصیل کیلئے میری کتاب عقائد اسلام کو دیکھیں۔

شعر۴:۔﴿أَحْمَدُهُ وَهوَ أَهلُ الْحَمْدِ مُعْتَمِدًا

عَلَيهِ مُعْتَصِمًا بِهِ وَمُنْتَصِرَا﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں اس حال میں کہ وہ تعریف کا مستحق ہے حالانکہ میں اسی پر بھروسہ کرنے والا ہوں۔ اسی کی حفاظت میں آنے والا ہوں اور اسی سے مدد چاہنے والا ہوں۔

شعر۵: ﴿ ثُمَّ الصَّلاةُ عَلٰی مُحمَّدٍ وَعَلٰی ﴾

﴿ أَشياعِهِ أَبَدًا تَنْدٰی نَدًا عَطِرًا ﴾

ترجمہ:۔ پھر رحمتوں کا نزول ہو سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر وہ رحمتیں ہمیشہ ایسی بارش نازل کرتی رہیں جو عطر کی طرح مہکنے والی ہو۔

توضیح:۔ یعنی آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے متبعین پر درجات کے مناسب افضل ترین اور اکمل ترین رحمتوں کا نزول ہو۔ صلوۃ، اللہ تعالیٰ کی جانب سے رحمت اور بندوں کی طرف سے دعا ہے قولہٗ تَنْدٰی نَدًا اَیْ تَبْتَلُ بَلَلًا وَتَمْطُر. سَمِعَ سے: بمعنی برسائیں اَشْیاعِهٖ. متبعین. عَطِرًا اَیْ تُمْطِرُ عَطِرًا ای الطَّیِّبُ. وهو اهل الحمدِ. احمدهُ کے مفعول سے حال ہے اور معتمدًا مُعْتَصِمًا. مُنتصرًا تینوں احمدهُ کے فاعل سے حال ہیں۔

شعر۶:۔ ﴿ وَبَعدُ فَالمستَعَانُ اللّٰهُ فِیْ سَبَبٍ ﴾

﴿ يَهْدِیْ اِلٰی سُنَنِ الْمَرْسُومِ مُختَصَرًا ﴾

ترجمہ:۔ اور حمد وصلوٰۃ کے بعد اللہ رب العزت ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اس سلسلہ میں کہ اللہ تعالیٰ ایسے اسباب عطا کردے کہ مصاحف عثمانی کی رسم کے طریقوں تک مختصر طور پر مصنف کو پہنچادے۔

توضیح:۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنی چاہیے اسکی مدد ونصرت کے بغیر کوئی کام بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکمیل کو نہیں پہنچا۔ السبب: الحَبل ای کلُّ شیءٍ یتوصل بہٖ اِلٰی شیءٍ . سُنَنْ ای الطریق. مختصرًا یَهدِیْ کی ضمیر سے حال ہے۔

شعر۷:۔ ﴿ عِلْقٌ عَلَائِقُهُ أَوْلَی العَلَائِقِ اِذْ ﴾

﴿خَیـــرُ القُرُونِ أَقَامُوا أَصلَهُ وَزَرَا﴾

ترجمہ:۔ علم رسم نفیس چیز ہے اس سے تعلق سب تعلقات سے اعلیٰ وارفع ہے۔ اسلئے کہ صحابہ کرامؓ جو خیر القرون تھے انہوں نے اس کی اصل قائم کی ہے اس حال میں کہ وہ جملہ امور میں جائے پناہ تھے۔

توضیح:۔ عِلْقٌ :الشَّیْءُ النَّفِیسُ اس کی جمع اعلاق ہے۔ عَلَائِقُهُ مفرد ہے ای تعلقهٗ یعنی تعلق وابستگی اَوْلَی الْعَلَائِقِ جمع ہے عَلَاقَة کی وہ مشاغل جنکی طرف قلبی رجحان ہو۔ خیرون القرون سے حدیث کی طرف اشارہ ہے: خَیرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ۔ بہترین زمانہ میرا ہے پھر صحابہ کرامؓ کا پھر تابعین کا۔ متفق علیہ۔

وَزَرَا: الـــجبـــل ۔ پہاڑ کے درے اور کھوئیں جن میں پناہ لی جاتی ہے مراد اس سے ملجا ۔ جائے پناہ ہے یعنی رسم قرآنی کا وقوع نبی علیہ السلام کے روبرو ہوا پھر جمع صدیقی پھر جمع عثمانی کے زمانے میں اجماع صحابہ کرامؓ سے ہوا اور یہ ایک نفیس و بہترین علم ہے اسلئے اس کا پڑھنا پڑھانا اور اسکا اتباع دنیا کے تمام مشاغل سے بہترین مشغلہ ہے۔

شعر۸:۔ ﴿وَکُلُّ مَافِیهِ مَشْهُورٌ بِسُنَّتِهٖ﴾

﴿وَلَم یُصِبْ مَن أَضَافَ الْوَهمَ وَالْغِیَرَا﴾

ترجمہ :۔ اور اس رسم میں جو کچھ ہے وہ سب نبی ﷺ کی سنت سے مشہور اور سنت توقیفیہ

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت ہے اور جس نے اس رسم کی نسبت وھم اور تغیّر کیطرف کی ہے۔ وہ درستی کو نہیں پہنچا۔

توضیح:۔ اس شعر میں تین باتوں کو ذکر فرمایا (۱) بدعقیدہ لوگوں اور روافض وغیرہ کا رد فرمایا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں صحابہ کرامؓ نے تبدیلی کردی ہے۔ اہل بیت کے فضائل والی آیات کو نکال دیا ہے اور قریش اور صحابہؓ پر نعوذ باللہ لعنت والی آیات تھیں انکو بھی نکال دیا ہے یہ بات بالکل باطل ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود لیا اور فرمایا: لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۔ اس میں جھوٹ کا دخل نہ سامنے سے ہوسکتا ہے نہ پیچھے سے۔ دوئم یہ کہ اس سے وہ قراءتیں جو عبداللہ بن مسعودؓ اُبی بن کعبؓ، سیدہ عائشہ صدیقہؓ علی کرمہ اللہ وجہہٗ کے مصاحف میں تھیں وہ ظاہر نہیں ہوتیں۔ لہٰذا ان کے اعتبار سے تغیر پایا جاتا ہے۔ اور تیسرا یہ کہ مصاحف عثمانیہ میں بہت سے کلمات قیاسی رسم کے برعکس ہیں۔ لہٰذا صحابہؓ کتابت کے فن سے ناآشنا تھے اور وہم کا شکار ہوگئے۔ ناظمؒ ان سب باتوں کا رد فرماتے ہیں اسلئے کہ جن قراءتوں کے شامل نہ ہونے کا کہا گیا ہے وہ شاذہ تھیں یا تفسیر کے طور پر بعض الفاظ جنکو تلاوت میں پڑھنا جائز نہیں تھا۔ اور جہاں تک ناواقفیت و وہم کا تعلق ہے تو یہ اسلئے غلط ہے کہ یہ رسم منزلٌ من اللّٰہ ہے۔ نبی علیہ السلام ، جبرئیل امین اور اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی تھے۔ وحی کا زمانہ تھا۔ اگر غلط ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسکو کبھی جاری نہ رہنے دیتے۔ اور یہی عصمت انبیاء کا تقاضا ہے۔ یہ تمام بیہودہ باتیں کچھ تو مستشرقین اور غلط فہمی کے شکار لوگوں کی ہیں جن کی حق تک رسائی نہیں ہوسکی۔

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

شعر۹:۔ ﴿وَمَن رَوٰی سَتُقِیمُ العَرَبُ اَلسُنُھَا

لَحنًا بِہٖ قَولَ عُثمانٍ فَمَا شُھِرَا﴾

ترجمہ:۔اور جس نے حضرت عثمانؓ کا قول نقل کیا ہے کہ عنقریب اہل عرب کی زبانیں اس لحن کو جو اس رسم میں ہے درست کر لیں گی یہ قول سند کے اعتبار سے مشہور نہیں ہے ۔قولہٗ مَنْ مع صلہ مبتدا ہے اور شرط کے معنیٰ کو متضمن ہے اور فما شھرا ۔خبر اور جزا ہے قو ل عثمان راوی کا مقولہ ہے۔

شعر۱۰:۔﴿لَوْ صَحَّ لَاحْتَمَلَ الْاِ یْمَاءَ فِیْ صُوَرٍ

فِیہِ کَلَحنِ حَدِیْثٍ یَنْثُرُ الدُّرَرَ﴾

ترجمہ:۔اگر بالفرض قول عثمانؓ صحیح بھی ہے تو تب بھی یہ رسم کی حذف وزیادت کی صورتوں کیطرف اشارہ کا احتمال رکھتا ہے جو اس رسم میں ہیں لحن حدیث کی طرح جو موتی بکھیرتا ہے۔قولہٗ فیہ ای فی الرسم. کلحن مثا لہٗ مقدر کی خبر ہے۔صُوَرٍ سے الفاظ مراد ہیں۔

تشریح:۔ابوعمرو دانیؒ مقنع میں فرماتے ہیں۔عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ وَعِکْرِمۃ عَنْ عثمانؓ اَنَّ الْمَصَاحِفَ لَمَّا نُسِخَتْ وَعُرِضَتْ عَلَیْہِ فَوَجَدَ فِیْھَا حُرُوفًا مِنَ اللَّحنِ فَقَالَ اُتْرُکُوْھَا اِنَّ الْعَرَبَ مُسْتَقِیْمُھَا اَوْ سَتُغَیِّرُھَا بِلِسَانِھَا ۔علامہ دانیؒ نے دو طرح سے اسکا رد فرمایا ہے ان دو اشعار میں ناظمؒ فرما رہے ہیں۔(۱) اول تو یحییٰ بن یعمر اور عکرمہ کا سماع اور ملاقات حضرت عثمانؓ سے ثابت نہیں اور یہ ان پر طعن بھی ہے کہ آپ خلیفۃ المسلمین ہیں اور خود قرآن مجید کی کتابت کا حکم دیتے ہیں۔اور پھر اگر اسمیں کوئی خطا دیکھتے ہیں تو اسکی اصلاح نہیں کرتے اور یوں ہی چھوڑ دیتے ہیں یہ غیر ممکن ہے

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا یہ روایات ضعیف مضطرب اور مختلط الاسناد ہیں۔(۲) دوسرے یہ کہ بالفرض عثمانؓ کا یہ قول درست بھی ہو پھر ادی فیہ لحنا میں اس میں لحن دیکھتا ہوں سے مراد ایماء، رموز، اشارہ ہے۔ جسطرح کہتے ہیں: خیر الکلام ما کان لحنا۔ بہترین کلام وہ ہے جو اشارہ کے طور پر ہو اور عجیب وغریب معانی کے موتی بکھیرتا ہو اور قرآن میں ہے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ۔ اَیْ فِی اِشَارِہٖ۔ لہٰذا لحن سے مراد خطا نہیں بلکہ لحن حدیث عمدہ کلام ہے۔(۳) تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ایک قرآن تو لکھایا نہیں تھا اگر ایک میں غلطی کرتے تو تنبیہ کے بعد دوسروں میں ایسا نہ ہوتا جب کہ مصاحف میں اسطرح کی کوئی چیز نہیں اور حضرت عثمانؓ نے خود بھی قرآن لکھے مگر کوئی ایسا اختلاف سننے میں نہیں آیا۔ نیز جمع قرآن سے قبل ہی قرآن مجید ایسی آسانی ترتیب پر پڑھا جاتا تھا اور رمضان المبارک کی راتوں میں نبی علیہ السلام جبرئیل امین پر پیش فرماتے دن کو صحابہ کرامؓ کے سامنے پڑھتے نمازوں میں پڑھا جاتا۔ اور چہار دانگ عالم شہرت حاصل کر چکا تھا اگر کوئی ایسی خطا ہوتی تو اس پر تمام صحابہؓ کا اجماع کیسے ممکن تھا۔

شعر ۱۱:۔ ﴿وَقِيلَ مَعْنَاهُ فِيْ أَشْيَاءَ لَو قُرِئَتْ﴾

﴿بِظَاهِرِ الخطِّ لَا تَخْفٰى عَلَى الكُبَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور قول عثمانی کی مراد یہ بھی کہی گئی ہے کہ وہ الفاظ ہیں کہ اگر انکو ظاہر خط کے مطابق پڑھا جائے تو خطا ہوگی جو بڑے لوگوں پر مخفی نہ رہے گی. قولہٗ مَعْنَاهُ فِي اَشْيَاءَ کی تقدیر۔ اَنِّيْ اَرٰى لَحْنًا فِيْ اَلْفَاظٍ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۲:۔ ﴿لَاْ اَوْضَعُوْا وَجَزَآؤُا الظّٰلِمِیْنَ لَاْ اذْ﴾

﴿بَحَنَّهٗ وَبِاَیْــیدِ فَافْهَمِ الْخَبَرَا﴾

ترجمہ:۔جیسے لَاْ اَوْضَعُوْا ۔جَزَآؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۔ لَاْ اذْبَحَنَّهٗ اور وَبِاَیْــیدِ اس روایت کے معنٰی کو سمجھ لو۔

تشریح:۔ناظمؒ نے ان دو اشعار میں قول عثمانؓ کا تیسرا جواب دیا کہ قرآن مجید کی اس رسم خاص میں چند الفاظ اسطرح لکھے ہیں کہ اگر انکو ظاہر خط کے مطابق پڑھا جائے تو غلطی ہوگی۔جیسے: لَاْ اَوْضَعُوْا ۔

لَاْ اذْبَحَنَّهٗ میں لام تاکید کے بعد دو الف لکھے گئے ہیں اگر دونوں پڑھے جائیں تو لا نافیہ ہو جائے گا۔

جو اہل علم اور قراء پر پوشیدہ نہیں۔کہ اس سے مثبت منفی سے بدل جائے گا۔جو غلط ہے لیکن چونکہ یہ رسم بمنزلہ حروف مقطعات کے ہے۔وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ. وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا (آل عمران) ترجمہ حالانکہ متشابہات کی اصلی مراد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں ہم اسپر ایمان لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔

حضرت عثمانؓ نے ان الفاظ کو تلفظ کے مطابق کرنے کا حکم نہیں دیا اسلئے کہ جب عرب پڑھیں گے تو تعلیم و تعلم سے صحیح تلفظ ہی کرینگے۔

شعر۱۳:۔ ﴿واعْلَمْ بِاَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ خُصَّ بِمَا﴾

﴿تَاهَ الْبَرِیَّةُ عَنْ اِتْیَانِهٖ ظُهَرَا﴾

ترجمہ:۔اور تو جان لے اللہ کی یہ کتاب فصاحت و بلاغت کے ساتھ خاص کی گئی ہے جسکا

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

مثل لانے سے مخلوق عاجز ہوگئی ہے اس حال میں کہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

قولہ: تَاۃَ ای عَجَزَ اِتْیَانِہٖ ای عَنِ الْاِتْیَانِ بِمِثْلِہٖ. ظُهَرا جمع ظَهِیْرٌ بمعنیٰ متعاونین جو اَلْبَرِیَّةُ سے حال ہے۔

توضیح:۔ ناظمؒ قرآن کے اعجاز کو بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ الآیة اور فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ اور فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اور فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ قرآن نے مخالفین سے جو مطالبہ کیا ہے کہ اول پورا قرآن پھر دس سورتیں پھر اس جیسی کوئی ایک آیت بنالاؤ۔ مگر باوجود عرب ہونے کے ان میں فصحاء بلغاء ہونے کے قرآن کی فصاحت وبلاغت کے مقابلہ میں عاجز آ گئے اور ایک آیت کا نمونہ بھی نہ پیش کر سکے اعجاز قرآن کی اول وجہ ہے۔

شعر ۱۴:۔ ﴿مَن قَالَ صَرَّفَهُمْ مَعَ حَثِّ نُصْرَتِهِمْ﴾

﴿وَفْرُ الدَّوَاعِي فَلَم يَسْتَنْصِرِ النُّصَرَا﴾

ترجمہ:۔ جس نے کہا کہ ان مخالفین کو بہت سے دلائل کے ان کی مدد پر آمادہ کرنے کے باوجود۔ روک دینا یعنی انکی عقلوں کو سلب کر دینا ہے اس نے نہ خود غور کیا اور نہ ہی علماء محققین سے مدد حاصل کی۔

قولہ: مَنْ مع صلہ شرط کے معنیٰ پر مشتمل مبتدا فَلَمْ يَسْتَنْصِرِ النُّصَرَا خبر مَعَ حَثِّ نُصرتِهِمْ. ای مَعَ حَثِّ الدَّواعِي الوافرة نُصْرَتَهِمْ. نُصَرَا جمع نصیر۔

توضیح:۔ یعنی بعض لوگوں نے اہل عرب کی فصاحت وبلاغت کے باوجود قرآن کا نمونہ نہ لا سکنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انکو قدرت تھی مگر انکی عقلوں کو سلب کر دیا گیا۔ ایسے لوگوں نے نہ خود دلائل اعجاز میں غور کیا اور نہ ہی علماء محققین سے معلوم کیا اگر عقل سب کر دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو پھر وہ مُردوں کی طرح ہو گئے اور مُردوں سے مطالبہ کرنا اس سے قرآن کا کمال واعجاز ذرا بھی ثابت نہیں ہوتا۔

شعر۱۵:۔ ﴿كَمْ مِن بَدَائِعَ لَمْ تُوجَدْ بَلاغَتُهَا

﴿اِلَّا لَدَيْهِ وَكَمْ طُولَ الزَّمَانِ تُرٰى﴾

ترجمہ:۔ بہت سی خوبیاں ہیں جن کی بلاغت کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی سوائے قرآن کے اور بہت سی خوبیاں زمانہ کے طویل ہو جانے پر بھی نئی نئی دیکھی جاتی ہیں۔

النحو والعربیہ: کَمْ خبریہ سے تکثیر مراد ہے مِنْ بَدَائِع میں مِن زائدہ بَدائِع تمیز ہے کَمْ کی اور کَمْ طُوْلَ میں کَمْ کی تمیز محذوف ہے ای کَمْ مرَّاتٍ جو تـرٰی کا مفعول ہے۔

توضیح:۔ یعنی علم بدیع میں کلام کی بلاغت کی ایک سو خوبیاں بیان کی جاتی ہیں جو کسی بھی کتاب میں سب نہیں پائی جاتیں مگر قرآن میں موجود ہیں اور مرورِ زمانہ کے ساتھ ماہرین علماء نئی سے نئی خوبیاں پاتے ہیں اور بیان کرتے ہیں۔

﴿اعجاز کی دوسری وجہ﴾

شعر۱۶:۔ ﴿وَمَن يَقُل بعُلُومِ الغَيبِ مُعجِزُهُ﴾

﴿ فَلَم تَرٰى عَينُهُ عَينًا وَلَا أَثَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور جو یہ کہتا ہے اس کا اعجاز علوم غیب ہیں اس کی آنکھ نے نہ حقیقت کو دیکھا ہے اور نہ اسکے اثر کو۔

النحو والعربیہ۔ فَلَم تَرٰى عَينُه يعني هٰذا القائل لم ترٰى عينه عالمًا ولا اثر العالم بانه ليس قول العلماء والفضلاء بِعُلُومِ الْغَيب اَى فِي الْاَخبَارِ الْعُلُوم

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

الْغَيْبِيَةِ مُعْجِزَةُ اسم فاعل مصدر کے معنیٰ میں ہے مبتدا مؤخر ہے۔ عیناً کامل انسان۔

توضیح:۔یعنی اعجاز کیوجہ اسکی غیبی خبریں جو کہتا ہے وہ کسی عالم کی صحبت اور اسکے اثر یعنی تصنیفات سے استفادہ نہیں کر سکا۔غیبی علوم اعجاز کی وجہ نہیں اسلئے آئندہ شعر میں اسکا رد فرماتے ہیں۔

شعر۱۷:۔﴿إِنَّ الغُيُوبَ بِإِذْنِ اللّٰهِ جَارِيَةٌ﴾

﴿مَدَى الزَّمَانِ عَلَى سُبُلٍ جَلَتْ سُوَرًا﴾

ترجمہ:۔بے شک غیب کی خبریں مرور زمانہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے واضح طریقوں پر جاری رہتی ہیں اور قرآن کی چند سورتوں میں جاری و واقع ہیں۔

توضیح:۔یعنی (۱) غیب کی خبریں تمام کی تمام نبی علیہ السلام کے وقت ظاہر نہیں ہوئیں بلکہ قیامت تک ظاہر ہوتی رہیں گی (۲) غیبی خبریں سارے قرآن میں نہیں چند سورتوں میں ہیں۔جبکہ معارضہ پورے قرآن سے ہے۔ بااور عَلَى جَارِيَةٌ سے متعلق ہے اور مَدَى الزَّمَانِ اسکا مفعول فیہ ہے۔ سُوَرًا ای فِي سُوَرٍ یہ منصوب بنزع خافض ہے۔ جلَتْ اَیْ ظَهَرَتْ فِيْ بَعْضِ السُّوَرِ

﴿اعجاز کی تیسری وجہ﴾

شعر۱۸:۔﴿وَمَنْ يَقُلْ بِكَلَامِ اللّٰهِ طَالَبَهُمْ﴾

﴿لَمْ يَحْلُ فِي الْعِلْمِ وِرْدًا وَلاَ صَدَرًا﴾

ترجمہ:۔اور جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مخالفین سے کلام نفسی قدیم کا مطالبہ کیا تھا۔اس نے نہ تو علم میں وارد ہونے والے مبتدی عالم سے فائدہ اٹھایا اور نہ ہی حصول علم سے واپس لوٹنے والے ماہر عالم سے فائدہ اٹھایا۔یعنی کم درجہ کے عالم سے اور نہ ماہر

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

بڑے علماء سے اس مسئلہ کی تحقیق کی۔ آئندہ شعر میں اس رد کی تفصیل لاتے ہیں۔

شعر۱۹۔ ﴿مَا لَا یُطَاقُ فَفِیْ تَعْیِیْنِ کُلْفَتِہٖ﴾

﴿وَجَائِزٍ وَوُقُوْعٍ عُضْلَۃُ الْبُصَرَا﴾

ترجمہ:۔ جو چیز طاقت نہ رکھی جائے۔ اسکی تکلیف کولازم کر دینے کے جائز ہونے اور واقع ہونے میں دانا و بینا علماء کی بھی مشکل ہے۔

النحو والعربیہ: لَمْ یَحُلْ، مَنْ موصولہ کی خبر ہے ای لَمْ یَسْتَفِدْ فِیْ وِرْدًا کے متعلق ہے اَیْ ذا وِرْدٍ یا فارغ ہونے والا عالم. صَدَرًا. صَادِرٌ کے معنی میں ہے یعنی لوٹنے والا فاضل عالم۔

عُضْلَۃُ الْبُصَرَا. مبتدا بمعنی مشکل ۔ جائزٍ ای جَوازٍ وَوُقُوعٍ دونوں تَعْیِیْن پر معطوف ہیں جو فِیْ کا مجرور ثابتٌ مقدر سے متعلق ہے اور جو خبر مقدم ہے اور یہ مَا لَا یُطَاق جملہ اسمیہ کی خبر ہے۔ بُصرا۔ بصیر کی جمع ہے المراد به العلماء۔

توضیح:۔ چونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کو کسی ایسی بات کا حکم نہیں دیتے جو ان کی طاقت سے باہر ہو ۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا اور انسان حادث ہے اس سے قدیم کلام کا مطالبہ یہ کہ تکلیف مَا لَا یُطَاق ہے خلاصہ یہ کہ قرآن کا اعجاز۔ قرآن کی فصاحت و بلاغت ہے جو انتہا درجہ کو پہنچی ہوئی ہے علم معانی میں بدیع چیزوں کی سو قسمیں بیان کی گئی ہیں جیسے مجاز ۔ استعارہ، کنایہ ارداف تمثیل ۔ تشبیہ۔ ایجاز۔ اشارہ وغیرہ جو قرآن میں کثرت سے پائی جاتی ہیں اور تمام جن وانس بھی جمع ہو کر اس کا مثل نہیں بنا سکتے اسکی شیرینی وحلاوت اور رونق اس اعلیٰ درجہ پر ہے کہ ایک آیت کے بار بار پڑھنے سے بھی نہ اکتاہٹ ہوتی ہے اور نہ ہی طبیعت سیر ہوتی ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۰۔ ﴿لِلّٰهِ دَرُّ الَّذِی تَاْلِیفُ مُعجِزِہٖ﴾

﴿وَالْاِنتِصارِ لَہٗ قَد اَوْضَحَ الغُرَرَا﴾

ترجمہ:۔اس شخص کی خوبی اللہ ہی کیلئے ہے جس کی تصانیف اعجاز القرآن اور انتصار القرآن ہیں۔اس نے قرآن کا اعجاز اور خوبیاں واضح کردی ہیں۔یعنی قاضی ابوبکر باقلانی کی اعجاز القرآن میں قرآن کی فصاحت اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور دوسری تصنیف انتصار القرآن میں معتزلہ اور ملحدین کا رد کیا گیا ہے۔

موسیٰ جار اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے معجز ہونے کی بے شمار وجوہ ہیں،جبکہ عرب کے مقابلہ میں اسکی فصاحت وبلاغت کو رکھا گیا ہے اور نبوت چونکہ تمام مخلوق کیلئے عام ہے اسلئے ضروری ٹھہرا کہ رسالت کی دلیل صرف فصاحت وبلاغت ہی کو نہ کہا جائے۔اسی لئے نبی علیہ ﷺ کو اور بھی بے شمار معجزات عطا فرمائے گئے ہیں۔اَلدَّرُّ:اُلحُسْن ۔خوبی۔التالیف:بمعنی مؤلف۔غُرَرَا: غُرَّۃٌ کی جمع ہے۔

﴿جمع قرآن الکریم﴾

شعر۲۱:۔﴿وَلَم یَزَل حِفظُہٗ بَینَ الصَّحَابَۃِ فِی﴾

﴿عُلا حَیاۃِ رَسُولِ اللّٰهِ مُبتَدِرَا﴾

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے عظمت والے زمانہ میں اس قرآن کے حفظ کا شوق صحابہ میں برابر جاری رہا۔حالانکہ ان میں سے ہر ایک حفظ میں بڑھنے وجلدی کرنے والا تھا۔

توضیح:۔یعنی عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن مجید کے حفظ کا شوق صحابہ کرامؓ میں اس قدر تھا کہ ہر ایک دوسرے پر سبقت اختیار کرنے اور بڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

بہت سے صحابہ پورے قرآن کے حافظ تھے اور بعض کو کچھ حصے یاد تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ثابتؓ کو بلا کر لکھوا بھی دیتے تھے۔

چونکہ کاغذ آسانی سے میسر نہیں تھا۔ اسلئے مختلف چیزوں پر لکھا جاتا تھا۔ صحابہ کرام خود بھی لکھ لیتے تھے اور دستور یہ تھا کہ لکھنے کے بعد نبی علیہ السلام کو پڑھ کر سناتے تھے۔ تاکہ کوئی غلطی لکھنے میں رہ نہ جائے پھر ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں زید ابن ثابتؓ کی نگرانی میں جمع کرایا۔ یہ بھی ایک جلد میں نہیں تھا البتہ صحیفوں کی شکل میں یکجا ہو گیا پھر تیسری مرتبہ حضرت عثمانؓ نے ایک جلد میں جمع کرایا۔

اَلْعُلا جمع عُلیا ای حسنۃٌ وَانفسۃٌ صفت کے معنیٰ میں ہے جس کی اضافت موصوف کی جانب ہے۔ ای الحیاۃ العُلْیَا ۔مُبْتَدِرًا "الصحابۃ" سے حال ہے ای حالَ کَوْنِ کلِّ واحدٍ منهم یَسْبقُ الْاٰخرَ اِلَی الحفظ وَمُسْرِعِیْنَ اِلٰی حِفْظِهٖ۔

شعر۲۲:۔ ﴿وَکُلَّ عَامٍ عَلٰی جِبرِیلَ یَعرِضُهٗ﴾

﴿وَقِیلَ آخِرَ عَامٍ عَرْضَتَیْنِ قَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال قرآن مجید جبریل علیہ السلام کے سامنے پیش کرتے یعنی دہراتے تھے اور بعض کا قول ہے کہ آخری وصال کے سال دو مرتبہ جبریل علیہ السلام کے سامنے پڑھا۔

توضیح:۔ بخاری کی روایت ہے کہ رمضان کی راتوں کو جبریلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے نازل شدہ قرآن پیش فرماتے تھے۔

عَرْضَتَیْن قَـرَا کا مفعول مطلق ہے جو قِرَاَتَیْن وقفاً ہمزہ ساکنہ کا ابدال ہو گیا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

كَمَا رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. قَالَتَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اَنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَعَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ فَلَا اراهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِيْ" وَعَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اَشَارَ النَّاظِمُ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ۔

شعر۲۳:۔ ﴿اِنَّ الْيَمَامَةَ أَهْوَاهَا مُسَيْلِمَةُ الْ

﴿كَذَّابُ فِي زَمَنِ الصِّدِّيقِ اِذْ خَسِرَا﴾

ترجمہ: یمامہ والوں کو ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب (جھوٹے مدعی نبوت) نے ہلاک وگمراہ کردیا تھا جبکہ وہ خود بھی تباہ ہوگیا۔

توضیح:۔ یمامہ حجاز کی شرقی جانب نجد اور بحرین کے درمیان ایک بستی تھی جو اب مٹ مٹا گئی ہے۔ یہاں کے ایک شخص مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں خالد بن ولید کی سربراہی میں اس سے شدید جنگ ہوئی اور اسے قتل کردیا گیا۔ اس جنگ میں بارہ سو کے قریب صحابہ شہید ہوئے اور بہت زخمی ہوئے جن میں قرآن مجید کے ستر حفاظ قرآن بھی شہید ہوئے۔ اَهْوَاهَا ای اَهْلَكَهَا اِنّ کی خبر ہے۔ یمامہ اِنّ کا اسم ہے اِذْ خَسِرَا ظرف راجع اِلٰی مسیلمۃ الکذاب.

شعر۲۴:۔ ﴿وَبَعْدَ بَأْسٍ شَدِيدٍ حَانَ مَصْرَعُهُ﴾

﴿وَكَانَ بَأْسًا عَلَى الْقُرَّاءِ مُسْتَعِرَا﴾

ترجمہ:۔ اور سخت جنگ کے بعد اس مسیلمہ کے ہلاک ہونے کا وقت آگیا۔ اور یہ جنگ قراء کے حق میں بھڑکنے والی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح ۔اس جنگ میں ستر حفاظ وقراء شہید ہو گئے تھے شرح موسیٰ جار اللہ نے سات سو تک لکھے ہیں۔

قولہ:۔﴿حَانَ الشَّیْءُ .اِذَا جَاءَ حِیْنُهُ اَیْ وَقْتُهُ. المَصْرَع الھلاک. مُسْتَعِر: مُشْتَعِل.﴾

شعر۲۵:۔ ﴿نَادٰی اَبَا بَکْرِ الْفَارُوقُ خِفْتُ عَلَی﴾

﴿الْقُرَّاءِ فَادْرِکِ الْقُرْآن مُسْتَطِرَا﴾

فَادْرِکِ الْقُرآنَ اَیْ بِالْکِتَابَةِ فِی الْمُصْحَفِ۔ مُسْتَطِرا اَیْ کَاتِبًا، اَدْرِکْ کے فاعل سے حال ہے۔

ترجمہ:۔عمر فاروقؓ نے ابوبکرؓ کو پکارا کہ میں قراء کے بارے میں ڈر رہا ہوں اسلئے آپ قرآن کی حفاظت کا علاج کریں اس حال میں کہ آپ لکھنے والے ہوں۔

توضیح:۔عمر فاروقؓ کو جنگ یمامہ میں حفاظ قراء کی شہادت سے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر آئندہ جنگوں میں حفاظ یوں ہی شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کی حفاظت کا کیا ہوگا۔ لہٰذا ابوبکر صدیق خلیفۃ المسلمین کو مشورہ دیا کہ کتابی شکل میں قرآن کو جمع کر دیا جائے۔ ابوبکر صدیق پہلے تو تیار نہ ہوئے کہ جو کام نبی علیہ السلام نے نہیں کیا وہ میں کیسے کروں عمر فاروق کا اصرار رہا کہ واللّٰهُ هُوَ خَیْرٌ۔خدا کی قسم یہ بہتر ہے۔ابوبکر صدیق کے سینہ کو اللہ نے کھول دیا۔انشراح صدر ہو گیا چنانچہ کاتب وحی زید بن ثابتؓ کو قرآن کے جمع کرنے کا حکم دیا زید بن ثابتؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو اسکی جگہ سے ہٹا دینے کا مجھے حکم فرماتے تو میرے لئے اس سے آسان ہوتا تاہم اللہ کی نصرت کے بھروسہ پر یہ کام کر دیا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۶:۔﴿فَاَجْمَعُوْا جَمْعَهٗ فِی الصُّحُفِ وَاعْتَمَدُوْا﴾

﴿زَیْدَ بْنَ ثَابِتِ الْعدْلَ الرِّضٰی نَظَرًا﴾

ترجمہ:۔پس وہ سب اس قرآن کے صحیفوں میں جمع کرنے پر متفق ہو گئے۔اور سب نے زید بن ثابت پر اعتماد کیا جو عادل اور نظر وفکر کے اعتبار سے پسندیدہ تھے۔فَاَجْمَعُوْا ای فَاتَّفَقُوْا علٰی جمعهٖ فی المصحف۔ العدل الرضٰی زید کی صفت ہے۔ نظرًا۔منصوب علی التمیز۔کَانَ الزَّیْدُ بْنُ ثَابِت حَاضِرٌ فِی الْعَرْضَةِ الاخِیْرةِ.

شعر۲۷:﴿فَقَامَ فِیهِ بِعَوْنِ اللّٰهِ یَجْمَعُهٗ﴾

﴿بِالنُّصْحِ وَالجِدِّ وَالحَزْمِ الَّذِی بَهَرَا﴾

ترجمہ:۔پس وہ زیدؓ مستعد ہو گئے حالانکہ وہ اس قرآن کی تمام وجوہ سمیت خالص خیر خواہی اور کوشش واحتیاط سے جمع فرما رہے تھے۔جو ہر ایک غالب تھی۔

شعر۲۸:۔﴿مِنْ کُلِّ أَوْجُهِهٖ حَتّٰی اسْتَتَمَّ لَهٗ﴾

﴿بِالْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ الْعُلْیَا کَمَا اشْتَهَرَا﴾

ترجمہ:۔یہاں تک کہ وہ قرآن ان زید کیلئے ان سات حروف کے ساتھ پورا ہو گیا جو بلند ہیں۔جب کہ ان کا ذکر حدیث میں مشہور ہو گیا ہے۔

بِالنُّصْحِ: خلوص نیت وَالْجِدِّ اَیْ سَعْیِ التَّامِ .وَالْحَزْمِ ای الْیَقِیْنِ. بَهَرَا.ای الَّذِی غَلَبَ عَلٰی کُلِّ نُصْحٍ وَجِدٍّ وعزم کَما اشْتَهَرَا کَمَا جَاءَ فِی الْخَبرِ الْمَشْهُوْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انّهٗ قَالَ:اُنْزِلَ الْقُرْآن عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔

توضیح:۔یعنی زید بن ثابتؓ نے پوری احتیاط سے قرآن مجید کو جمع کیا اور قرآن جو سات

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

حروف پر نازل ہوا وہ سب اس میں آ گئے۔ خلیفہ اول کے دور کے مصحف اور ان مصاحف میں جو خلیفہ ثالث کے حکم سے لکھے تھے۔ نظم وعبارت معیّن کلمات قرآنی اور شمار اور سبعہ احرف میں کوئی فرق نہیں تھا جو لوگ کہتے ہیں کہ مصاحف عثمانیہ میں ایک حرف باقی رہا چھ ختم کر دیئے۔ یہ بات بالکل بے اصل ہے اور کوئی دلیل اسکی مؤید نہیں۔

شعر۲۹:۔﴿فَأَمْسَكَ الصُّحُفَ الصِّدِّيقُ ثُمَّ إِلَى﴾

﴿الْفَارُوقِ أَسْلَمَهَا لَمَّا قَضَى الْعُمُرَا﴾

ترجمہ:۔ پس صدیق اکبرؓ نے ان صحیفوں کو اپنے پاس رکھا پھر جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو ان کو عمر فاروقؓ کے سپرد کر دیا۔ www.kitabosunnat.com

شعر۳۰:۔﴿وَعِنْدَ حَفْصَةَ كَانَتْ بَعْدُ فَاخْتَلَفَ﴾

﴿الْقُرَّاءُ فَاعْتَزَلُوا فِي أَحْرُفٍ زُمَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور ان عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد یہ صحیفے ام المؤمنین حفصہؓ کے پاس رہے پھر قرآن کے تلاوت کرنے والوں نے چند حروف میں اختلاف کیا اور گروہ گروہ ہو کر جدا ہو گئے۔ زُمَرًا جمع زُمْرَةٌ بمعنیٰ جماعت۔ قرّاء لغوی معنیٰ میں ہے عام تلاوت کرنے والے مراد ہیں، ماہرین قُراء مراد نہیں۔

شعر۳۱:۔﴿وَكَانَ فِي بَعْضِ مَغْزَاهُمْ مُشَاهِدَهُمْ﴾

﴿حُذَيْفَةُ فَرَأَى فِي خُلْفِهِمْ عِبَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور ان کی کسی جنگ میں ان اختلاف کرنے والوں کے ساتھ حذیفہ بن الیمانؓ بھی موجود تھے پس انہوں ان کے اختلاف میں عبرتیں دیکھیں۔ یعنی متفکر ہوئے کہ توریت وانجیل کیطرح کہیں قرآن مجید میں بھی تبدیلیاں نہ کر دی جائیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

النحو والعربیہ:۔عِبَرًا عِبرَۃ کی جمع ہے۔''حذیفة'' کان کا اسم اور مُشَاھِدَھُمْ اسکی خبر۔ای وَکَان ھٰذا لِاختلاف فی غزوۃ ارمینیة فی جند الشام والعراق۔

شعر۳۲:۔﴿فَجَاءَ عُثْمانَ مَذْعُورًا فَقَالَ لَهُ ﴾

﴿أَخَافُ أَنْ يَخْلِطُوا فَأَدْرِكِ الْبَشَرَا﴾

ترجمہ:۔پس حذیفہؓ پریشانی کی حالت میں عثمانؓ کی پاس آئے اوران سے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ لوگ قرآن کوغیرقرآن سے مخلوط نہ کردیں آپ مخلوق کا علاج کریں۔

شعر۳۳:۔فَاسْتَحْضَرَ الصُّحُفَ الْأُولَى الَّتِيْ جُمِعتْ

وَخَصَّ زَيْدًا وَمِنْ قُرَيْشِهِ نَفَرَا

ترجمہ:۔پس عثمانؓ نے وہ پہلے صحیفے (ام المؤمنین حفصہؓ سے) حاضر کرائے۔ جوعہد صدیقؓ میں جمع کئے گئے تھے۔اورآپ نے بھی زید بن ثابتؓ ہی کوقرآن کوایک جلد میں جمع کرنے کے لئے اوراپنے قریش میں سے ایک جماعت کوخاص کردیا۔فَاسْتَحْضَرَ ای طَلَبَ .نَفَرًا ای جَمَاعَةً مِنْ قُرَيْشٍ۔

توضیح:۔خلیفة المسلمین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے جمع کرائے گئے صحیفے ان کے پاس رہے۔ عام مسلمان بھی ان سے استفادہ کرتے رہے انکے بعد عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی کے پاس رہے انکے بعد انکی صاحبزادی ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ جولکھناپڑھنا جانتی تھیں کے پاس بطورامانت رہے۔

آرمینیہ اورآذربائیجان کی جنگ میں شامی اورعراقی فوجیوں میں قرآن کے چندحروف میں اختلاف رونما ہوا۔یہ کوئی ماہرین قُرّاء صحابہؓ نہ تھے تاہم حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

جو وہاں موجود تھے اندیشہ محسوس کیا اور سیدنا عثمانؓ جو اسوقت خلیفہ تھے انکو اس سے آگاہ کیا اور ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ سے وہ صحیفے حضرت سیدنا عثمانؓ نے منگوا کر ایک جلد میں جمع کرنے کی ڈیوٹی پر زید بن ثابتؓ کو چند قریشی صحابہ کی جماعت کے ساتھ مقرر فرمایا موسیٰ جار اللہؒ فرماتے ہیں کہ ایک جلد میں بہت سے نسخے قرآن کو عام کرنے کیلئے اور مستقبل میں دشمنان اسلام کی سازشوں سے مسلمانوں کو بچانے کی غرض سے تیار کیے گئے ورنہ قرآن کے مختلف لغات اور حروف صحابہ کرامؓ میں متعارف ہو چکے تھے اور ان میں کبھی کسی حرف کے بارے میں اختلاف نہیں ہوا۔ جو جو حروف نبی علیہ السلام سے ثابت تھے صحابہ کرامؓ آزادی سے ان میں تلاوت فرماتے نمازوں میں پڑھتے کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ کہ تم اسطرح کیوں پڑھتے ہو، میں تو دوسری طرح پڑھتا ہوں۔ زید بن ثابت انصاری کے ساتھ قریش کی جماعت میں عبداللہ بن عباسؓ اُبی بن کعبؓ عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ (صحیح بخاری)

شعر۳۴: ﴿عَلٰی لِسانِ قُرَیْشٍ فَاکْتُبُوهُ کَما

﴿ عَلَی الرَّسُول بِهِ اِنْزَالُهُ انْتَشَرَا﴾

عَلٰی لِسَانِ قُرَیشٍ ای علٰی لغَةِ قریش کما نزل علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بلغة قریش .اِنْتَشَرَا اَیِ اشْتَهَرَا۔

ترجمہ:۔ عثمانؓ نے کاتبین سے فرمایا اس قرآن کو قریش کے لغت کے موافق لکھو۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی میں نازل ہونا مشہور ہوا ہے۔

توضیح:۔ یعنی اگر کسی لفظ کی کتابت میں اختلاف ہو تو اسے لغت قریش کے موافق لکھیں چنانچہ التَّـابُوتُ کی تاء میں اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا لمبی تاء سے لکھیں کہ قریش کے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

لغت میں یہ دراز تاہی سے ہے۔

شعر۳۵:۔﴿ فَجَرَّدُوهُ كما يَهْوٰى كِتَابَتَهُ ﴾

﴿ مَا فِيهِ شَكْلٌ وَلَا نَقْطٌ فَيَحْتَجِرَا﴾

ترجمہ:۔پس انہوں نے اس قرآن کو حرکات و نقطوں سے خالی رکھا جسطرح وہ عثمان اسکی کتابت کی خواہش رکھتے تھے۔نہ اس میں حرکت تھی نہ نقطہ کہ قراءت کے اختلاف کو روک دیں۔

فَيَحْتَجِرَا اى فَلَمْ يَمْتَنِع اخْتِلَافُ الْإعْرَابِ وَلَم يَمْتَنِع اخْتِلَافُ النقط كَاخْتِلَافِ الْبَا وَالتَّا نحو تَبْلُوْا وتَتلُوْا۔

توضیح:۔حرکات و نقطے نہ لگانے کے باوجود وہ قرآن کو صحیح پڑھ سکتے تھے حضرت قتادہ تابعیؒ فرماتے ہیں صحابہؓ نقطے بھی لگاتے تھے اور قرنِ اول میں قرآن کو نقطے اور اعراب سے اسی لئے خالی رکھا تا کہ تمام قراآت کے نکل آنے کی گنجائش ہو۔جیسے يُقْبَلُ تُقْبَلُ قَدْرُهُ قَدَرُهُ وغیرہ۔

سوال:۔صدیق اکبرؓ اور عثمانؓ کے جمع کرائے ہوئے قرآن یکساں تھے یا ان میں فرق تھا؟

جواب:۔اس میں تین قول ہیں (۱) یکساں تھے صرف تعداد بڑھانے کیلئے حضرت عثمانؓ نے لکھوائے،

(۲) جمع اول میں آیتیں اور سورتیں مرتب نہیں تھیں۔دوسری بار ترتیب سے لکھی گئیں۔

(۳) پہلے میں ساتوں حروف تھے اور سورتیں مرتب نہیں تھیں اسلئے دوسری بار صرف ایک ہی حرف رکھا گیا۔اور اس وقت جتنی بھی قراآت امت کے پاس ہیں جو دس متواتر و صحیح اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

چار شاذ ہیں اس قول پر وہ سب ایک ہی حرف میں سے ہیں۔

شعر ۳۶:۔﴿وَسَارَ فِي نُسَخٍ مِنْهَا مَعَ الْمَدَنِيِّ

كُوفٍ وَشَامٍ وَبَصْرٍ تَمْلَأُ الْبَصَرَا﴾

ترجمہ:۔وہ مصحف صدیقی دور کا بہت سے نسخوں میں ہو کر عثمانؓ کے حکم سے اسلامی شہروں کو روانہ ہو گیا ان میں مدنی سمیت شامی کوفی اور بصری مصحف تھے جو نظر کو رونق سے بھر دیتے تھے یعنی کل پانچ مصحف تیار کیے گئے تھے۔ایک حضرت عثمانؓ نے اپنے لئے رکھا اور دوسرا مدینہ والوں اور تیسرا شام والوں اور چوتھا کوفہ والوں اور پانچواں بصرہ والوں کیلئے بھیجا۔سَار۔کی ضمیر مصحف کو راجع ہے۔ای سار المصحف الّذِی جمع اولًا۔

شعر ۳۷:۔﴿وَقِيلَ مَكَّةَ وَالْبَحْرَيْنِ مَعْ يَمَنٍ

ضَاعَتْ بِهَا نُسَخٌ فِي نَشْرِهَا قُطُرَا﴾

ترجمہ:۔اور بعض کے قول پر کہ یمن سمیت مکہ اور بحرین جو ہیں ان میں بھی تین نسخے اپنے مشہور ہونے سمیت پھیل گئے تھے حالانکہ وہ خوشبو میں عود کی مانند تھے۔

یعنی ایک ایک مصحف ان تین شہروں میں بھی بھیجا گیا جو کل آٹھ ہوئے ایک قول پر چھ اور ایک پر آٹھ اور متفق علیہ پانچ مصحف ہیں۔یمن و بحرین والے مصاحف سے ائمہ کرام نے رسم بیان نہیں کی البتہ مکی مصحف سے دوسرے پانچ کی طرح ائمہ نے رسم بیان کی ہے۔

ضَاعَتْ اَیْ فَاحَتْ فِي هٰذِهِ الْبُلْدَانِ الْمَصَاحِفُ۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

سیدنا امام مالکؒ کا رسم کے بارے میں فرمان

شعر۳۸:۔﴿وَقَالَ مَالِکٌ الْقُرانُ یُکْتَبُ بِالْ﴾

﴿کِتَابِ الْاَوَّلِ لا مُسْتَحْدِثًا سُطِرَا﴾

ترجمہ:۔اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ قرآن پہلی ہی کتابت کے موافق لکھا جائے یعنی صدیقی وعثمانی دور کی کتابت کیطرح اورنئی ظاہر ہونے والی کتابت کے موافق نہ لکھا جائے جس پروہ اس زمانہ میں لکھا گیا ہے۔

توضیح:۔محققین کے قول پر قرآن کی رسم توقیفی ہے جس میں رائے کو دخل نہیں۔اگرچہ احتمالی ہو جو شمول قراآت کیلئے ہے یا اصطلاحی اسکے خلاف لکھنا جائز نہیں یہی امام مالک کا قول ہے البتہ چھوٹے بچوں کیلئے آسانی کی غرض سے تختیوں اور سیپاروں میں جدید کتابت اور تلفظ کے مطابق لکھنے کی اجازت ہے۔موسیٰ جاراللہ فرماتے ہیں کہ احتمالی جو شمول قراآت کیلئے ہے جیسے مٰلِک فاتحہ لِلْکُتُبِ انبیاء وغیرہ الف کے حذف سے تاکہ مَلِک کی اور لِلْکِتٰبِ کی قراءت کو شامل ہوجائے اور اسکی طرف اشارہ ہوجائے اس طرح کے الفاظ کی رسم کی پیروی تو واجب ہے۔البتہ رسم اصطلاحی جس کی علمی وجہ ہم پر ظاہر نہ ہوتی ہو جیسے سَمٰوٰتِ کو سَمَاوَاتِ الفوں سے لکھ دینا تلفظ کے مطابق میری رائے یہ ہے کہ اس میں صحابہ کی رسم کی پیروی واجب نہیں۔واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

شعر۳۹:﴿وَقَالَ مُصْحَفُ عُثْمانِ تَغَیَّبَ لَمْ﴾

﴿نَجِدْ لَهُ بَیْنَ أَشْیَاخِ الهُدٰی خَبَرًا﴾

ترجمہ:۔اور امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ مصحف عثمان غائب ہوگیا ہے۔ہم مشائخ ھدایت میں اسکی کوئی اطلاع نہیں پاتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح:۔ یہ مصحف سیدنا عثمانؓ کی تلاوت کے لئے خاص تھا جو آٹھواں مصحف ہے شہادت کے وقت اس پر خون کے نشان لگے تھے یہ مصحف مدنی کے علاوہ ہے اسکی زیارت علامہ جزریؒ نے کی۔ ناظمؒ مدنی مصحف کا نام بھی لیتے ہیں اور اسکے ساتھ امام کا بھی۔ موسیٰ جاراللہ ''امـــام''، مدنی مصحف ہی کو فرماتے ہیں۔ اور مصحف عثمان جو حضرت سیدنا عثمانؓ کی تلاوت کیلئے خاص تھا وہ ہے۔

شعر۴۰:۔ ﴿ أَبُو عُبَيْدٍ أُولُوا بَعضِ الخَزَائِنِ لِيْ ﴾

﴿ اِسْتَخْرَجُوهُ فَاَبْصَرْتُ الدِّمَا اَثَرَا ﴾

ترجمہ:۔ ابوعبید قاسم بن سلام نے فرمایا کہ بعض کتب خانہ والوں نے اس مصحف عثمان کو میری زیارت کیلئے نکالا تو میں نے اس میں خون کا اثر دیکھا۔

توضیح:۔ یعنی ایک کتب خانہ میں وہ قرآن مجید مجھے مل گیا تو اس میں بعض جگہوں میں حضرت عثمانؓ کے خون کے نشانات تھے جو شہادت کے وقت اسپر لگے تھے سورہ نجم میں زیادہ تھا۔

شعر۴۱:۔ ﴿ وَرَدَّهٗ وَلَدُ النَّحَّاسِ مُعْتَمِدًا ﴾

﴿ مَا قَبْلَهٗ وَأَبَاهُ مُنْصِفٌ نَظَــرَا ﴾

ترجمہ:۔ نحاس کے بیٹے ابوجعفر نے ابوعبید کے قول کا رد کیا ہے حالانکہ وہ امام مالکؒ کے قول پر جو پہلے مذکور ہے اعتماد کرنے والے ہیں جبکہ منصف النظر عالم نے ابوجعفر کے رد کا انکار کیا ہے مندرجہ ذیل دلیل کے ذریعہ۔

شعر۴۲:۔ ﴿ اِذْ لَمْ يَقُلْ مَالِكٌ لَاحَتْ مَهَالِكُهٗ ﴾

﴿ مَا لَا يَفُوتُ فَيُرْجٰى طَالَ اَوْ قَصُرَا ﴾

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ اسلئے کہ امام مالکؒ نے یہ نہیں فرمایا کہ مصحف عثمان کے ھلاک ہونے کے اسباب واضح ہوئے ہیں جو چیز ضائع اور فوت نہ ہو تو اسکے ملنے کی امید جاتی ہے جلدی یا دیر سے۔

توضیح:۔ ابو جعفر احمد بن محمد النحاس النحوی مصری متوفی ۳۳۸ھ نیل میں کسی نے گرا دیے تھے پھر نہیں ملے (اسھل الموارد)

شعر ۴۳:۔ ﴿وَبَیْنَ نَافِعِهِمْ فِی رَسْمِهِمْ وَاَبِی﴾

﴿عُبَیْدِ نِ الْخُلْفُ فِی بَعْضِ الَّذِی اَثَرَا﴾

ترجمہ:۔ ان اہل رسم میں نافعؒ کے اور ابو عبیدؒ کے درمیان ان کی رسم کی بعض جگہوں میں خلاف بھی ہے جسے انہوں نے نقل کیا ہے۔

شعر ۴۴: ﴿وَلَا تَعَارُضَ مَعْ حُسْنِ الظُّنُونِ فَطِبْ﴾

﴿صَدْرًا رَحِیبًا بِمَا عَنْ کُلِّهِمْ صَدَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور عمدہ گمان کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں پس تو کشادہ سینہ کے اعتبار سے اس رسم پر خوش ہو جا جو ان ائمہ میں سے ہر ایک سے ظاہر ہوئی ہے۔

توضیح:۔ امام نافعؒ مدنی قراء سبعہ میں اول امام ہیں ۱۶۹ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے ہیں جنت البقیع میں امام مالکؒ اور ابو جعفر مدنیؒ کے ساتھ دروازہ کے سامنے مدفون ہیں ساتھ ہی سادات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقبرہ ہے آپ نے مصحف مدنی کی رسم بیان کی ہے جبکہ امام ابو عبید قاسم بن سلام متبحر عالم ہیں قراءت میں انہوں نے سب سے پہلے کتاب لکھی تھی۔

اور غریب احادیث کی تفسیر کی تمام علوم میں فائق تھے ۲۲۲ھ میں وفات پائی آپ مصحف سیدنا عثمانؓ سے رسم کو بیان کرتے ہیں رضی اللہ عنہم وارضاہ۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ان ائمہ کرام نے سب مصاحف سے رسم نہیں بیان کی کسی نے ایک سے اور کسی نے دوسرے سے اور بعض جگہوں میں متفق بھی ہوجاتے ہیں یاد رہے ناظمؒ کی اصطلاح یہ ہے کہ جہاں رسم کی نسبت نافعؒ یا ابوعبیدؒ یا نصیرؒ کی طرف کرتے ہیں وہاں اسی امام سے روایت آئی ہے دوسرا امام خاموش ہے اور جہاں مصحف کی طرف نسبت ہو وہاں دوسرے مصاحف میں اسکے خلاف دوسری طرح ہے۔

(نوٹ) ان دو شعروں میں ناظمؒ فرماتے ہیں کہ بعض جگہوں میں ان کی بیان کردہ رسم میں اختلاف بھی ہے لیکن بدگمانی سے بچنا چاہئے اس میں کوئی تعارض نہیں۔ کہیں تو شمول قراآت کی وجہ سے اور کہیں اختصار کیوجہ اور بعض جگہوں میں دیگر اسباب کیوجہ سے کاتبین نے اسے اختیار کیا ہے۔ لہٰذا ان ائمہ اہل رسم کے بارے میں حُسن ظن رکھنا چاہیے۔

شعر۴۵:۔﴿وَهَاكَ نَظْمَ الَّذِیْ فِیْ مُقْنِعٍ عَنْ اَبِیْ

عَمْرٍو وَفِیْهِ زِیَادَاتٌ فَطِبْ عُمُرَا﴾

ترجمہ:۔اور تو اس مضمون کی نظم لے لے جو ابوعمرو دانیؒ کی مُقنع میں ہے اور اس میں کچھ زائد مسائل بھی ہیں۔ تو عمر کے اعتبار سے خوش ہوجا۔

توضیح:۔علامہ ابوعمرو سعید الدانیؒ جو علامہ شاطبیؒ کے بالواسطہ استاد ہیں ان کی کتاب مُقْنِعٌ جو رسم میں ہے ناظمؒ نے اسی کو اس قصیدہ میں جمع کیا ہے جس طرح تیسیر کو شاطبیہ میں نظم کیا ہے نیز اس قصیدہ میں کچھ زیادات بھی ہیں جو مقنع میں نہیں نیز مقنع میں مسائل پھیلے ہوئے ہیں اس میں ان کو خوبی کے ساتھ مرتب کر دیا ہے جس سے یاد اور سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اِلٰى سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

سورۃ بقرۃ تا شروع اعراف

شعر۴۶:۔﴿ بِالصَّادِ كُلُّ صِرَاطٍ وَّالصِّرَاطِ وَقُلْ ﴾

﴿بِالْحَذْفِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مُقْتَصِرَا﴾

ترجمہ:۔صراط۔اورالصراط کے تمام الفاظ صاد سے لکھے جاتے ہیں۔اور تو کہدے کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ الف کے حذف سے ہے حالانکہ یہ اسی جگہ کو تاہ وختم ہونے والا ہے۔

توضیح:۔صِرَاط۔ اَلْ کے ساتھ الصِّرَاط ہو یا اَلْ کے بغیر صِرَاط ہو پورے قرآن میں صاد سے لکھا گیا ہے چونکہ اسکی اصل سین سے سرطؔ ہے اور قُنْبل اور رُوَیس سین سے ہی پڑھتے ہیں نیز امام حمزہ اشمام بالحرف کر کے زا میں صاد کو شامل کر کے پُر پڑھتے تھے۔ اس لئے اس کی رسم بیان کردی کہ صاد ہی سے لکھا جاتا ہے جو شمول قراآت کیلئے ہے مٰلِكِ میں نیز میم کے بعد الف بھی نہیں لکھا جاتا جو شمول قراآت کیلئے ہے۔ مُقْتَصِرَا میں ناظمؒ نے اشارہ فرمایا ہے کہ یہ الف کا حذف صرف اسی جگہ فاتحہ میں ہے باقی جگہوں میں نہیں۔البتہ مُقنع میں مٰلِكَ الْمُلْكِ آل عمران میں بھی الف کا حذف بیان ہوا ہے ناظم کا اسے بیان نہ کرنا یا سہواً ہے یا اسلئے کہ متفق علیہ نہیں ہے مگر اس میں حذف اختصار کی بنا پر ہے۔

(نوٹ)فَاعِلٌ کے وزن والا کلمہ اگر عَلَم ہو جیسے صٰلِح تو اس میں قاعدہ کلیہ کے طور پر ہر جگہ الف محذوف ہوگا اور اگر علم نہ ہو تو فاتحہ میں اور آل عمران میں اور دیگر خاص مقام میں جو حذف ہے ان میں بعض کو اصول میں اور بعض کو فُرش میں بیان کیا جائے گا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البقرہ

شعر ۴۷:۔ ﴿وَاحْذِفْهُمَا بَعْدُ فِي ادّٰرَأْتُمْ وَمَسَا
كِيْنَ هُنَا وَمَعًا يُخٰدِعُوْنَ جَرٰى﴾

ترجمہ:۔ اور تو ان دونوں الفوں کو حذف کردے جو فَادّٰرَءْ تُمْ البقرہ ۹ میں پہلے الف ہمزہ وصل کے بعد ہیں یعنی دال کے بعد اور را کے بعد والے محذوف فی الرسم ہیں (فَادّٰرَءْ تُمْ) اور مَسٰكِيْنَ یہاں بقرہ ع ۲۳ اور دونوں يُخٰدِعُوْنَ بقرہ ع ۲ میں الف کا حذف جاری ہوا ہے یعنی سین کے بعد اور خا کے بعد الف نہیں لکھا ہوا۔ مَسٰكِيْنَ اور دوسرے يُخٰدِعُوْنَ میں حذف شمول قراآت کیلئے ہے کہ مدنیان وشامی کی قراءت مَسٰكِيْنَ جمع سے ہے۔ نافع مکی بصری کی يُخٰدِعُوْنَ ہے البتہ فَادّٰرَءْ تُمْ اور اول يُخٰدِعُوْنَ میں اختصار کیلئے حذف ہے۔

(نوٹ) يُخٰدِعُوْنَ نساء ع ۲۱ والا بھی الف کے بغیر اختصار ہے جو سہواً ناظمؒ نے بیان نہیں کیا۔ ان دونوں میں سب نے يُخٰدِعُوْنَ پڑھا ہے بَعْدُ اى هَمْزِ الْوَصْلِ هو قبل دالِ فَادّٰرَءْ تُمْ (افضل الدرر)۔

شعر ۴۸:۔ ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ وَاَفْعَالُ الْقِتَالِ بِهَا
ثَلَاثَةٌ قَبْلَهٗ تَبْدُوْ لِمَنْ نَظَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور قٰتِلُوْهُمْ بقرہ ع ۲۴ اور اسی میں قتال کے مصدر کے تین ہیں۔ جو اس قٰتِلُوْهُمْ سے پہلے اس شخص کے لئے ظاہر و واضح ہیں جو دیکھے اور نظر کرے یعنی وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ، حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ، فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ ان چاروں میں قاف کے بعد الف محذوف ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

وَقِـتْـلُـوْهُمْ میں تو اختصار اور باقی تین میں شمول قراآت کے لئے ۔شفا کی قراءت الف کے حذف سے ہے سماشامی عاصم کی الف کے اثبات سے۔

شعر۴۹:۔﴿هُنَا وَيَبْصُطُ مَعْ مُصَيْطِرٍ وَّ كَذَا الْ ﴾

﴿ مُصَيْطِرُوْنَ بِصَادٍ مُبْدَلٍ سُطِرَا﴾

ترجمہ:۔یہاں بقرہ ع ۳۲ وَيَبْصُـطُ ، بِـمُـصَيْطِر غاشیہ سمیت اور یوں ہی سورۃ طور کے مُصَيْطِرُوْنَ بدلے ہوئے صاد سے مرسوم ہیں۔صاد والی قراءۃ رسم سے اور سین والی اصل سے ثابت ہوتی ہے۔اور آخری دو میں اشمام میں دونوں کی رعایت ہے۔

(نوٹ) هُـنَـا کی قید سے يَبْسُـطُ الـرِّزْقَ نکل گیا جو اجماعاً سین سے مرسوم ہے۔اور اعراف کے بَصْـطَةً کو آگے بیان کرینگے یہ بھی صاد سے ہے۔نیز اس میں اور يَبْصُـطُ میں قراء عشرہ کی پانچ قراءتیں ہیں۔میری کتاب شرح قراآت عشرہ میں دیکھ لیں۔

شعر۵۰:﴿وَفِي الْإِمَامِ اهْبِطُوْا مِصْرًا بِهِ اَلِفٌ ﴾

﴿وَقُلْ وَمِيْكَالَ فِيْهِ حَذْفُهَا ظَهَرَا﴾

ترجمہ:۔اور اِهْبِـطُـوْا مِصْرًا بقرہ ع ۷ جو ہے اس میں مصحف امام میں را کے بعد الف ہے اور تو کہدے کہ وَمِيْكَالَ بقرہ ۱۲اس مصحف امام میں الف کا حذف واضح ہوا ہے۔

توضیح:۔ابوعبید کی روایت میں مصحف عثمانؓ میں مِـصْـرًا بقرہ ۷ میں الف ثابت ہے اور باقی مصاحف میں بھی ایسا ہی ہے۔متواتر قراءت میں اس سے عام شہر مراد ہے جو منصرف ہے البتہ حسن اور اعمش اور ابان بن تغلب کی شاذ قراءت میں یہ غیر منصرف ہے اور اس سے بھی فرعون کا مصر مراد ہے۔باقی چار کلمات مِصْرَ الف کے بغیر ہیں اور غیر منصرف ہیں اور مِيْـكَـالَ میں بھی مصحف امام اور دیگر قرآنوں میں کاف کے بعد الف نہیں بلکہ یا

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

لکھی ہے یعنی مِیکٰیلَ ہے۔اور یہ رسم شمول قراآت کیلئے ہے۔
بصریان وحفصؒ کی قراءت الف سے ہے جو یا کی صورت ہے۔مدنیان کی مِیکٰـئِل۔ کاف کے بعد الف اختصار أحذف اور یا ہمزہ مکسورہ کی شکل ہے۔مکی شامی صحبہ کی مِیکٰئِیل۔کاف کے بعد الف اختصار کی بناپر محذوف اسکے بعد ہمزہ تماثل کی وجہ سے بے صوت اور یا اپنی شکل میں قنبلؒ کی دوسری وجہ مدنیان کی طرح ہے۔

شعر ۱۵:۔﴿وَنَافِعٌ حَيْثُ وٰعَدْنَا خَطِيّٰتُهُ﴾

﴿وَالصّٰعِقَةُ الرِّيحِ تَفْدُوهُمْ هُنَا اعْتَبَرَا﴾

ترجمہ:۔اور امام نافع ؒ نے بھی ان پانچوں کلمات میں الف کا حذف اعتبار کیا ہے
(۱) وٰعَـدْنَا جہاں بھی آئے۔(۲) خَـطِـيّٰـتُهُ بقرہ۹ (۳) الـصّٰعِقَةُ (۴) وتَصْرِيْفِ الرِّيْحِ۔یہاں بقرہ ع۲۰ دونوں (۵) تُفْدُوْهُمْ بقرہ۱۰۔
توضیح:۔نافعؒ کی روایت سے جن سورتوں میں حذف بیان کیا گیا ہے اسکا مقصد یہ نہیں کہ دوسرے ائمہ نے انکے خلاف بیان کیا ہے بلکہ ان موقعوں میں نافعؒ کی روایت سے بھی مزید تائید ہوتی ہے۔ان پانچ کلمات میں سے (۱) وٰعَدْنَا جو بقرہ۶ اعراف۷ اطٰہٰ۴ میں ہے حذف الف شمول کیلئے ہے۔اثبات الف کی قراءت ابوجعفر وبصریان کے سوا کیلئے ہے۔
(۲) خَـطِـيّٰـتُهُ میں طا اور ھا کے درمیان دوشوشہ ہیں ایک یا کا دوسرا تاء کا ہمزہ ساکن کے بعد محذوف الصورت ہوتا ہے اور جمع کی قراءت پر الف شمول کی وجہ سے حذف ہے جمع کی قراءت مدنیان کی ہے اور حق وکنز کی توحید سے اور خَـطٰـيٰـنَا خَطٰيٰكُمْ خَطٰيٰهُمْ بھی اسی طرح سے۔(۳) الـصّٰعِقَةُ (۴) الـرِّيْح قاعدہ کلیہ کے طور پر ہر جگہ حذف ہے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

جبکہ نافعؒ کی صریح روایت سے بھی حذف بیان کیا گیا ہے۔ نیز الصّٰعِقَةُ میں بقرہ نساء ذاریات فصلت چاروں جگہ حذف ہے ۔ جو اختصارًا ابن مُحَیْصِن کی شاذ قراءت کیلئے ہے اور الرِّیَاح میں حجر ۲ کہف ۶ فرقان ۵ میں اثبات وحذف دونوں اور باقی آٹھ جگہوں میں صرف حذف ہے۔ ھُنَا کی قید احترازی نہیں۔ اس میں بھی شمول قراآت ہے (۵) تُفٰدُوْھُمْ میں بھی شمول کیلئے ہے الرّیح میں سولہ جگہ جمع وتوحید کا قراء عشرہ کا اختلاف ہے جبکہ تَفْدُوْھُمْ نفروفتی پڑھتے ہیں۔ اور مدنیان عاصمؒ کسائیؒ یعقوبؒ تُفٰدُوْھُمْ پڑھتے ہیں۔

شعر ۵۲:۔ ﴿ مَعًا دِفٰعُ رِھٰنٌ مَّعُ مُضٰعفَةٍ

﴿وَعٰھَدُوْا وَ ھُنَا تَشٰبَهَ اخْتُصِرَا﴾

ترجمہ:۔ دونوں دِفٰعُ اللّٰہ بقرہ ۳۳ حج ۶ اور فَرِھٰنٌ بقرہ ۳۹ مُضٰعَفَةً آل عمران ۱۴ سمیت اور عٰھَدُوْا بقرہ ۱۲۔۲۲ اور تَشٰبَهَ یہاں بقرہ ۸ میں نافعؒ کی روایت سے اختصار واقع کیا گیا ہے ۔ ھُنَا کی قید سے آل عمران والا نکل گیا کہ وہ اجماعًا اثبات الف سے ہے پہلے تین میں شمول قراآت اور باقی میں اختصارًا حذف ہے۔ نفر کفی دَفْعُ اور مدنیان یعقوب دِفٰعُ پڑھتے ہیں اور مکی بصری رُھُنٌ باقی رِھٰنٌ پڑھتے ہیں۔ مُضَعَّفَةً ابنان ثوی کی قراءت، باقین کی مُضٰعَفَةً ہے۔

شعر ۵۳:۔ ﴿یُضٰعِفُ الْخُلْفُ فِیْهِ کَیْفَ جَا وَ کِتٰا

﴿ بِهٖ وَنَافِعٌ فِی التَّحْرِیْمِ ذَاکَ اَرٰی﴾

ترجمہ:۔ یُضٰعِفُ جس طرح بھی آئے اس میں اور وَ کِتٰبِهٖ بقرہ ۴۰ دونوں میں خلف ہے بعض مصاحف میں الف ہے اور بعض میں نہیں اور نافع نے تحریم ۲ میں بھی یہی الف کا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

حذف دکھایا ہے جو اجماعاً ہے۔ حذف شمول کیلئے ہے۔

توضیح:۔ کِتَـابِ رعد۶ کا اول حجر۴ کہف۴ کا دوسرا اور نمل ع۱ ان چار میں اثبات الف ہے اور باقی میں حذف ہے اور بقرہ ۴۰ میں اثبات وحذف دونوں ہیں یُضٰعِفُ بقرہ ۳۲ اور حدید۲ کے پہلے ان میں دونوں وجوہ اور باقی میں صرف حذف ہے (مقنع ووسیلہ) ناظم کا ہر جگہ خلف بیان کرنا سہو ہے (افضل الدرر، اسہل الموارد)۔

فَیُضَـعِـفَـهُ یضعّفُ مُضَعَّفَةً کل دس جگہ الف کا حذف عین کی تشدید مکیؒ شامیؒ ابو جعفرؒ یعقوب کی قرات ہے وَكِتَـابِـهٖ حمزہ کسائی امام خلف واحد سے الف کے اثبات سے باقی جمع وكُتُبِـهٖ حذف الف سے پڑھتے ہیں اور تحریم میں بصریانؒ وحفصؒ جمع سے پڑھتے ہیں باقین اثبات الف وتوحید سے۔

شعر۵۴:۔ ﴿وَالْحَذْفُ فِي يَاءِ اِبْرَاهِيمَ قِيلَ هُنَا﴾

﴿شَامٍ عِرَاقٍ وَنِعْمَ الْعِرْقُ مَا انْتَشَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور یہاں بقرہ ۱۵۔۱۴۔۳۵۔ میں ابراھیم کی یا کا حذف شامی عراقی (کوفی وبصری) مصاحف کی رسم کہا گیا ہے۔ اور گھانس کی بیل خوبصورت ہے جب وہ پھیل جائے یعنی عمدہ ہے جو شمول قراءت کیلئے ہے۔ الف کے حذف سے ہشام ابراھٰم پڑھتے ہیں مکی ومدنی مصاحف میں ہر جگہ یا مرسوم ہے۔

شعر۵۵:۔ ﴿اَوْصَى الْاِمَامُ مَعَ الشَّامِيِّ وَالْمَدَنِيُّ﴾

﴿شَامٍ وَّقَالُوا بِحَذْفِ الْوَاوِ قَبْلُ يُرٰى﴾

ترجمہ:۔ اَوْصٰـــی بقرہ۱۴ کے واؤ سے پہلے شامی اور مدنی مصاحف سمیت امام کی رسم اثبات الف ہے یعنی واوین کے درمیان الف ہے باقی مصاحف میں وَوَصّٰی ہے الف کے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر اور شامی مصحف میں وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ بقرہ۴اقَالُوْا سے پہلے واو کے بغیر دیکھا گیا ہے ابن عامر شامی کی قراءت واو کے بغیر ہے شمول واضح ہے۔

﴿سورہ آل عمران نساء۔ مائدہ﴾

شعر۵۶:۔﴿يُقَتِلُوْنَ الَّذِيْنَ الْحَذْفُ مُخْتَلَفٌ﴾

﴿فِيْهِ مَعًا طَائِرًا عَنْ نَّافِعٍ وَّقَرَا﴾

ترجمہ:۔وَيُـقَـتِـلُـوْنَ الَّـذِيْـنَ آل عمران۳ کے الف کے حذف میں اختلاف کیا گیا ہے (نصیرؒ کی روایت میں حذف واثبات دونوں ہیں اور) دونوں طَـيْـرًا آل عمران۵ و مائدہ ۱۵ میں نافعؒ سے حذف الف وقار والا ہو گیا ہے۔

شعر۵۷:۔﴿وَقَاتَلُوْا وَثُـلَاثَ مَعْ رُبَعَ كِتَا﴾

﴿بَ اللّٰهِ مَعْهُ ضِعَافًا عَاقَدَتْ حَصَرَا﴾

ترجمہ:۔اور وَقَـتَلُوْا آل عمران۲۰ اور ثُلٰثَ جو رُبٰعَ سمیت ہے كِتٰبَ اللّٰهِ۴ اور اس کے ساتھ ضِعٰفًا اور عَـقَـدَتْ ان پانچ میں بھی نافعؒ ہی نے حذف الف گھیر لیا ہے۔

شعر۵۸:۔﴿مُرٰغَمًا قَاتَلُوْا لَامَسْتُمْ بِهِمَا﴾

﴿حَرْفَا السَّلَامِ رِسَالَتِهٖ مَعًا اَثَرَا﴾

ترجمہ:۔اور مُـرٰغَمًا نساء۱۴ فَـلَـقٰـتَلُوْكُمْ نساء۱۲ اور لٰـمَسْتُمُ النِّسَآءَ دونوں نساء۷ مائدہ۲ میں اور السَّـلٰمِ دونوں لفظ سُبُلَ السَّـلٰمِ مائدہ۳ اور دَارِ السَّـلٰمِ انعام۱۵ رِسٰلَتِهٖ دونوں مائدہ۱۰ انعام۱۵ ان پانچوں کو نافعؒ نے الف کے حذف سے نقل کیا ہے۔

شعر۵۹:۔﴿ وَبَالِغَ الْكَعْبَةِ احْفَظْهُ وَقُلْ قِيَمًا ﴾

﴿وَالْاَوْلَيْنِ وَاَكْلُوْنَ قَدْ ذَكَرَا﴾

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔اور وَبٰلِغَ الْكَعْبَةِ مائدہ ۱۳اسکا حذف الف محفوظ کرلے اور کہہ دے کہ قِيَمًا دونوں نساء ۱۳ا مائدہ ۱۳ا اور اَلْاَوْلَيٰنِ مائدہ ۱۴ا اور اَكّٰلُوْنَ مائدہ ۶ کو بھی نافعؒ ہی نے حذف الف سے بیان کیا ہے۔

توضیح:۔ان چار اشعار میں کل بائیس کلمات میں الف کا حذف اجماعی ہے يُقَتِلُوْنَ نصیرؒ کی روایت سے اور باقی نافعؒ کی روایت سے۔وَيُقٰتِلُوْنَ کے ساتھ الَّذِيْنَ کی قید احترازی ہے وَيُقَتِلُوْنَ النَّبِيّٖنَ نکالنا مقصود ہے جسکا حذف اجماعاً ہے۔ان میں سے دس کلمات میں حذف اختصار کے طور پر ہے جبکہ مندرجہ ذیل بارہ کلمات میں شمول قراآت ہے:

۱۔وَيُقٰتِلُوْنَ الَّذِيْنَ حمزہؒ کی قراءت اسی طرح قتال سے ہے جبکہ باقین کی يَقْتُلُوْنَ قتل سے ۲،۳۔طَيْرًا ابوجعفرؒ دونوں کے چاروں کلمات کو باالالف اور نافعؒ اور یعقوب صرف دونوں کے دو کو طٰٓئِرًا پڑھتے ہیں باقی ساتوں قراء دونوں کے چاروں کلمات کو الطَّيْرُ اور طَيْرًا ''یا'' سے پڑھتے ہیں۔۴۔وَقٰتَلُوْا آل عمران ۲۰ حمزہؒ کسائیؒ خلفؒ وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اول کو مجہول ثانی کو معروف پڑھتے ہیں جبکہ باقی سات ساشامی عاصم اول کو معروف ثانی کو مجہول پڑھتے ہیں۔۵۔عٰقَدَتْ غیر کوفی الف کے اثبات سے اور کوفیین عَقَدَتْ حذف الف۔۶،۷۔لٰمَسْتُمُ شفا قصر سے لَمَسْتُمُ باقی باالالف پڑھتے ہیں ۸،۹۔رِسٰلتہ مائدہ ۱۰ انعام ۱۴ امیں عم حضرمیؒ شعبہؒ دونوں میں جمع سے،مکیؒ حفصؒ دونوں میں توحید اور مازنی شفا مائدہ میں توحید اور انعام میں جمع پڑھتے ہیں۔۱۰،۱۱۔قِيٰمًا۔نساء ۱ مائدہ ۱۳ا ابن عامرؒ دونوں الف کے بغیر قِيَمًا اور نافعؒ نساء میں الف کے بغیر اور مائدہ میں الف سے،

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

باقین دونوں میں قِیَامًا الف سے۔۱۲۔اَلْاَوْلَیٰنِ۔شعبہ فتی حضری اَوَّلِیْنَ جمع سے اور حرمیؒ مازنیؒ حفصؒ کسائیؒ شامیؒ اَوْلَیٰنِ تثنیہ پڑھتے ہیں۔

شعر۶۰:۔ ﴿وَقُلْ مَسَاكِيْنَ عَنْ خُلْفٍ وَهُوْدِ بِهَا﴾

﴿وَذِیْ وَيُوْنُسِ الْاُوْلٰى سَاحِرٌ خُبِرَا﴾

ترجمہ:۔اور کہہ دے طَعَامُ مَسٰكِيْنَ مائدہ۱۳ کے حذف الف میں نصیرؒ کی روایت سے خُلف ہے حذف واثبات دونوں ہیں اور نافعؒ سے صرف حذف ہے اور ھود ا۔مائدہ ۱۵ اِلَّا سِحْرٌ اور یونس کا اول لَسٰحِرٌ حذف الف سے معلوم کیا گیا ہے۔

توضیح:۔عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مائدہ۱۲ اجماعاً حذف ہے لَسٰحِرٌ تینوں میں نصیرؒ سے حذف واثبات دونوں ہیں۔مَسٰكِيْنَ میں حذف اختصار کی اور سِحْرٌ میں شمول کیوجہ سے ہے۔ حمزہ کسائی امام خلفؒ الف کے اثبات حا کے کسرہ سے اور باقی سِحْرٌ حذفِ الف حا کے سکون سے مکیؒ وعاصمؒ نے یونس میں سَاحِرٌ پڑھا ہے۔ قولهٗ وَذِیْ اِشَارَةٌ اِلَى الْمَائِدَةِ وَالْاُوْلٰى صِفَةُ يُوْنُسَ۔

شعر۶۱:۔﴿وَسَارِعُوا الْوَاوُ مَكِّيٌّ عِرَاقِيَّةٌ﴾

﴿وَبَا وَبِالزُّبُرِ الشَّامِیْ فَشَا خَبَرَا﴾

ترجمہ:۔اور سَارِعُوْا آل عمران ۵ جو ہے اس میں واو عاطفہ کا اثبات مکی اور کوفی اور بصری مصاحف کی رسم ہے اور بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ آل عمران ۱۹ میں با کا اثبات شامی کی رسم ہے یہ خبر کی اعتبار سے مشہور ہوگئی ہے۔فَشَا خبرا ای شاع ھٰذا الخبر. خبرًا فاعل سے تمیز ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر٦٢:۔﴿ وَبِالْكِتٰبِ وَقَدْ جَآءَ الْخِلَافُ بِهٖ ﴾

﴿ وَرَسْمُ شَامٍ قَلِيْلًا مِنْهُمْ كَثُرَا ﴾

ترجمہ:۔اور وَبِالْكِتٰبِ بھی شامی مصحف ہی کی رسم ہے اور اس میں خلاف آیا ہے اور شامی کا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ کو الف سے لکھنا غالب ہو گیا ہے قولہٗ كَثُرَا. اَیْ غَلَبَ هٰذَا الرَّسْمُ۔

توضیح: وَسَارِعُوْا واو کے بغیر نافعؒ ابن عامر شامیؒ کی قراءت ہے باقی واو سے پڑھتے ہیں اپنے قرآنوں کی رسم کے مطابق اور وَبِالزُّبُرِ با کے ساتھ شامی کی اور وَالزُّبُرِ باقین کی قراءت ہے اور وَبِالْكِتٰبِ کو صرف ہشام با سے پڑھتے ہیں اِلَّا قَلِيْلًا شامی قراءت ہے۔

شعر٦٣:۔﴿ وَرَسْمُ وَالْجَارِ ذَا الْقُرْبٰى بِطَائِفَةٍ ﴾

﴿ مِنَ الْعِرَاقِ عَنِ الْفُرَّاءِ قَدْ نَدَرَا ﴾

ترجمہ:۔اور وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى نساء۲ ذال کے بعد الف کی جو رسم عراقی مصاحف کی ایک

جماعت کی ہے جو فراء سے ہے نادر اور شاذ ہو گئی ہے یعنی ذَا الْقُرْبٰى کسی بھی صحیح اور شاذ قراءت میں نہیں الہدایہ قول شاذ ہے۔ لَمْ يَقْرَأْ بِالْاَلِفِ اَحَدٌ مِّنَ الْقُرَّاءِ۔

شعر٦٤:۔ ﴿ مَعَ الْاِمَامِ وَشَامٍ يَّرْتَدِدْ مَدَنِیْ ﴾

﴿ وَقَبْلَهٗ وَيَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ يُرٰى ﴾

ترجمہ:۔مَنْ يَّرْتَدِدْ مائدہ۸ دو دال سے مدنی شامی اور مصحف امام کی رسم ہے، اور اس سے قبل وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ مائدہ۸ میں واو کے اثبات سے ہے جو کوفی و بصری قرآن میں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

دیکھا گیا ہے۔

توضیح: مَن یَّرْتَدِدْ دو دالوں سے مدنیان وشامی کی قراءت ہے جبکہ باقین یَرْتَدَّ پڑھتے ہیں۔اور وَیَقُوْلُ کوفیین وبصری کی قراءت ہے ان کے مصاحف کی رسم کے مطابق باقین کی یَقُوْلُ ہے شمول واضح ہے۔

﴿سورہ انعام﴾

شعر ۶۵:۔﴿وَبِالْغَدٰوةِ مَعًا بِالْوَاوِ كُلُّهُمُ ﴾

﴿ وَقُلْ مَعًا فَرَقُوْا بِالْحَذْفِ قَدْ عُمِرَا﴾

ترجمہ:۔اور بِالْغَدٰوةِ دونوں انعام۶ کہف۴ سب مصاحف کی رسم واو سے ہے یعنی دال کے بعد واو ہے جو شمول کیلئے اور تو کہدے فَرَقُوْا دونوں انعام۲۰ روم۴ الف کے حذف سے عمر دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے قولهٗ قَدْ عُمرا ای اُثْبتَ۔

توضیح:۔بِالْغُدْوَةِ شامی کی قراءت ہے حذف الف سے غین کے ضمہ دال کے سکون سے باقی نو کی قراءت غین ودال کا فتحہ مع الف ہے۔

شعر ۶۶:۔ ﴿وَقُلْ وَ لَا طٰئِرٍ بِالْحَذْفِ نَافِعُهُمُ ﴾

﴿ وَمَعْ اَكٰبِرَ ذُرِّيّٰتِهِمْ نَشَرَا﴾

ترجمہ:۔اور کہدے کہ وَلَا طٰئِرٍ انعام۴ نافعؒ نے طاء کے بعد الف کا حذف روایت کیا ہے اور اَكٰبِرَ۱۵ سمیت وَذُرِّيّٰتِهِمْ۱۰ نافعؒ نے الف کے حذف کو عام کیا ہے باقی کی رسم بھی اسی طرح ہے۔وهٰذا الحذف لِلاختصار وَلَا مُخَالِفَ لَهٗ ۔نَشَرَا ای شَهَرَ۔(افضل الدرر)

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۶۷:۔ ﴿وَفٰلِقُ الْحَبِّ عَنْ خُلْفٍ وَّ جٰعِلُ وَالُ ﴾

﴿ كُوْفِيٌّ اَنْجَيْتَنَا فِيْ تَائِهِ اخْتَصَرَا﴾

ترجمہ:۔اور فٰلِقُ الْحَبِّ اور جٰعِلُ الَّيْلِ دونوں خُلف سے ہیں بروایت نصیرؒ۔اور لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا انعام۸ کوفی مصحف نے اس کی تا میں اختصار کیا ہے۔یعنی اَنْجٰـــــنَا جیم اور آخری الف کے درمیان دو شوشوں سے اور باقی مصاحف میں تین شوشے ہیں۔

توضیح:۔فٰلِقُ میں حذف الف غیر قیاسی اور اختصار کی بنا پر ہے یا حسن کی قراءۃ شاذہ فَلَقَ الْحَبَّ کے احتمال وشمول کیلئے ہے اَنْجٰـــنَا کوفیین کی قراءت ہے باقیکی اَنْجَيْتَنَا ہے۔

شعر۶۸:۔ ﴿لَلدَّارُ شَامٍ وَّقُلْ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَا ﴾

﴿ ئِهِمْ بِيَاءٍ بِهٖ مَرْسُوْمُهٗ نَصَرَا﴾

ترجمہ:۔وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةِ انعام(۴) ایک لام سے شامی کی رسم ہے یعنی دوسرا لام تعریف کا مرسوم نہیں۔اور تو کہہ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَآئِهِمْ انعام ۱۶ا شامی مصحف میں ھا سے قبل ہمزہ بشکل یا مرسوم ہے اس رسم نے شامی کی قراءت کی مدد و تائید کی ہے۔

توضیح:۔غیر شامی مصاحف کی رسم وَلَـــلدَّارُ لام ابتدائیہ کے بعد اَلْ تعریف کا لام ہے ہمزہ وصل محذوف فی الرسم ہے شامی کے سوا باقی نو ائمہ کی قراءت ہے شمول واضح ہے اور شُــرَكَآئِهِـمْ کا ہمزہ بشکل یا شامی کی قراءت جو ہمزہ کے کسرہ سے قَتْلُ اَوْلَادَهُـمْ شُــرَكَآئِهِمْ ۔ قَتْلُ مصدر کا مضاف الیہ ہونے کی بنا پر شامی رسم کے موافق ہے اور باقی مصاحف میں شُــرَكَآؤُهُمْ ہمزہ بشکل واو ہے باقین کی قراءت کے موافق جو زَيَّنَ کا فاعل ہے جو مرفوع ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ سَورة الْاَعْرَافِ اِلٰی سُوْرَۃِ مَرْیَمَ علیہا السلام

سورہ اعراف سے سورہ مریمؑ کے شروع تک اس میں بائیس اشعار ہیں۔

شعر۶۹:۔﴿ وَنَافِعٌ بٰطِلٌ مَّعًا وَّطٰئِرُھُمْ ﴾

﴿ بِالْحَذْفِ مَعْ کَلِمٰتِہٖ مَتٰی ظَھَرَا﴾

ترجمہ:۔اورنافعؒ نے وَبٰـطِلٌ مَّادونوں اعراف ۱۶ ہود ۲ اور طٰئِرُھُمْ اعراف ۱۶ کو کَلِمٰتِہٖ سمیت حالانکہ یہ جب بھی ظاہر ہوا الف کے حذف سے روایت کیا ہے۔

شعر۷۰:۔﴿مَعًا خَطِیْئٰتِ وَالْیَا ثَابِتٌ بِھِمَا﴾

﴿عَنْہُ الْخَبٰئِثَ حَرْفَاہُ وَلَا کَدَرَا﴾

ترجمہ:۔اور خَطِیْـٰٔتِ کو دونوں جگہ خَطِیْـٰٔتِکُمْ ۱ اعراف ۲۰ خَطِیْـٰٔتِھِمْ نوحؑ ۲ نافعؒ نے حذف الف سے روایت کیا ہے اور طاء کے بعد یا دونوں میں مرسوم ہے اور الْخَبٰئِث دونوں جگہ اعراف ۱۹ انبیاء ۵ نافع ؒ ہی سے حذف کے ساتھ ہیں اس میں کدورت وغبار نہیں۔

توضیح:۔ان دونوں اشعار کے آٹھ کلمات میں نافعؒ کی روایت سے حذف بیان کیا ہے جو اجماعی ہے اول کے تین میں حذف خلاف قیاس اختصاراً ہے طٰئِرُھُمْ میں حذف کو شمول کیلئے بھی کہہ سکتے ہیں کہ حسن کی شاذ قراءت طَیْـرُھُمْ کو شامل ہوجائے کَـلِمٰتِہٖ جمع موئنث سالم میں حذف کلیہ کے طور پر ہے۔ خَـطِیْـٰٔتِ واحد والی قراءت صراحتاً رسم کے موافق ہے جو ابن عامرؒ کی قراءت ہے: خَـطِیْـٓـٔـتُکُمْ اور باقی کی جمع سے ہے۔ ابوعمرو خَـطٰـیٰـکُـمْ جمع مکسر سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔اس میں کل چار قراءتیں ہیں ۔شمول واضح ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

نوٹ۔ خَطِیٓئٰت جمع مؤنث سالم کی قراءۃ پر طاء کے بعد تین حروف ہیں (ا) یاء کا شوشہ، ہمزہ اور اسکے بعد الف، مگر طا اور تا کے درمیان ایک شوشہ ہے۔ ہمزہ بھی ساکن کے بعد ہونے کیوجہ سے محذوف ہے۔ جو خَطٰیٰا جمع تکسیر کی قراءۃ کیلئے صراحتاً ہے کہ طا کے بعد والا الف اختصار کی اور یا کے بعد والا تماثل کی وجہ سے محذوف ہے۔

شعر۷۱:۔ ﴿هُنَا وَفِیْ یُوْنُسٍ بِکُلِّ سٰحِرٰنِ الَتْ﴾

﴿تَاخِیْرُ فِیْ اَلِفِ بِهِ الْخِلَافُ یُرٰی﴾

ترجمہ۔ یہاں اعراف ۱۱۴ اور یونس ۸ میں کُلِّ سٰحِرٍ کے الف میں تاخیر ہے اسمیں خلاف دیکھا جاتا ہے۔

توضیح۔ یعنی نصیر کی روایت سے ان دو جگہوں میں الف مرسوم ہے مگر بعض مصاحف میں الف سین کے بعد (سَاحِرٍ) ہے اور بعض میں حا کے بعد سَحّارٍ ہے۔ جو شمول کیلئے ہے اسلئے کہ حمزہؒ کسائیؒ امام خلفؒ کی قراءت مبالغہ کے صیغہ سے سَحّارٍ ہے باقین کی سَاحِرٍ اسم فاعل سے ہے۔

شعر۷۲:۔ ﴿وَیَا وَرِیْشًا بِخُلْفٍ بَعْدَهُ اَلِفٌ﴾

﴿وَطَاءُ طَیِّفُ نَ ایْضًا فَازْکُ مُخْتَبِرَا﴾

۷۲ ترجمہ۔ اور وَ رِیْشًا (اعراف ۳) کی یا۔ کے بعد الف خلف کے ساتھ ہے کہ اس یا۔ کے بعد الف بعض مصاحف میں مرسوم اور بعض میں غیر مرسوم ہے اور طٰٓئِفٌ (اعراف ۲۴) کی طا۔ کے بعد الف میں بھی اسیطرح خُلف ہے پس تو آزمائش میں پاکیزہ ہوجا۔

توضیح۔ وَرِیْشًا بعض مصاحف میں وَرِیَاشًا مرسوم ہے حسنؒ کی شاذ قراءت کے مطابق

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

اور طَـیِّفٌ بعض میں طَیْفٌ لکھا ہے جوشمول کیلئے ہے۔مکیؒ، بصریانؒ،کسائیؒ کی قراءت یوں ہی ہے ۔فَازْکُ مُخْتَبِرًا ایْ وَکُنْ صافِیًا حَالَ کَوْنِکَ مُحَقِّقًا۔

شعر۷۳:۔ ﴿ وَبَصْطَةً بِاتِّفَاقٍ مُفْسِدِيْنَ وَقَا ﴾

﴿ لَ الْوَاوُ شَامِيَةٌ مَشْهُوْرَةٌ اَثَرًا ﴾

ترجمہ۔اور بَـصْـطَةً (الاعراف۹) بالاتفاق صاد سے مرسوم ہے اور فِـی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ . وَقَالَ الْمَلَاُ (۱۰) جو ہے اُمیں شامی مصاحف میں وَقَالَ واو مرسوم ہے جونقل کے اعتبار سے مشہور ہے۔

توضیح ۔(۱) مدنیانؒ بزیؒ شعبہؒ کسائیؒ روحؒ کی قراءت صاد سے ہے جو صراحتاً رسم کے موافق ہے باقی کی اصل کے مطابق سین سے ہے (۲) شامی مصاحف میں ابن عامرؒ کی قراءت کے مطابق قال سے قبل واو مرسوم ہے باقی مصاحف میں محذوف ہے جمہور کی قراءت کے مطابق۔

شعر۷۴:۔ ﴿ وَحَذْفُ وَاوِ وَمَا كُنَّا وَمَايَتَذَكَّ ﴾

﴿ كَرُوْنَ يَاهُ وَاَنْجٰيكُمْ لَهُمْ زُبِرًا ﴾

ترجمہ۔اور وَمَـا كُـنَّا میں واو کا حذف اور يَتَـذَكَّـرُوْنَ میں تا سے قبل یا۔کی زیادت اور اَنْجٰيكُمْ میں

کاف سے قبل یا۔(کا ایک شوشہ جو الف کی شکل ہے)ان اہل شام ہی کیلئے لکھا گیا ہے۔

توضیح:۔وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ اعراف ۵ میں مصحف شامی میں واو کے بغیر ہے۔ابن عامر شامیؒ کی قراءت بھی واو کے بغیر مَا كُنَّا ہے باقین کی اپنے مصاحف کے مطابق وَمَا كُنَّا ہے نیز قَلِيْلًا مَّا يَتَذَكَّرُوْنَ اعراف ۶ میں تاء سے قبل ایک شوشہ یاء غیب کا زیادہ ہے شامیؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

کی قراءت کے موافق۔ اور شامی مصحف ہی میں وَاِذْ اَنْجٰیکُمْ میں جیم اور کاف کے درمیان ایک شوشہ ہے جو الف کی صورت ہے جبکہ باقی مصاحف میں دو شوشے ہیں ایک یا کی۔ اور دوسرا نون کی صورت وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ نون کے بعد الف محذوف ہے جو غیر شامی کی قراءت ہے۔

(نوٹ) آٹھویں باب میں یہ قاعدہ کلیہ آرہا ہے کہ جو الف۔ یا۔ سے بدلا ہو بشکل۔ یا ہی لکھا جاتا ہے سوائے چند موقعوں کے اور دوسرے باب شعر ۱۳۵ میں ہے کہ جمع متکلم کے نون کے بعد والا الف کلمہ کے درمیان ہو تو حذف کیا جاتا ہے نیز مقنع اور سخاویؒ کی وسیلہ میں شامی مصحف میں اَنْجٰیکُمْ میں الف کہنا اس سے بھی یا ہی مراد ہے۔ اتحاف نے بھی یا۔ ہی بیان کی ہے جبکہ مقنع میں دانیؒ نے دوسرے مقام پر۔ یا۔ ہی بیان کی ہے اور اتحاف اور وسیلہ میں ہے کہ باقی مصاحف میں الف سے قبل نون اور یا ہے تو اس سے تلفظ والا الف مراد ہے رسمی نہیں اور یہ الف قاعدہ کلیہ کے طور پر غیر مرسوم ہے۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔ قولہٗ: لَهُمْ زُبرَا۔ ای ھٰذا کُلّهٗ کُتِبَ لِاَهْلِ الشام۔

سورۃُ الْاَنْفَال والبراءۃ

شعر ۷۵:۔﴿وَمَعْ قَدْ اَفْلَحَ فِیْ قَصْرِ اَمٰنٰتٍ مَعْ﴾

﴿مَسٰجِدَ اللّٰهِ الْاُوْلٰی نَافِعٌ اَثَرَا﴾

ترجمہ:۔ سیدنا نافعؒ نے اَمٰنٰتِکُمْ (انفال ع۳) کو قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ع والے لِاَمٰنٰتِهِمْ سمیت نیز مَسٰجِدَ اللّٰهِ اول (توبہ ع۳ والے) سمیت قصر میں ہونے کی حالت میں نقل کیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۷۶:۔ ﴿وَمَعْ خِلفَ وَزَادَ اللَّامَ لِفُ اَلِفًا﴾

﴿لَااَوْضَعُوْا جُلُّهُمْ وَاَجْمَعُوْا زُمَرَا﴾

ترجمہ:۔اور قصر خِلفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سمیت ہے۔اور وَلَااَوْضَعُوْا (توبہ ع۷)

میں جلیل القدر کاتبین نے لام،الف کے درمیان ایک الف زیادہ کیا ہے۔

توضیح:۔مصحف مدنی کی رسم سے امام نافعؒ نے سورۃ مؤمنون کے هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ اور

سورۃ انفال کے وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ کونون کے بعدوالے الف کے حذف سے بیان کیا

ہے۔جبکہ میم کے بعدوالا الف بھی غیر مرسوم ہے جوکلیہ کےطور پر ہے(۲)مَسٰجِدَ اللّٰهِ

توبہ میں بھی سین کے بعد الف کا حذف نقل کیا ہے۔اول کی قید نافعؒ کی روایت کی

تخصیص کیوجہ ہے ورنہ مَسٰجِدُ ہرجگہ الف کے حذف سے کلیہ کےطور پر ہے اول

مَسٰجِد کوحق نے واحد سے اور باقین نے جمع سے پڑھا ہے ۔

قاعدہ کلیہ:۔جمع مؤنث سالم میں جب دوالف ہوں تو محذوف ہوتے ہیں اور مفاعِلُ

کے وزن پر جمع مکسّر کا الف محذوف ہوتا ہے۔

(نوٹ) خِلفَ بھی کلیہ میں شامل ہے اسلئے کہ لام کے بعدوالے الف کا حذف بھی

اکثر قاعدہ ہے۔

شعر۷۷:۔﴿لَااَذْبَحَنَّ وَعَنْ خُلْفٍ مَّعًا لَا اِلَى﴾

﴿مِنْ تَحْتِهَا اٰخِرًا مَكِّيُّهُمْ زَبَرَا﴾

ترجمہ۔اور لَاَاذْبَحَنَّهٗ نمل ۲ میں الف کی زیادتی میں کاتبین گروہ درگروہ متفق ہوگئے ہیں

۔اور لَا اِلَى اللّٰهِ آل عمران ع۱۷۔اور لَاۡ اِلَى الْجَحِيْمِ صٰٓفّٰت ع۲ دونوں خلف سے

ہیں۔اور تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ (توبہ کے آخر ع۱۳ میں) مِنْ تَحْتِهَا مکی مصاحف نے لکھا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ہے۔توبہ کے رع ۹ اور رع ۱۱ والے اجماعاً من سے ہیں۔

توضیح۔ان چار کلمات میں سے لَاَاذْبَحَنَّهٗ میں الف کی زیادتی بالاجماع ہے۔

(۲) لَاَاوْضَعُوْا. عَنْ جُلِّهِمْ سے اکثر کاتبین کی طرف اشارہ ہے اور باقی دو کلمات میں بعض مصاحف میں الف کی زیادتی ہے اور بعض میں نہیں لَامُ لِفُ اصل میں لَامُ اَلِفُ ہے نقل حرکت کی وجہ سے ہمزہ محذوف ہے۔

(نوٹ) فرّاء اور ابوالعباس احمد وغیرہ کے نزدیک اول الف زائد ہے دوسرا ہمزہ کی شکل ہے۔علامہ شاطبیؒ نے علماءِ اھل رسم کی تائید فرمائی ہے اور فرمایا ہے: وَزَادَ اللَّامَ لِفُ اَلِفَا۔کہ پہلا ہمزہ کی صورت ہے اور دوسرا زائد ہے لَاَاوْضَعُوْا لَاَاذْبَحَنَّهٗ کیطرح۔

شعر۷۸:۔ وَدُوْنَ وَاوِ الَّذِيْنَ الشَّامِ وَالْمَدَنِيْ

وَحَرْفُ يَنْشُرُكُمْ بِالشَّامِ قَدْ نُشِرَا

ترجمہ۔اور اَلَّذِيْنَ (اتَّخَذُوْا توبہ ۱۴) واو عاطفہ کے بغیر مصحف شامی اور مدنی کی رسم ہے اور شامی مصحف میں (يُسَيِّرُكُمْ یونس ۳ کی جگہ) يَنْشُرُكُمْ کا لفظ مشہور کیا گیا ہے۔

توضیح۔شامیؒ و مدنیؒ کی قراءت بھی اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا واو کے بغیر ہے جبکہ باقی ائمہ کی قراءت اپنے شہروں کی رسم کے مطابق وَالَّذِيْنَ ہے (۲) ابن عامر شامیؒ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ کو شامی مصحف کی رسم کے مطابق پڑھتے ہیں۔یا۔کے بعد نون کا ایک شوشہ اور اسکے بعد شین کے تین شوشے يَنْشُرُكُمْ اور باقین غیر شامی مصاحف کی رسم کے مطابق یا۔کے بعد سین کے تین شوشے اسکے بعد یاء کا شوشہ پھر را ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۷۹:۔ ﴿وَفِیْ لِنَنْظُرَ حَذْفُ النُّوْنِ رُدَّ وَ فِیْ

﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ عَنْ مَّنْصُوْرِنِ انْتَصَرَا﴾

ترجمہ:۔اور لِنَنْظُرَ (کَیْفَ یونس۲) میں اِنَّا لَنَنْصُرُ (غافر۶) میں ایک نون کا حذف مدد کیے ہوئے عالم سے رد کیا گیا ہے۔جو غالب ہو گیا ہے۔

توضیح:۔ابو حفص حراز کہتے ہیں یہ دونوں کلمات ایک ایک نون سے لکھے ہوئے ہیں لیکن ناظمؒ فرماتے ہیں کہ یہ نصیر کی روایت کی بنا پر تسلیم کے لائق نہیں اور اہل رسم علماء نے اس کا رد کیا ہے یعنی دونوں کلمات دو۔دو۔نون سے مرسوم ہیں۔قولہٗ عَنْ مَنْصُوْرِ اِنْتَصَرَ اَیْ مَرْدُوْدٌ عَنْ شَخْصٍ مَنْصُوْرٍ اِنْتَصَرَ بِالدَّلَائِلِ۔

سورہ یوسف علیہ السلام

شعر۸۰:۔ ﴿غَیٰبَتِ نَافِعٌ وَّاٰیٰتٌ مَعَهٗ وَعَنْهُ

﴿ بَیِّنٰتٍ فِیْ فَاطِرٍ قُصِرَا﴾

ترجمہ:۔غَیٰبَتِ الْجُبِّ (ع۲ دونوں جگہ) اور اسکے ساتھ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ۲ نافعؒ کی روایت جمع کے الف کا حذف ہے۔اور ان ہی نافعؒ سے بَیِّنٰتٍ فاطر۵ میں قصر (الف کے حذف) سے لکھا گیا ہے۔

شعر۸۱:۔ ﴿وَفِیْهِ خُلْفٌ وَّاٰیٰتٌ بِهٖ اَلِفُ الْ

﴿ اِمَامِ حَاشَ بِحَذْفٍ صَحَّ مُشْتَهِرَا﴾

ترجمہ:۔اور اس (بَیِّنٰتٍ) میں خلف ہے اور اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ جو ہے اسمیں مصحف امام میں الف مرسوم ہے اور حَاشَا لِلّٰهِ ع۴ اور ۷ دونوں ابو عبیدؒ کی روایت سے الف کا حذف صحیح ہوا ہے اس حال میں کہ مشہور ہو گیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔(۱) غَیٰبٰت میں یا۔کے بعد والا الف اجماعاً اور با۔کے بعد والا نافعؒ کی روایت سے حذف ہے جو شمول کیلئے ہے۔مدنیان کی قراءت جمع سے ہے(۲) ایٰــــت (۳) بَیِّنٰت دونوں میں حذف واثبات دونوں ہیں جو شمول کیلئے ہے۔مکیؒ کی قراءت اٰیَتٌ توحید سے ہے۔بَیِّــنٰــتٍ میں حق فتیٰ وحفصؒ مفرد سے پڑھتے ہیں اور قُــلْــنَ حَــاشَ لِلّٰهِ۔ابوعمرو حَاشَا بالالف بعد الشین وصلاً پڑھتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔

شعر۸۲:۔﴿ وَيَا لَدَى غَافِرٍ عَنْ بَعْضِهِمْ اَلِفٌ ﴾

﴿ وَهٰهُنَا اَلِفٌ عَنْ كُلِّهِمْ بَهَـرَا ﴾

ترجمہ۔اور لَدَى الْحَنَاجِرِ غافر ع۲ کی یا۔بعض اہل رسم سے الف مرسوم ہے اور یہاں یوسف ۳ لَـدَا الْبَابِ میں سب مصاحف سے الف ہی مرسوم ہے یہ رسم غالب ہوگئی ہے

توضیح۔یعنی یوسف والا بالاتفاق الف سے لَـدَا ہے اور غافر والا بعض میں یا ہے اور بعض میں الف۔اور یا۔الف ہی کی صورت ہے(نوٹ) یہ ان پانچ کلمات میں سے ہے جن میں کسی کا امالہ و تقلیل نہیں ہے۔

شعر۸۳:۔﴿وَنُوْنَ نُنْجِيْ بِهَا وَالْاَنْبِيَا حَذَفُوْا ﴾

﴿ وَالْكُفْرُ الْحَذْفُ فِيْهِ فِي الْاِمَامِ جَرٰى﴾

ترجمہ۔اور ان اہل رسم نے (نصیر کی روایت سے) اس سورہ یوسف ۱۲ اور سورہ انبیاء ۶ میں نُنْجِيْ کے دوسرے نون کو حذف کیا ہے۔اور (وَسَيَعْلَمُ) الْكُفْرُ رعد ع۲ جو ہے اسکے الف کا حذف مصحف امام میں جاری ہوا ہے۔

توضیح۔نُـنْجِيْ میں شامیؒ۔عاصمؒ۔یعقوبؒ کی قراءت نُـجِّيَ ہے اور انبیاء میں نُـجِّي

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ شامی وشعبہ کی قراءت ہے جبکہ الْكُفْرُ حرمیؒ وابوعمروؒ پڑھتے ہیں۔ باقین کی قراءت الْكُفّٰرُ ہے۔ دونوں میں شمول ہے۔

شعر۸۴:۔ لَا تَايْئَسُوْا وَمَعًا يَّايْئَسْ بِهَا اَلِفٌ

فِي اسْتَايْئَسَ اسْتَايْئَسُوْا حَذْفٌ فَشَا خَبَرَا

ترجمہ۔ اور وَلَا تَـايْـئَسُوْا (یوسف ع ۱۰) اور لَا يَـايْـئَسُ ع ۱۰ لَمْ يَـايْـئَسِ رعد ع ۴ دونوں ان میں الف مرسوم ہے اور اِذَا اسْتَيْـئَسَ ع ۱۲ اور اِسْتَيْـئَسُوْا ع ۱۰ میں الف کا حذف خبر کے اعتبار سے مشہور ہو گیا ہے۔

توضیح۔ (۱) یعنی نصیر کی روایت میں اول تین کلمات میں تا۔ کے بعد الف لکھا ہے بالاتفاق اور دوسرے دو میں الف کی زیادتی قلیل ہے۔ اور حذف اکثر ہے اول تین میں بزی کی قراءت صراحتاً اور باقین کی احتمالاً اور دوسرے دو میں بزی کی احتمالاً اور باقی کی صراحتاً شمول کیلئے اشارہ ہے (۲) یہ کلمات اصل میں اَيِـسَ سے مشتق ہیں۔ اور ان میں قلب ہوا ہے۔ اور بزی کی قراءت اصل کے موافق ہے (۳) نیز يَـئِـسَ اور يَـئِسُوْا میں اور يَـايْـئَسُ اور تَـايْـئَسُوْا میں تمیز کیلئے الف لکھا گیا۔ کیونکہ ابتدا میں نقطے نہ تھے جیسے اُولٰٓئِكَ اور اِلَيْكَ اور مِـائَةٌ اور مِـنْـهُ میں فرق کیلئے میم کے بعد الف کا لکھنا۔ اور اسطرح کا باریک فرق کاتبین اور زید بن ثابتؓ کی مہارت وبصیرت کی واضح دلیل ہے فَلِلّٰهِ دَرُّه‘۔ قولهٗ فَشَا خَبَرًا۔ ای شَهَرَ وَاسْتَشْهَرَ. خَبَرًا منصوب علی التمیز ہے بعض نسخوں میں زَبَـرًا ہے۔ اس سے حذف کا عام ہونا مراد ہے جبکہ بعض میں الف بھی ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

﴿سورہ ابراھیم علیہ السلام وسورہ اسراء و کہف﴾

شعر۸۵:۔﴿وَالرِّیْحُ عَنْ نَّافِعٍ وَّتَحْتَهَا اخْتَلَفُوْا﴾

﴿وَيَا بِأَيِّمِ زَادَ الْخُلْف مُسْتَطَـــرَا﴾

ترجمہ۔اور الــرِّیْــحُ ابراھیم ع۳ حذف الف نافعؒ سے ہے۔(اجماعاً حذف ہے)اور اس کے نیچے حجر ع۲ کے الرِّیْحَ میں ان اہل رسم کا اختلاف ہےاور بِـأَيّـمِ اللّٰہِ ع امیں اس خُلف نے یا۔کوزیادہ کردیا ہے۔حالانکہ وہ یا۔بعض مصاحف میں لکھی ہوئی ہے۔

توضیح۔الــرِّیْحُ کومدنیانؒ جمع سے الــرِّیٰح پڑھتے ہیں۔سورہ ابراھیم کا اِشْتَـدَّتْ بِـهِ الرِّيْحُ اورحجرکاوَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ ہےانمیں شمول ہے۔

اور بِأَيّـمِ اللّٰہِ ابراھیم میں بعض مصاحف میں تماثل فی الرسم کے قاعدہ کے خلاف بِاَيّـمِ دویاؤں سے مرسوم ہے جیسے بِأَيْيدٍ میں دویائیں ہیں۔

شعر۸۶:۔﴿بِالْحَذْفِ طَيْرَةً عَنْ نَّافِعٍ وَّبِاَوْ﴾

﴿كِلَاهُمَا الْخُلْفُ وَالْيَا لَيْسَ فِيْهِ تُرٰى﴾

ترجمہ۔طَـيْرَةً اسراء۲ نافعؒ سےحذف الف کےساتھ ہےاور اَوْ كِـلٰـهُمَا اسراء ع۳ میں خُلف ہےاورالف کی بجائے یانہیں دیکھی جاتی۔یعنی جن کلمات میں كِلَاهُمَا الف کےحذف سے ہےان میں بھی لام کے بعد یاءنہیں ہےاوریوں(كِلٰهُمَا) لکھاہے۔

شعر۸۷:۔ سُبْحٰنَ فَاحْذِفْ وَخُلْفٌ بَعْدَ قَالَ هُنَا

وَقَالَ مَكٍّ وَّشَامٍ قَبْلَهُ خَبَـــرَا

ترجمہ۔تو سُبْـحٰنَ کے الف کو ہر جگہ حذف کردے(اختصارًا)اور یہاں قُلْ سُبْـحَـانَ میں خُلف ہےاوراس سُبْـحَانَ سے پہلے مکیؒ اورشامیؒ مصاحف میں قَـالَ بالالف ہے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں مصاحف نے خبر دی ہے۔

توضیح۔ سُبحٰنَ کے الف کا حذف اختصاراً ہے اسراء ع ۱۰ میں بعض مصاحف میں الف ہے اور یہاں۔ قَـــالَ میں حذف واثبات شمول کیلئے ہے مکیؒ وشامیؒ کی قراءت ماضی سے ہے خَبَرَا کا الف تثنیہ کا ہے۔ مکی وشامی مصاحف کو ضمیر راجع ہے۔

شعر ۸۸:۔ ﴿تَزٰوَرُ زٰكِيَةً مَّعْ لَتَّخذْتَ بِحَذْ

فِ نَا فِعٍ كَلِمٰتُ رَبِّيَ اعْتُمِرَا﴾

ترجمہ۔ تَزٰوَرُ ع ۲ زٰكِيَةً۔ لَتَّخذْتَ ع ۱۰ اور كَلِمٰتُ رَبِّيَ ع ۱۲ دو جگہ سب نافعؒ کے حذف کے ساتھ زیارت کئے گئے ہیں (حذف اجماعاً ہے)۔

توضیح۔ ان پانچوں میں حذف اجماعاً ہے كَلِمٰتُ کا حذف اختصاراً اور جمع مؤنث سالم کے کلیہ کے تحت ہے، باقی تین میں شمول قراآت ہے۔ تَزٰوَرُ: شفا وعاصمؒ، تَزْوَرُّ: شامی ویعقوبؒ اور تَزَّوَرُ: باقی کی قراءت ہے جبکہ زَكِيَّةً: شفا، عاصم، روحؒ کی اور زٰكِيَةً: باقین کی اور لَتَخِذْتَ حق کی اور لَتَّخَذْتَ باقی کی قراءت ہے۔

شعر ۸۹:۔ ﴿وَفِي خَرْجًا مَّعًا وَالرِّيحُ خُلْفُهُمُ

وَكُلُّهُمْ فَخَرٰجُ فِي الثُّبُوتِ قَرَا﴾

ترجمہ۔ اور خَرَاجًا میں دونوں جگہ (کہف ۱۱ مؤمنون ۴) اور تَذْرُوْهُ الرِّيحُ کہف ۶ میں ان اہل رسم کا خُلف ہے۔ اور فَخَرَاجُ رَبِّكَ مؤمنون ع ۴ ان تمام اہل رسم نے الف کے ثبوت کے ساتھ تلاش کیا ہے۔ بقول سخاویؒ شامی مصحف میں حذف الف ہے (الوسیلہ)۔

توضیح۔ ان کلمات میں حذف واثبات شمول قراءت کیلئے ہے۔ خَرَاجًا کہف شفا کی قراءت

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ہے باقین کی خــرجًـــا ہے۔ مؤمنون میں خــراجًــا فَخــراجُ: شفا۔ خــرجًـا فَخرجُ: شامی۔ خرجًا فَخراجُ: باقین اور الرّیح کہف میں شفا کیلئے ہے۔

شعر۹۰:۔﴿کُلٌّ بِلَا یَآءِ نَ اتُونِیُ وَمَکَّنَنِیُ﴾

﴿مَکٍّ وَّ مِنهَا عِرَاقٍ بَعدَ خَیرًا اُریٰ﴾

ترجمہ۔ اتُـوِنـیُ دونوں کہف ع ۱۱۔ تمام اہل رسم سے یا۔ کے بغیر (ایک الف سے) ہے اور مَکَّنَنِیُ کہف ع ۱۱ (دونون سے) مکی کی رسم ہے اور کوفی اور بصری (عراقی) مصاحف نے (لَاَجِدَنَّ خَیرًا مِّنهُمَا) خَیرًا کے بعد مِنهَا دکھایا ہے۔

توضیح۔ ان تینوں میں شمول قراآت ہے۔ اتُـوِنـیُ۔ میں ہمزہ قطعی سے صراحتًا اور وصلی سے تقدیرًا ثبوت قراءت ہے۔ مَکَّنَنِیُ۔ مکیؒ کی قراءت بالاظہار ہے۔

اور خَیـرًا مِـنهَا بصریانؒ، عاصمؒ، شفا کی قراءت ہے باقین مِـنهُـمَا پڑھتے ہیں تثنیہ کی ضمیر سے۔

وَمِنُ سُوُرَۃ مَرُیَمَ عَلَیهَا السَّلَامِ اِلٰی سُوُرَۃِ صٓ

فرش الحروف سورۃ مریم علیہا السلام سے سورۃ صٓ تک

شعر۹۱:﴿خَلَقتُ وَاختَرتُ حَذفُ الکُلِّ وَاختَلَفُوا﴾

﴿بِلَا تَخَفُ نَافِعٌ تَسقُطُ اختَصَرَا﴾

ترجمہ۔(۱) خَــلَـقـتُکَ مریم عؔ اور اِختَــرتُکَ طٰہٰ عؔ میں حذف ہے اور لَا تَـخَفُ دَرَکًا طٰہٰ ع ۴ میں الف کے حذف پر ان اہل رسم نے اختلاف کیا ہے۔

اور تُسقِطُ مریم ع ۲ کو نافع نے حذف الف سے مختصر کردیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔ خَلَقْنٰاکَ۔ اِخْتَرْنٰاکَ حمزہ" کسائیؒ کی قراءۃ پر الف کا حذف شمول کیلئے ہے اور لَا تَخَفْ میں بعض مصاحف کا حذف لَا تَخَفْ صیغہ نہی سے حمزہ" کی قراءت ہے یہ بھی شمول کیلئے ہے۔ نیز

تُسٰقِطْ میں اگرچہ چار قرا آت ہیں مگر حذف الف اختصاراً ہے۔

شعر۹۲:۔ ﴿یُسٰرِعُوْنَ جُذٰذًا عَنْهُ وَاتَّفَقُوْا﴾

﴿عَلٰی حَرٰمٌ هُنَا وَلَیْسَ فِیْهِ مِرَآ﴾

ترجمہ۔ اور یُسٰرِعُوْنَ (انبیآء ع ۶۔ مؤمنون ع ۴) جُذٰذًا انبیآء ع ۵ میں) حذف الف ان نافع" ہی سے ہے۔ اور یہاں انبیآء ع ۷ میں وَحَرٰمٌ الف کے حذف پر وہ سب متفق ہو گئے ہیں۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں۔

توضیح۔ اول دو لفظوں میں حذف اختصاراً ہے اور حَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ یہاں حمزہ" کسائی" شعبہ" کی

قراءت حِرْمٌ ہے۔ حذف شمول کیلئے ہے۔ ھُنا کی قید احترازی ہے باقی قرآن میں حَرَامٌ الف سے مرسوم ہے۔

شعر۹۳:۔ ﴿وَقٰلَ الْاَوَّلُ کُوْفِیٌّ وَّفِیْ اَوَلَمْ﴾

﴿لَا وَاوَ فِی الْمُصْحَفِ الْمَکِّیِّ مُسْتَطَرَا﴾

ترجمہ۔ اور اول قٰلَ (قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ انبیآء ع) میں الف کا اثبات کوفی رسم ہے (باقی میں حذف ہے) اور اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ انبیاء ۱۳ مصحف مکی میں واو لکھا ہوا نہیں ہے۔

توضیح۔ اول قٰلَ میں کوفی کی قراءت ماضی اور باقین کی قُلْ صیغۂ امر سے ہے اور قٰلَ رَبِّ احْکُمْ انبیاء ع ۷ اور قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُکُمْ زخرف ع ۲ میں الف کا حذف ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

مقنع میں ہے کہ ان میں ہم نے کہیں بھی الف نہیں دیکھا اور حذف شمول کیلئے ہے۔
اور اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ میں مکیؒ کی قراءت اَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ واو کے حذف سے مکی مصحف کے مطابق ہے۔

شعر۹۴:۔ ﴿مُعٰجِزِیۡنَ مَعًا یُقٰتِلُوۡنَ لِنَا﴾
﴿فِعِ یُدٰفِعُ عَنۡ خُلۡفٍ وَّفِی نَفَرَا﴾

ترجمہ۔ مُعٰجِزِیۡنَ جو سب جگہ ہے (حج ع ۷ سبا ع ۱ و ع ۵) اور یُقٰتِلُوۡنَ حج ع ۶ الف کا حذف نافعؒ کیلئے ہے۔ یُدٰفِعُ حج ع ۵ خلف سے ہے جو جماعت کے اعتبار سے کافی ہو گیا ہے۔

توضیح۔ یُقٰتِلُوۡنَ میں الف کا حذف اختصاراً ہے جبکہ باقی دو کلمات میں شمول قراآت ہے مکیؒ بصریؒ تینوں کلمات مُعَجِّزِیۡنَ پڑھتے ہیں اور یُدٰفِعُ کو مکیؒ اور بصریانؒ یَدۡفَعُ پڑھتے ہیں۔ قولہٗ: مَعًا ای جَمِیۡعًا۔ قولہٗ: وَفِی نَفَرَا ۔ای الخُلف وَافٍ عِنۡدَ الۡجَمَاعَةِ۔

شعر۹۵:۔ ﴿وَسٰمِرًا وَّعِظٰمًا وَّالۡعِظٰمَ لِنَا﴾
﴿فِعِ وَّقُلۡ کَمۡ وَقُلِ انۡ کُوۡفِ نِ بُتَدَرَا﴾

ترجمہ۔ اور سٰمِرًا (المومنون ع ۶) اور عِظٰمًا۔ اور العِظٰمَ المومنون ع نافعؒ کیلئے حذف الف ہے اور قٰلَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ اور قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ مومنون ع ۶ جو ہیں کوفی مصاحف نے حذف الف میں جلدی کی ہے۔ باقی مصاحف میں اثبات ہے۔

توضیح۔ سٰمِرًا میں الف کا حذف اختصاراً ہے اور ابن محیصن کی شاذ قراءت میں سُمَّرًا کو لیا جائے تو یہ بھی شمول کیلئے ہے۔ باقی میں شمول کیلئے حذف ہے۔ شعبہؒ و شامیؒ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

عَظْمًا :اَلْعَظْمَ پڑھتے ہیں۔قُلْ کی قراءت حمزہ وکسائیؒ کی ہے اول میں مکیؒ بھی قُلْ پڑھتے ہیں۔قولهٗ اِبتَدَرَا ای اَسْرَعَ بالْحذف۔

شعر۹۶:۔﴿ لِلّٰهِ فِي الْاٰخِرَيْنِ فِي الْاِمَامِ وَفِي الْ﴾

﴿ بَصْرِيِّ قُلْ اَلِفٌ يَّزِيْدُهَا الْكُبَرَآ﴾

ترجمہ۔(سَيَقُوْلُوْنَ)لِلّٰهِ ع ۵ جو ہے تو کہہ کہ آخری دو مصحف امام اور بصری میں الف کو بڑوں نے زیادہ کیا ہے۔

توضیح۔رکوع نمبر ۵۔کے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَعْقِلُوْن اور سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔آخری دو میں لِلّٰهِ کے لام سے قبل ایک الف جو ہمزہ وصل ہے مصحف امام اور بصریؒ میں زیادہ ہے۔جو شمول کیلئے ہے بصریانؒ کی قراءت لام جارہ کے بغیر سَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ہے اور جب لام جارہ لکھا جائے تو ہمزہ وصل اتصال کیوجہ سے محذوف فی الرسم ہوتا ہے اور ابتداء میں بھی تلفظ نہیں ہوتا اور لِلّٰهِ میں ایک لام حذف ہے تماثل کی وجہ سے نیز حجازی،شامیؒ،کوفی مصاحف میں ان دونوں میں بھی لِلّٰه ہے غیر بصریانؒ کی قراآت کے شمول کیلئے۔

شعر۹۷:۔﴿سِرٰجًا نِ اخْتَلَفُوْا وَالرِّيْحَ مُخْتَلَفٌ﴾

﴿ذُرِّيّٰتُ نَافِعٌ مَّعْ كُلِّ مَا انْحَدَرَا﴾

ترجمہ۔سِرٰجًا فرقان ع ۶ میں ان اہل رسم نے را۔کے بعد الف کے حذف میں اختلاف کیا ہے۔اور اَرْسَلَ الرِّيْحَ فرقان ع ۵ میں بھی اختلاف کیا گیا ہے اور ذُرِّيّٰتِنَا فرقان ع ۶ میں نافعؒ نے سورۃ فرقان سے نیچے آخر قرآن تک تمام ذُرِّيّٰتُ سمیت الف کو حذف کیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔ وَجَعَلَ فِيهَا سِرٰجًا۔ نصیرؒ سے منقول ہے کہ بعض مصاحف میں حذف الف اور بعض میں اثبات ہے جو شمول کیلئے ہے شفا کی قراءت سُرُجًا ہے اور الرِّيحَ مُخْتَلَفٌ کا مطلب ہے کہ ریح کی رسم میں روات کا اختلاف ہے نہ کہ مصاحف کا۔ نصیرؒ کہتے ہیں تمام قرآن میں مع فرقان الف بالاتفاق ثابت ہے اور نافعؒ کی روایت ہے کہ جمیع قرآن میں مصاحف میں حذف ہے اور اس اَرْسَلَ الرِّيحَ کو مکی نے جمع سے پڑھا ہے۔ ذُرِّيّٰتِنَا یہاں اور اسکے بعد، یٰسٓ، غافر، طور میں الف کا حذف قیاسی وکلی ہے جمع مؤنث سالم کی بناپر اور اسکو یہاں صحبہ وبصری نے مفرد اور باقین نے جمع سے پڑھا ہے۔ قَوْلُهٗ مَا انْحَدَرَا ای كُلُّ مَا وقع اِلٰى آخِرِ الْقُرْآن۔ انْحَدَرَا کے معنی نیچے اترنا ہیں۔

شعر ۹۸:۔ ﴿وَنُنْزِلُ النُّونُ مَكِّيٌّ وَّحَاذِفُ فَا

رِهِينَ عَنْ جُلِّهِمْ مَعْ حٰذِرُوْنَ سَوٰى﴾

ترجمہ۔ اور وَنُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ فرقان ع ۳ جو ہے اسمیں نون (دوسرا) مکی رسم ہے اور حٰذِرُوْنَ شعراء ع ۲ سمیت فٰرِهِيْنَ شعراء ع ۸ میں الف کا حذف ان رسم کے اماموں میں سے اکثر جلیل القدر سے جاری ہوا ہے۔

توضیح۔ غیر مکی کی رسم دوسرے نون کے حذف سے ہے اور باقی قراء نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ پڑھتے ہیں۔

حٰذِرُوْنَ کوفی اور ابن ذکوان بالالف اور باقی حَذِرُوْنَ الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ فٰرِهِيْنَ شامی کوفی الف سے، باقی بغیر الف پڑھتے ہیں۔ شمول واضح ہے۔

اور جمع مذکر سالم کا الف کلیہ کے طور پر بھی حذف ہوتا ہے اسلئے حذف قیاسی بھی ہے۔

علامہ شاطبیؒ کے شاگرد علامہ ابوالحسن سخاویؒ کے نسخہ عقیلہ میں عَنْ جُلِّهِمْ کی جگہ عَنْ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

﴿ سحرون فی قریتہ قصبہم ﴾

بہادی الغمی ... سحرون قصد ...

... پیش افتادہ ...

بہادی ... سحرون ... سے

... الف ... باقی

... بہادی الغمی ... قراءت

بہادی الغمی ... سحرون ... سحرون پڑھا ہے۔

۱۰۲ ... ﴿ قال فوسئی باقع بعالی ﴾

﴿ و ایت وَلد لعسلنہ ظہرا ﴾

... قال فوسئی ... نافع نے

... اور ان نافع ... فصلنہ

... سے ظاہر ہوتا ہے (جو اہمالی ہے)۔

... فوسئی پڑھتے ہیں اور ... کی قراءت ایت مفرد ہے

فصلنہ یہاں اور روم ... الف محذوف ہے ... روم والے کو بیان نہیں کیا

... کی ... فصلنہ اور ... فصلنہ پڑھتے ہیں۔ اور لقمان

... کی ... قراءت فصلنہ ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ) وَفَصَّلْنٰهُ احقاف ع ۲ میں بھی حذف ہے۔ جسے بحر العلوم، خزانۃ الرسوم اور خلاصۃ الرسوم نے بیان کیا ہے۔ لقمٰن والے میں حسن کی شاذ قراءت اور احقاف میں یعقوب کی قراءت فَصْلُهٗ ہے اسلئے دونوں میں شمول کہہ سکتے ہیں۔

شعر ۱۰۳:۔ ﴿تُصَعِّرِ اتَّفَقُوْا تُظٰهِرُوْنَ لَهٗ﴾

﴿وَيَسْأَلُوْنَ بِخُلْفٍ عٰلِمُ اقْتَصَرَا﴾

ترجمہ:۔ وَلَا تُصَعِّرْ لقمٰن ع ۲ جو ہے اسکے الف کے حذف پر جملہ مصاحف نے اتفاق کیا ہے۔ تُظٰهِرُوْنَ احزاب ع ۱ الف کا حذف ان نافعؒ ہی کیلئے ہے۔ (جو بالا جماع ہے) اور يَسْأَلُوْنَ احزاب ع ۲ الف کا حذف خلف سے ہے (یعنی بعض میں سین کے بعد الف ثابت ہے) عٰلِمِ الْغَيْبِ سب مصاحف میں الف کے حذف سے کوتاہ ومختصر ہو گیا ہے۔

www.kitabosunnat.com

توضیح۔ ان جملہ کلمات میں حذف شمول کیلئے ہے۔ لقمان والے میں نافعؒ بصریؒ اور شفا کی قراءت وَلَا تُصٰعِرْ ہے باقی کی حذف الف وتشدید عین سے وَلَا تُصَعِّرْ ہے۔ سما تَظَّهَّرُوْنَ حذف الف وتشدید سے پڑھتے ہیں عٰلِمِ کو حمزہؒ کسائیؒ عَلّٰمِ پڑھتے ہیں۔ اور رُویس يَسْئَلُوْنَ کو احزاب میں يَسَّآءَلُوْنَ پڑھتے ہیں۔

شعر ۱۰۴:۔ ﴿لِلْكُلِّ بٰعِدْ كَذَا وَفِيْ مَسٰكِنِهِمْ﴾

﴿عَنْ نَّافِعٍ وَّنُجٰزِيْ بِقٰدِرٍ ذُكِرَا﴾

ترجمہ۔ (لِلْكُلِّ کا تعلق اِقْتَصَرَا سے ہے) اور بٰعِدْ بَيْنَ سبا ع ۲ بھی اسی طرح الف کا حذف اجماعاً ہے اور مَسٰكِنِهِمْ اٰيَةٌ سبا ع ۲ حذف الف نافعؒ سے ہے (بالاتفاق ہے) اور هَلْ نُجٰزِيْ سبا ع ۲ اور بِقٰدِرٍ یٰس ع ۵ واحقاف ع ۴ دونوں الف کے حذف سے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

نافعؒ ہی کیلئے بیان کئے گئے ہیں۔

توضیح۔نُجزِیُ میں الف کا حذف اختصاراً ہے اور باقی کلمات میں دوسری قراءت کو شامل کرنے کی غرض سے ہے۔مکیؒ، بصریؒ،ھشامؒ کی قراءت بَعِد ہے اور صحب کی قراءت مَسٰکِنِهِمْ ہے۔نُجزِیُ کو صحب کے غیر یُجٰزِی پڑھتے ہیں۔بِقٰـدِرٍ یٰسٓ رویسؒ کی قراءت یَقْدِرُ ہے اور احقاف میں یعقوبؒ یَقْدِرُ پڑھتے ہیں۔

شعر۱۰۵:۔کُوْفٍ وَّ ما عَمِلَتْ وَالخُلْفُ فِیْ فَکِهِیْ

نَ الْکُلِّ اثْرِهِمْ عَنْ نَّافِعٍ اُثِرَا

ترجمہ۔وَمَا عَمِلَتْ کوفی مصاحف کی رسم ہے(یعنی عَمِلَتْهُ میں ھا کے حذف سے) اور فٰکِهِیْنَ تمام قرآن میں الف کے حذف میں خلاف ہے۔اٰثٰرِهِمْ صُفّت نافعؒ سے الف کا حذف منقول ہے۔

توضیح۔صحبہ کی قراءت کوفی رسم کے مطابق ھاء ضمیر کے حذف سے ہے باقین کی دیگر مصاحف کی رسم کے مطابق عَمِلَتْهُ ہے۔فَکِهِیْنَ تطفیف میں حفصؒ وابوجعفرؒ اور یٰسٓ، دخان، طور میں ابوجعفرؒ حذف الف سے پڑھتے ہیں۔لہٰذا یہ حذف بھی شمول کیلئے ہے۔

﴿وَمِنْ سورة صٓ اِلٰی آخرِ القرآن﴾

سورہ صٓ سے آخر قرآن تک

شعر۱۰۶:۔﴿عَنْ نَّافِعٍ کَذِبٌ عِبٰدَهٗ بِخَلَا﴾

﴿فِ تَاْمُرُوْنِّیْ بِنُوْنِ الشَّامِ قَدْ نُصِرَا﴾

ترجمہ۔نافعؒ سے کٰذِبٌ زمر ۳ حذف الف ہے اور زمر ۴ عِبٰدَهٗ خلاف سے ہے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

اور تَاْمُرُوْنِّیْ زمر ع۲ شامیؒ ایک نون زائد کے ساتھ مدد والا ہو گیا ہے۔

توضیح۔مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ میں الف اجماعاً حذف ہے جو اختصار کیلئے ہے اور بکاف عَبْدَهٗ ابو جعفرؒ و شفا کی قراءت عِبٰدَهٗ جمع سے ہے۔اور شامیؒ تَاْمُرُوْنَنِیْ اپنے مصحف کے مطابق دونوں سے پڑھتے ہیں شمول واضح ہے۔

شعر ۱۰۷:۔﴿اَشَدَّ مِنكُمْ لَهٗ اَوْ اَنْ لِكُوْفِيَةٍ﴾

﴿وَالْحَذْفُ فِىْ كَلِمَتٍ نَّافِعٌ نَّشَرَا﴾

ترجمہ۔اَشَدَّمِنكُمْ مؤمن ع۳ اُسی شامیؒ کیلئے ہے۔ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ کوفی رسم سے ہے اور كَلِمٰتُ مؤمن ع نافعؒ نے حذف مشہور کیا ہے۔

توضیح۔غیر شامیؒ کی قراءت اَشَدَّ مِنْهُمْ ھا سے ہے باقی مصاحف کے مطابق۔ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ۔کوفین اور یعقوبؒ کی قراءت اَوْ اَنْ ہے باقین کی وَ اَنْ ہے۔ كَلِمٰتُ جمع سے مدنیانؒ و شامیؒ کی قراءت ہے تینوں میں شمول ہے۔

شعر ۱۰۸:۔﴿مَعْ يُوْنُسٍ وَّمَعَ التَّحْرِيْمِ وَاتَّفَقُوْا﴾

﴿عَلَى السَّمٰوٰتِ فِىْ حَذْفَيْنِ دُوْنَ مِرَا﴾

ترجمہ۔ساتھ ہی سورۃ یونس اور تحریم میں بھی كَلِمٰتُ حذف الف سے نافعؒ نے مشہور کیا ہے۔اور السَّمٰوٰت کے دونوں الف کے حذف پر اہل رسم نے اتفاق کیا ہے بغیر کسی شک کے۔

توضیح۔سورۃ تحریم کے كَلِمٰتِ میں حذف الف اختصاراً ہے باقی۔انعام۔یونس کے دونوں اور المؤمن میں شمول کیلئے ہیں السَّمٰوٰت کے دونوں الفوں کا حذف تمام قرآن میں سوائے فصلت کے ہے جو قیاسی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ) ناظم کا کَلِمٰت کے ان الفاظ کو بطور متفرقہ بیان کرنا مُقنع کی اتباع میں ہے۔ مناسب تھا کہ انعام یا یونس میں بیان کرتے۔ انعام والے کو ھائے تانیث میں بیان کیا ہے۔ (افضل الدرر)

شعر ۱۰۹:۔ ﴿لٰكِنَّ فِيْ فُصِّلَتْ ثَبْتٌ اَخِيْرُهُمَا﴾

﴿ وَالْحَذْفُ فِيْ ثَمَرٰتٍ نَّافِعٍ شَهَرَا﴾

ترجمہ۔ لیکن سَمٰوٰت کے دو الفوں میں سے دوسرا سورۃ فصلت میں ثابت ہے اور ثَمَرٰت کو فصلت ع ۶ میں نافعؒ نے حذفِ الف کو مشہور کیا ہے۔

توضیح۔ ثَمَرٰت میں الف کا حذف شمول کیلئے ہے نافعؒ، ابوجعفرؒ، شامیؒ، حفصؒ نے جمع سے اور باقی نے واحد سے پڑھا ہے۔ سَمٰوٰت فصلت میں دوسرے الف کا اثبات ہی قوی ہے۔ اگرچہ علامہ سخاوی نے حذف بیان کیا ہے اہل رسم اثبات پر ہی ہیں۔

شعر ۱۱۰:۔ ﴿عَنْهُ اَسْوِرَةٌ وَالرِّيْحَ وَالْمَدَنِيْ﴾

﴿ عَنْهُ بِمَا كَسَبَتْ وَبِالشَّامِ جَرٰى﴾

ترجمہ۔ ان نافعؒ ہی سے اَسْوِرَةٌ زخرف ع ۵ يُسْكِنِ الرِّيْحَ شوریٰ ع ۴ ان دونوں کے الف کا حذف ہے (جو اجماعی ہے) اور مدنی مصحف جو ہے اس سے بِمَا كَسَبَتْ شوریٰ ع ۲ اور یہ بِمَا شامی میں (فا کے بغیر) جاری ہوا ہے۔

توضیح۔ حفصؒ یعقوبؒ اَسْوِرَةٌ اور باقی اَسْوِرَةٌ پڑھتے ہیں۔ الرِّيْحَ مدنیانؒ کی قراءت ہے اور باقین کی الرِّيْحَ مفرد سے ہے۔ نیز مدنیانؒ شامی فا کے بغیر بِمَا كَسَبَتْ اور باقین فَبِمَا پڑھتے ہیں ان سب میں شمول ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر ۱۱۱:۔ ﴿وَعَنْهُمَا تَشْتَهِيهِ يَاعِبَادِىَ لَا﴾

﴿ وَهُمْ عِبْدُ بِحَذْفِ الْكُلِّ قَدْ ذُكِرَا﴾

ترجمہ۔اور مدنی وشامی ان دونوں مصاحف سے تَشْتَهِيْـهِ الْاَنْفُسُ زخرف ع ۷ (هاءِ ضمیر کی زیادت سے) اور يٰـعِبَـادِىَ لَا خَـوْفٌ زخرف ع ۷ میں یاءِ اضافت مرسوم ہے۔اور هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ زخرف ع ۲۔ با کے بعد الف تمام مصاحف میں حذف سے بیان کیا گیا ہے۔

توضیح۔تَشْتَهِى الْاَنْفُسُ هاء ضمیر کے بغیر باقی مصاحف کے مطابق حق وصحبۃ کی قراءت ہے اور مدنیانؒ، بصریؒ، شامیؒ، رویسؒ، شعبہؒ۔يٰـعِبَـادِىْ۔یا کے اثبات سے اور باقین يٰـعِبَادِ حذف سے پڑھتے ہیں۔اور عِبٰدُ الـرَّحْـمٰنِ کو حرمیؒ، شامیؒ، یعقوبؒ عِـنْـدَ الرَّحْمٰنِ پڑھتے ہیں۔ان تینوں میں شمول قراآت ہے۔

شعر ۱۱۲:۔ ﴿اِحْسَانًا نِ اعْتَمَدَ الْكُوْفِىُّ وَنَافِعُهُمْ ﴾

﴿بِقٰدِرٍ حَذْفُهُ اَثٰـرَةٍ حَصَرَا﴾

ترجمہ۔اور کوفی مصاحف نے اِحْسَانًا (احقاف ع ۲ دو الفوں کا) اعتماد کیا ہے۔اور ان میں کے نافعؒ نے بِقٰدِرٍ احقاف ع ۴ حذفِ الف پر اعتماد کیا ہے (جو اجماعاً حذف ہے) انہی کے حذف نے اَثٰـرَةٍ احقاف ۱ع کو گھیر لیا ہے۔

توضیح۔اِحْسَـانًا حا سے قبل ہمزہ بشکل الف اور سین کے بعد الف دونوں الفوں کا اثبات کوفی قرآنوں کی رسم ہے۔باقی میں دونوں الفوں کا حذف ہے جو شمول قراآت کیلئے ہے غیر کوفی حُسْـنًا پڑھتے ہیں۔بِقٰدِرٍ کا حذفِ الف اجماع ہے یعقوب صیغہ مضارع سے يَقْدِرُ پڑھتے ہیں۔اَثٰـرَةٍ میں اختصار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۱۳:۔ ﴿وَنَافِعٌ عَهَدَ اذْكُرْ خَشِعًا بِخَلا﴾

﴿ فِهِمْ وَذَا الْعَصْفِ شَامٍ ذُو الْجَلٰلِ قَرَا ﴾

ترجمہ۔ اور عٰهَـدَ فتحنا ۴ع حذفِ الف نافعؒ سے بیان کر خٰشِعًا قمر ۷ع انکے خلاف کے ساتھ ہے۔اور ذَاالْعَصْفِ رحمٰن ۱ع اور ذُو الْجَلٰلِ کو شامی نے جمع کرلیا ہے۔

توضیح۔ بِـمَا عٰهَـدَ فتحنا ۴ع عین کے بعد حذف الف اجماعاً واختصاراً ہے باقی تینوں کلمات کی رسم میں خلاف شمول قرآت کیلئے ہے۔شفااورحق خٰشِعًا اور باقین خُشَّعًا پڑھتے ہیں اور شامی مصحف کے مطابق ابن عامرؒ نے ذَا الْـعَـصْفِ اور باقین نے ذُو الْعَصْفِ پڑھا ہے۔اور ذِی الْجَلٰلِ آخری کوشامی نے ذُو الْجَلٰل پڑھا ہے۔اور آخری کی قید نہ لگانا شہرت کی وجہ سے ہے۔

(نوٹ) شامی رسم ذَا الْـعَـصْفِ الف سے نصب کی علامت اور ذُو الْـجَلٰلِ ع ۳ واو سے رفع کی علامت مرسوم ہے اور ع ۲ اجماعاً واو سے ذُو الْجَلٰلِ مرسوم ہے باقی مصاحف میں ذُو الْعَصْفِ

واو سے اور ذِی الْجَلٰلِ یا سے مرسوم ہے۔

شعر۱۱۴:۔ ﴿تُكَذِّبَانِ بِخُلْفٍ مَّعْ مَوَاقِعَ دَعْ﴾

﴿ لِلشَّامِ وَالْمَدَنِيْ هُوَ الْمُنِيفُ ذُرَا﴾

ترجمہ۔ تُـكَذِّبَان تمام جگہ بِـمَـوٰقِعِ النُّجُوْمِ واقعہ سمیت حذف الف خلف سے ہے اور شامی و مدنی مصاحف کیلئے تو هُـوَ الْـغَنِیُّ میں هُوَ کو ترک کردے جو باقی مصاحف میں بلندیوں کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

توضیح۔ تُـكَـذِّبٰـان میں حذف قیاسی ہے کہ تثنیہ کا الف کلمہ کے درمیان ہو تو حذف كلية

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ہے اثبات غیر قیاسی ہے۔ مـوقـع میں حذف واثبات شمول کیوجہ سے ہے۔شفاوالے
حذف الف اور واؤ کے سکون سے بِمَوْقِعِ پڑھتے ہیں۔اور مدنیانؒ شامیؒ کی قراءت فَاِنَّ
اللّٰهَ الْغَنِيُّ . "هُوَ" کے حذف سے ہے۔شمول واضح ہے۔

شعر ۱۱۵:۔ ﴿ وَكُلُّ نِ الشَّامِ اِنْ تَظَّهَرَا حَذَفُوْا ﴾

﴿ وَاَنْ تَدَارَكَهُ عَنْ نَّافِعٍ ظَهَرَا ﴾

ترجمہ۔وَكُلٌّ وَّعَدَ اللّٰهُ حدیدؑ الف کے بغیر شامی رسم ہے۔باقی میں وَكُلًّا ہے اور
وَاِنْ تَـظَّهَرَا تحریم، ظا کے بعد اور اَنْ تَـدٰرَكَهُ کے الف کو ان اہل رسم نے حذف کیا
ہے اور وہ ظاہر ہو گیا ہے۔

توضیح۔ابن عامرؒ کی قراءت شامی رسم سے صراحاً وَكُلٌّ اور باقین کی دوسرے مصاحف
سے وَكُلًّا نکلتی ہے۔تَظَّهَرَا کوفی کی قراءت تخفیف سے اور باقی کی تشدید سے ہے لیکن
حذف اختصاراً ہے اور تَدٰرَكَهُ الف کا حذف اختصار کے طور پر ہے۔

شعر ۱۱۶:۔ ﴿ثُمَّ الْمَشْرِقِ عَنْهُ وَالْمَغْرِبِ قُلْ ﴾

﴿عَلَيْهِمُ مَعْ وَلَا كِذّٰبَا نِ اشْتَهَرَا﴾

ترجمہ۔بِـرَبِّ الْـمَشْـرِقِ وَالْـمَغْرِبِ (معارج) عَلَيْهِمُ دہر۔وَلَا كِـذّٰبًا نبا۔ان
چاروں کے الف کا حذف بھی ان نافعؒ سے ہے جو مشہور ہوا ہے اور بالا جماع ہے۔

توضیح۔ان چاروں کلمات میں الف کا حذف اختصار کیلئے ہے جو نافعؒ کی روایت ہے دانیؒ
مقنع میں فرماتے ہیں کہ ان کلمات کو عراقی اور دیگر قرآنوں کی رسم میں نے اسی طرح دیکھی
ہے۔عَلَيْهِمُ اور وَلَا كِذّٰبًا کے بارے میں وسیلہ کا اثبات الف کا قول درست نہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر ۱۱۷:۔ ﴿ قُلْ اِنَّمَا اخْتَلَفُوْا جِمٰلَتٌ وَّبِحَذْ ﴾

﴿ فِ کُلِّهِمْ اَلِفًا مِّنْ لَّامِهٖ سُطِرَا ﴾

ترجمہ۔اوراہل رسم نے قُلْ اِنَّمَا (سورہ جن ع ۲) قاف کے بعدالف کے اثبات میں اختلاف کیا ہے (بعض میں قَالَ ہے) اوراسیطرح اختلاف کیا ہے جِمٰلَتٌ صُفْر (مرسلات) میم کے بعدالف کے اثبات میں۔

توضیح۔ابوجعفرؒ،حمزہؒ،عاصمؒ،کی قراءت قُلْ ہے باقین کی قَالَ۔جِمٰلَتٌ۔میم کے بعد الف کے حذف واثبات میں مصاحف مختلف ہیں لام کے بعد والا بالاتفاق محذوف ہے۔ شفااور حفصؒ کی قراءت مفرد سے جِمٰلَتٌ ہے پہلے الف کا حذف اختصاراًدوسرے کا قیاسی بھی ہے اورشمول کیلئے بھی ہے۔

(نوٹ) قُلْ اور قَالَ کا اختلاف کل سات جگہ ہے چھ میں تو الف حذف ہے اوراس ساتویں میں حذف واثبات دونوں ہیں۔

شعر ۱۱۸:۔ ﴿وَجِاْیْٓءَ اَنْدُلُسٍ تَزِیْدُہٗ اَلِفَا﴾

﴿ مَعًا وَّبِالْمَدَنِیْ رَسْمًا عَنَوْا سِیَرَا ﴾

ترجمہ۔اور جِاْیْٓءَ (جیم وہمزہ کے درمیان) دونوں جگہ الزمر ع ۷ الفجر میں اندلس والے الف زیادہ کرتے ہیں اوروہ مصحف مدنی کی رسم کی خاص اتباع کرتے ہیں قولہ عَنَوْا سِیَرَا ۔عَنَوْا عنایت سے ماضی ہے اورسِیَرَا۔سِیْرَۃٌ کی جمع ہے۔یعنی اندلس والوں نے پیروی واہتمام مدینہ کے طریقہ ورسم کا کیا۔

توضیح۔علامہ دانیؒ کی کتاب المحکم میں جاۗیْٓءَ میں خاف کی تصریح موجود ہے اور مقنع میں اس پر کوئی بحث نہیں کی گئی۔لہٰذا اسکا اسطرح لکھنا جیۗءَ لام الف کے اضافہ سے بھی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

درست ہے(دلیل الحیران)

شعر۱۱۹:۔﴿خِتٰمُهٗ وَتُصْحِبْنِیْ كَبِیْرَ قُلْ﴾

﴿وَفِیْ عِبٰدِیْ سُكٰرٰی نَافِعٌ كَثُرَا﴾

ترجمہ۔اور خِتٰمُهٗ (تطفیف) فَلَا تُصْحِبْنِیْ (کہف ع۱۰) كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ (شوریٰ ونجم) کہہ دے کہ فِیْ عِبٰدِیْ (فجر) سُكٰرٰی حج میں الف کا حذف نافعؒ سے ہے یہ رسم غالب ومشہور ہوگئی ہے۔

توضیح۔ان پانچ کلمات میں سے تین میں حذف شمول کیلئے ہے اور دو تُصْحِبْنِیْ اور عِبٰدِیْ میں اختصار کیلئے ہے۔خِتٰمُهٗ میں کسائیؒ کی قراءت خٰتَمُهٗ ہے اور كَبٰٓئِرَ: شفا کی قراءت شوریٰ ونجم میں كَبِیْرَ ہے اور سُكٰرٰی میں شفا والوں کی قراءت سَكْرٰی ہے۔

شعر۱۲۰:۔﴿فَلَا یَخَافُ بِفَاءِ الشَّامِ وَالْمَدَنِیْ﴾

﴿وَالضَّادُ فِیْ بِضَنِیْنٍ تَجْمَعُ الْبَشَرَا﴾

ترجمہ۔فَلَا یَخَافُ (الشمس) شامی ومدنی مصحف کی رسم فا۔کے ساتھ ہے (باقی کی وَلَا یَخَافُ ہے) اور بِضَنِیْنٍ (تکویر) میں ضاد لوگوں کو جمع کرتا ہے۔

توضیح۔نافعؒ ابوجعفرؒ شامیؒ کی قراءت فَلَا یَخَافُ ہے باقین کی وَلَا یَخَافُ ہے اور بِضَنِیْنٍ: مکیؒ، بصریؒ، رویسؒ، کسائیؒ بالظا پڑھتے ہیں باقی بالضاد، دونوں میں شمول ہے۔ناظمؒ کے قول پر تمام مصاحف میں ضاد ہی ہے۔لہٰذا ضاد والی قراءت تحقیقی رسم سے اور ظا والی احتمالی رسم سے ثابت ہوتی ہے۔

افضل الدُّرر میں ہے کہ قدیم زمانہ میں ضاد کی رسم میں باریک فرق ہوتا تھا وہ یہ کہ ضاد کا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شملہ چھوٹا اور ظاء کا قدرے لمبا ہوتا تھا۔ جیسے بِضَنِينٍ .بِظَنِينٍ.

شعر۱۲۱:۔﴿وَفِي اَرَيْتَ الَّذِي اَرَيْتُمْ اخْتَلَفُوْا ﴾

﴿ وَقُلْ جَمِيْعًا مِّهٰدًا نَّافِعٌ حَشَرَا﴾

ترجمہ۔اور اَرَاَيْـتَ الَّذِي، علق، ماعون اور اَرَاَيْتُمْ جمع میں ان اہل رسم نے الف کے حذف واثبات میں اختلاف کیا ہے۔اور تو کہہ کہ مِهٰدًا ہر جگہ نافع ؒ نے بھی حذف الف سے جمع کیا ہے۔

توضیح۔ اَرَءَيْـتَ .اَفَـرَءَيْـتَ .اَرَءَيْتَـكُمْ کے جملہ کلمات جن میں راسے قبل ہمزہ استفہام ہے را کے بعد والا الف محذوف ہے لیکن سورہ ماعون اور علق میں اور اَرَاَيْتُـمْ جمع میں بعض مصاحف میں الف ہے اور بعض میں نہیں یہ رائے سخاویؒ کی وسیلہ کی ہے۔اور مقنع ،اتحاف سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ہمزہ استفہام والے تمام واحد جمع میں دونوں وجوہ ہیں۔البتہ رَاَيْــــتَ بغیر استفہام کے را کے بعد الف سب جگہ مرسوم ہے ہمزہ کا حذف کسائی کی قراءت کے شمول کیلئے ہے۔ مِهٰـــدًا جو الْاَرْض کے بعد ہے ہر جگہ سے وہ مراد ہے اور جو طٰہٰ ، زخرف میں کوفی کی قراءت مَهْـــدًا ہے۔حذف شمول کیلئے ہے اور نبا میں اختصار کیلئے ہے ان کے ماسوا میں الف مرسوم ہے جیسے جَهَنَّـمَ مِهَادٌ وَبِئْـسَ الْمِهَادُ وغیرہ۔

شعر۱۲۲:۔﴿مَعَ الظُّنُوْنَا الرَّسُوْلَا وَالسَّبِيْلَ لَدَى الْ ﴾

﴿ اَحْزَابِ بِالْاَلِفَاتِ فِي الْاِمَامِ تُرٰى﴾

ترجمہ۔ابو عبیدؒ اور نصیرؒ کی روایت سے الظُّنُوْنَ احزاب۔الرَّسُوْلَ اور السَّبِيْلَ سمیت جو احزاب ع ۸ میں ہیں یہ مصحف امام میں بھی الفوں سے دیکھے جاتے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔ چونکہ اس سورت کی تمام آیات الف پر ختم ہوتی ہیں اسلئے فواصل کی رعایت کی بنا پر ان کے آخر میں الف لکھا گیا ہے۔ جبکہ ان میں تین قراآت ہیں۔

(۱) تینوں میں نافع" ابوجعفر" شعبہ" وصل ووقف میں الف پڑھتے ہیں (۲) مکی" حفص" اور خلف" صرف وقفاً الف پڑھتے ہیں (۳) باقین حالین میں الف حذف کرتے ہیں۔

شعر۱۲۳:۔ ﴿بِهُوْدَ وَالنَّجْمِ وَالْفُرْقَانِ كُلُّهُمُ﴾

﴿وَالْعَنْكَبُوْتِ ثَمُوْدًا طَيَّبُوْا ذَفَرَا﴾

ترجمہ۔ تمام اہل رسم نے ثَمُوْدًا. ہودع۶۔ النجم ع۳۔ اور الفرقان اور العنکبوت ع۴ الف کے ساتھ عمدہ خوشبو سے خوشبودار بنادیا ہے۔

توضیح۔ ان چار جگہ اجماعاً الف مرسوم ہے۔ اور ان چاروں میں حفص" حمزہ" اور یعقوب" تنوین کے بغیر غیر منصرف پڑھتے ہیں۔ اور الف کے بغیر وقف کرتے ہیں۔ جبکہ شعبہ" اسیطرح صرف نجم میں پڑھتے ہیں باقین کی قراءت وصلاً تنوین اور وقفاً الف سے ہے شمول واضح ہے۔

شعر۱۲۴:۔ ﴿سَلٰسِلاً وَّقَوَارِيْرًا مَعًا وَّلَدَى الْ﴾

﴿بَصْرِيِّ فِي الثَّانِيْ خُلْفٌ صَارَ مُشْتَهِرَا﴾

ترجمہ۔ سَلٰسِلاً اور دونوں قَوَارِيْرًا میں اور بعض مصاحف بصرہ میں دوسرے قَوَارِيْرًا میں خلف مشہور ہو کر چلا آیا ہے۔

توضیح۔ سَلٰسِلاْ دوسرے لام کے بعد اور قَوَارِيْرَاْ میں دوسرے را کے بعد الف کے اثبات وحذف میں خلف ہے۔ سَلٰسِلاْ میں نصیر کی رائے پر شامی مصاحف میں الف محذوف ہے۔ اور دوسرے قَوَارِيْرًا میں مدنی، کوفی، شامی میں بالاتفاق اور بصری

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

مصاحف میں صرف ایک قول پر ثابت ہے۔

شعر۱۲۵:۔ ﴿وَلُؤْلُؤًا كُلُّهُمْ فِي الْحَجِّ وَاخْتَلَفُوْا﴾

﴿ فِيْ فَاطِرٍ وَّبِثَبْتٍ نَّافِعٌ نَّصَرَا﴾

ترجمہ:۔اور لُؤْلُؤًا سورۃ حج ع۳ میں تمام مصاحف میں الف مرسوم ہے۔اوران اہل رسم نے سورۃ فاطر ع۴ والے میں اختلاف کیا ہے۔اور امام نافعؒ نے فاطر میں اثبات الف کے ساتھ مدد وتائید کی ہے۔

توضیح۔سورۃ حج والا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۔تمام مصاحف میں آخر میں الف مرسوم ہے اور فاطر والے میں بعض مصاحف میں الف ہے اور بعض میں نہیں ۔اور دونوں جگہ شمول ہے مدنیانؒ عاصمؒ اور یعقوبؒ منصوب منوّن اور باقین مجرور منوّن پڑھتے ہیں۔

شعر۱۲۶:۔ ﴿وَفِي الْاِمَامِ سِوَاهُ قِيْلَ ذُوْ اَلِفٍ﴾

﴿ وَقِيْلَ فِي الْحَجِّ وَالْاِنْسَانِ بَصْرٍ اَرٰى﴾

ترجمہ۔اور کہا گیا ہے کہ مصحف امام میں اس فاطر والے کے علاوہ باقی ہر جگہ الف ہے اور کہا گیا ہے کہ سورۃ الحج اور سورۃ الانسان (دھر) میں بصری مصحف نے الف دکھایا ہے۔

توضیح۔اس شعر میں ایک اور قول بیان کیا ہے کہ مصحف امام میں سورۃ الحج اور دھر میں تو الف ہے مگر فاطر والے میں نہیں اور تیسری روایت یہ بیان فرماتے ہیں کہ بصریؒ مصحف میں حج اور دھر والے میں الف ہے اور باقی میں نہیں یعنی فاطر میں نہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۲۷:۔ ﴿لِلْكُوفِ وَالْمَدَنِيُ فِيْ فَاطِرٍ اَلِفٌ﴾

﴿وَالْحَجِّ لَيْسَ عَنِ الْقُرَّآءِ فِيْهِ مِرَآ﴾

ترجمہ۔اور مصحف کوفی اور مدنی میں سورۃ الفاطر اور الحج میں الف مرسوم ہے یہ روایت قراء سے منقول ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

توضیح۔ان مذکورہ تینوں اشعار سے یہ ثابت ہوا کہ سورۃ الحج والے میں اجماعاً الف مرسوم ہے جسے ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اول شعر میں وَلُؤْلُوًا كُلُّهُمْ فِي الْحَجِّ سے واضح فرمایا۔

نتیجہ۔سورۃ الفاطر میں نافعؒ کی روایت سے مدنی مصحف میں الف ہے جسکی قراء نے بھی تائید کی ہے۔اور مصحف امام اور بصریؒ میں فاطر والے میں الف نہیں۔اسی لئے ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے وَاخْتَلَفُوْا فِيْ فَاطِرٍ فرمایا ہے اور سورۃ دھر کا مصحف بصریؒ میں ضمناً ذکر ہے جسمیں کوئی اختلاف نہیں اور اسے تمام قراء منصوب منون پڑھتے ہیں۔

شعر۱۲۸:۔ ﴿وَزِيْدَ لِلْفَصْلِ اَوْ لِلْهَمْزِ صُوْرَتُهُ﴾

﴿وَالْحَذْفُ فِيْ نُوْنِ تَاْمَنَّا وَثِيْقُ عُرَا﴾

ترجمہ۔اور ہمزہ کی صورت بشکل الف کی زیادتی یا تو فصل کیلئے ہے یا یہ خود ہمزہ کی شکل ہے۔اور لَا تَاْمَنَّا میں ایک نون کا حذف مضبوط سلسلہ کی کڑی ہے۔

توضیح۔ناظم رحمۃ اللہ علیہ یہ بتارہے ہیں کہ لُؤْلُؤًا کا الف دوزبر کی تنوین کا نہیں۔بلکہ یا تو الف فاصل ہے۔یا یہ کہ لُؤْلُؤًا کے آخر میں ہمزہ بصورت واو مرسوم ہے۔اسکی مزید وضاحت کیلئے ہمزہ کو بصورت الف لکھا گیا ہے۔ان دونوں توجیہات سے لُؤْلُؤٌ والی قراءت کا انطباق ہو جاتا ہے اسلئے کہ اختلاف قراءت سورۃ الحج والے میں بھی ہے کہ بعض

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

قراء مجرور منوّن پڑھتے ہیں۔اگر یہ کہا جائے کہ یہ الف دوزبر کی تنوین کا ہے تو پھر اس دوسری قراءت کا انطباق نہیں ہوسکتا۔لا تـأمَـنّـا اصل میں لا تـأمَـنُـنـا ہے۔ایک نون بالا جماع محذوف ہے۔تمام قراءِ کرام ادغام مع الاشمام اور اظہار مع الرَّوم سے پڑھتے ہیں البتہ ابو جعفرؒ خالص ادغام وتشدید سے پڑھتے ہیں۔

واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ومَنِّهٖ قصیدہ عقیلہ کی شرح فنِ رسم کے

فرشی مسائل اختتام پذیر ہوئے اللہ رب العزت

اصول کو بھی اسی حسن وخوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچائیں آمین

اصول

رسم خط میں اصول زیادہ فُرش کم ہیں اسلئے کتب قراءت کے برعکس پہلے فرش اور بعد میں اصول کو بیان کیا ہے۔

بَابُ الْحَذْفِ فِيْ كِلِمَاتٍ تُحْمَلُ عَلَيْهَا اَشْبَاهُهَا

یہ باب ان کلمات کے حذف کے بیان میں ہے جو کلیہ کے طور پر ہیں کہ ان کے نظائر کو بھی ان پر قیاس کیا جاتا ہے۔

اصول

شعر۱۲۹:۔﴿وَهَاكَ فِيْ كَلِمَاتٍ حَذْفُ كُلِّهِمِ

﴿ وَاحْمِلْ عَلَى الشَّكْلِ كُلَّ الْبَابِ مُعْتَبِرَا ﴾

ترجمہ۔اور تو چند کلمات میں ان سب اہل رسم کے حذف الف کو لے اور ان جیسے کلمات پر پورے باب کو قیاس کرلے حالانکہ تو پورا غور کرنے والا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔یعنی اس باب میں جو کلمات بیان کر رہے ہیں ان میں الف کا حذف اجماعی ہے اور جو کلمات بھی اپنے ابتدائی حصہ کے اعتبار سے ان کے ہم شکل ہونگے اگر چہ آخری حصہ میں کچھ فرق بھی ہو یہ حذف الف ان میں بھی ہو گا جیسے:
لٰــکِن. لٰکِنَّا. لٰکِنَّکُمْ. لٰکِنِّیْ وغیرہ پس الشکل سے مراد تو کلمات ہیں جو اس باب کے اشعار میں مذکور ہیں اور کُــــلَّ الْبَـــــــابِ ان کی دوسری شکلیں مراد ہیں جیسے:
ذٰلِکَ، ذٰلِکُمْ، کَذٰلِکَ وغیرہ۔

شعر ۱۳۰:۔ ﴿لٰـکِنْ اُولٰئِکَ وَالّٰئِیْ وَذٰلِکَ هَا﴾
﴿یَا وَالسَّلٰمُ مَعَ الّٰتِیْ فَرُدْ غُدُرَا﴾

ترجمہ۔لٰــکِــنْ ،اُولٰٓئِکَ اور الّٰــئِیْ اور ذٰلِکَ اور هـا ء تنبیہ اور یــاءِ ندائیہ اور السَّلٰمُ اسکے ہمراہ الّٰتِیْ میں
الف حذف ہے پس تو تالابوں کو تلاش کر۔

شعر ۱۳۱:۔ ﴿مَسٰجِدِ وَاِلٰهٍ مَّعْ مَلٰئِکَةٍ﴾
﴿وَاذْکُرْ تَبٰرَکَ وَالرَّحْمٰنُ مُغْتَفِرَا﴾

ترجمہ۔اسی طرح مَسٰجِدُ اور اِلٰهٌ ساتھ مَلٰٓئِکَةَ میں اجماعاً الف حذف ہے اور یاد رکھ تَبٰرَکَ اور الرَّحْمٰنُ اس حال میں کہ وہ رحمٰن بہت بخشش والا ہے۔یا اس حال میں کہ تو ان کلمات کے الفوں کو پوشیدہ کرنے والا ہے۔

شعر ۱۳۲:۔ ﴿وَلَا خِلٰلَ مَسٰکِیْنَ الضَّلٰلُ خَلَا﴾
﴿لُ وَالْکَلٰلَةِ وَالْخَلّٰقُ لَا کَدَرَا﴾

ترجمہ۔وَلَا خِلٰلَ ۔مَسٰکِیْنَ ۔الضَّلٰلُ ۔خَلٰلُ اور الْکَلٰلَةِ اور الْخَلّٰقُ میں بغیر کسی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

کدورت کے الف حذف ہے۔

شعر۱۳۳:۔ ﴿سُلٰلَةٍ وَّغُلٰمٌ وَّالظِّلٰلِ وَفِیْ﴾

﴿مَا بَیْنَ لَامَیْنِ هٰذَا الْحَذْفُ قَدْ غُمِرَا﴾

ترجمہ۔ سُلٰلَةٍ اور غُلٰمٌ اور الظِّلٰلِ میں بھی اجماعاً الف محذوف ہے۔ اور دو لاموں کے درمیان آنے والا الف حذف کیا گیا ہے۔ اور یہ حذف زندہ کیا گیا ہے۔ غُمِرَا ماخوذ ہے۔ عَمَرْتَ البیت و الدار.

توضیح۔ ان چار اشعار کے بائیس کلمات میں الف کا حذف اجماعی اور قاعدہ کلیہ کے طور ہے۔ یہ کلمات موجودہ شکل سے آئیں یا قدرِ فرق سے ان میں الف کا حذف ہر حال میں ہے۔ ھا سے تنبیہ کی ھا مراد ہے جیسے هٰذَا. هٰذِهٖ. هٰٓاَنْتُمْ. هٰٓؤُلَآءِ اور یا سے حرف ندا مراد ہے۔ یٰقَوْمِ. یٰنُوْحُ. یٰٓاٰدَمُ وغیرہ۔ السَّلٰم کا ذکر فرش میں بقرہ میں نافعؒ کی روایت کی بنا پر اور انعام ومائدہ والے میں مخصوص تھا۔ یہاں کلیہ کے طور پر بیان ہوا ہے۔ دو لاموں کے درمیان بھی الف ہر جگہ حذف ہے چونکہ ان میں تماثل ہے اسلئے تکرار سے بچنے کیلئے الف حذف کیا گیا ہے۔ البتہ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ مستثنیٰ ہے۔

الف تثنیہ کا حذف

شعر۱۳۴:۔ ﴿وَفِی الْمُثَنّٰی اِذَا مَا لَمْ یَكُنْ طَرَفًا﴾

﴿كَسٰحِرٰنِ اَضَلّٰنَا فَطِبْ صَدَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور تثنیہ میں بھی الف حذف کیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ آخر میں نہ ہو۔ اس کی مثالیں سٰحِرٰنِ. اَضَلّٰنَا ہیں۔ پس تو سینہ کے اعتبار سے خوش ہو جا۔ یعنی اس کلیہ کو کھلے دل سے قبول کر لے۔ توضیح۔ تثنیہ کا الف اگر کلمہ کے آخر میں ہوگا جیسے اَنْ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

تَفْشَلا. فَاسْتَقِيمَا. وَسُوْلًا. وَطَفِقَا وغیرہ تو ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر درمیان میں ہو تو محذوف بطور کلیہ ہوگا جیسے سٰحِرٰنِ. اَضَلَّنَا. وَالَّذٰنِ. هٰذٰنِ خَصْمٰنِ وغیرہ۔ خواہ اسم میں ہو یا فعل میں الیتہ دانی ؒ نے تکَذِّبٰانِ میں خلف بیان کیا ہے۔

جمع متکلم کے نون کے بعد الف کا حذف

شعر ۱۳۵: ﴿وَبَعْدَ نُونِ ضَمِيرِ الْفَاعِلِيْنَ كَا ﴾

﴿ تَيْنَا وَزِدْنَا وَعَلَّمْنَا خُلًا خَصِرًا ﴾

ترجمہ:۔ اور فاعلوں کی ضمیر کے نون کے بعد جمع متکلم میں بھی اجماعاً محذوف ہوتا ہے اٰتَیْنٰهُ، عَلَّمْنٰهُ اور زِدْنٰهُمْ کی طرح حالانکہ یہ شیریں اور سرسبز ہے۔

توضیح:۔ یعنی جو الف جمع متکلم کے نون کے بعد ہو اگر وہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے ان تینوں مثالوں میں ہے۔ تو وہ الف بھی بطور کلیہ ہر جگہ باتفاق مصاحف حذف ہوتا ہے۔ اور اگر کلمہ کے آخر میں ہو تو ثابت ہوتا ہے۔ جیسے وَرَبَطْنَا. اٰمَنَّا. رَبَّنَا عُلِّمْنَا وغیرہ۔

شعر ۱۳۶: ﴿وَعِلمًا وَبَلٰغٌ وَّالسَّلٰسِلُ وَالشّ ﴾

﴿ شَیطٰنُ اِیلٰفِ سُلْطٰنٌ لِّمَنْ نَظَرَا ﴾

ترجمہ:۔ اور عِلمًا، بَلٰغٌ اور السَّلٰسِلُ اور الشَّیطٰنُ، اِیلٰفِ، سُلْطٰنٌ ان چھ کلمات میں الف کا حذف اس کے لئے ظاہر ہے جو دیکھتا ہے (مقنع میں دانی ؒ نے عٰلِمُ سماع والے میں فقط حذف بیان کیا ہے)۔ اِیلٰفِ اور اِلٰفِهِمْ دونوں میں حذف ہیں۔

شعر ۱۳۷: ﴿وَاللّٰعِنُوْنَ مَعَ اللّٰتَ الْقِیٰمَةِ اَصْ﴾

﴿ حٰبُ خَلٰئِفَ اَنْهٰرٌ صَفَتْ نُهُرَا ﴾

ترجمہ:۔ اور اللّٰعِنُوْنَ. اللّٰتَ سمیت اور الْقِیٰمَةِ. اَصْحٰبُ خَلٰئِفَ. اَنْهٰرٌ میں الف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

محذوف ہے جو روشن دنوں سے زیادہ صاف ہیں قولہ نُهُرًا بمعنی روشن، نہار کی جمع ہے جو طلوع سے غروب تک ہے۔

شعر ۱۳۸۔ ﴿ أُوْلَى يَتْمَى نَصْرَى فَاحْذِفُوا وَتَعَا ﴾

﴿ لَى كِلْتَهَا وَبِغَيْرِ الْجِنِّ الْسِّنَ جَرَى ﴾

ترجمہ: اور یتمی، نصری کا پہلا الف پس اسکو حذف کرو۔ اور تعلی کا الف سب مصاحف میں محذوف ہے اور سورۃ جن کے الجنّ کے سوا باقی ہر ایک میں الف کا حذف جاری ہوا ہے۔

شعر ۱۳۹۔ ﴿ حَتَّى يُلٰقُوا مُلٰقُوهُ مُسٰرِكَانِ اخ ﴾

﴿ فَعِظَةُ مُنْقِيَهُ بِسَرِكَهَا وَبِحَقِّ حَعْلُوا ﴾

ترجمہ: حتی یلقوا از زخرف، طور و معارج ۲ اور ملقوا (البقرہ ۲۴۹) ہیں اور سرکھا اسرا و الحجات ۵

اور مُسٰرِ کتا آل عمران ۱۰، الحجات ہیں بھی الف محذوف ہے اور مُسٰرِ کالو اور نُوکیا لو تبارک پر قیاس سے پر بہر کرنا یعنی تبارک میں الف مرسوم ہے

عدد والے اسم کے الف کا حذف

شعر ۱۴۰۔ ﴿ وَكُلُّ ذِي عَدَدٍ نَحْوُ الثَّلٰثَ ثَلٰ ﴾

﴿ ثُو الثَّلٰثِي هَاهُر الْحُوْلِ مُقْصِرًا ﴾

ترجمہ: اور ہر عدد والا اسم جو مثل الثلث، ثلثہ، الثلثی [illegible]

[illegible]

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ملاحظہ فرمائیں اعراف ۱۷ انور ۱، ۸ قصص ۳ زمر ۱۔یعنی گنتی والے الفاظ کا الف بھی حذف ہے۔

شعر ۱۴۱:۔ ﴿وَاحْفَظْ فِي الْاَنْفَالِ فِي الْمِيْعٰدِ مُتَّبِعًا﴾

﴿تُرٰبَ رَعْدٍ وَّنَمْلٍ وَّالنَّبَا عَطِرًا﴾

ترجمہ:۔اور تو محفوظ کر لے الف کے حذف کو اَلْمِیْعٰدِ انفال۔۵۔میں اور تُرٰبًا رعد۔۱۔ نمل۔۶۔ اور نبا ۲۔میں حالانکہ تو نقل کی پیروی کرنے والا ہے نیز یہ حذف عمدہ خوشبودار ہے ان تین کے سوا باقی جگہوں میں تُـرَابًـا میں الف ہے جبکہ شامی مصاحف میں مؤمنون۔۵۔صٓفّٰت۔۱۔و۔۲۔قٓ۔۱میں بھی الف محذوف ہے ان سات کے علاوہ باقی میں الف ہے۔

شعر ۱۴۲:۔ ﴿وَاَيُّـهَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَيُّـهَ الثَّقَلٰنِ﴾

﴿ اَيُّهَ السَّاحِرُ احْضُرْ كَالَّذِىْ سَحَرَا﴾

ترجمہ:۔اور وَاَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ نور۔۴۔اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ رحمٰن۔۲۔اَيُّهَ السّٰحِرُ زخرف۔۵ میں ھا کے بعد الف حذف ہے تو شبنم کی تری کیطرح ہو جا صبح کے وقت کی۔ شامیؒ اَيُّهُ کی ھا کو مضموم پڑھتے ہیں۔جو عربی لغات میں سے ایک ہے۔

شعر ۱۴۳:۔﴿كِتٰبُ نِ الَّا الَّذِىْ فِي الرَّعْدِ مَعْ اَجَلٍ﴾

﴿ وَالْحِجْرِ وَالْكَهْفِ فِي ثَانِيْهِمَا غَبَرَا﴾

ترجمہ۔۔كِتٰبٌ کا الف ہر جگہ محذوف ہے سوائے اس کے جو رعد۔۲۔ اَجَلٍ کے ساتھ اور حجر۔۱۔اور کہف۔۴۔ان دونوں کے دوسرے میں الف ثابت ہو گیا ہے۔یعنی وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ. اِلَيْکَ مِنْ كِتَابِ رَبِّکَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۴۴:۔ ﴿وَالنَّمْلِ الْاُوْلٰی وَقُلْ اٰیٰتُنَا وَمَعًا﴾

﴿بِیُوْنُسَ الْاَوَّلَیْنِ اسْتَثْنِ مُؤْتَمِرًا﴾

ترجمہ:۔اور نمل کے اول ۔۱۔ میں وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ کے سوا اور تو کہہ دے کہ اٰيٰتُنَا کا الف بھی محذوف ہے اور سورہ یونسؑ کے پہلے دو کو مستثنی کردے جن کے بعد قُلْ صیغہ امر ہے حالانکہ تو عمل کرنے والا ہو۔ یعنی اٰیاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۔۳۔ اور فِیْ اٰیَاتِنَا ۔۲۔ یا کے بعد الف مرسوم ہے شامی میں سخاوی نے ان میں بھی حذف دیکھا ہے۔

شعر۱۴۵:۔ ﴿فِیْ یُوْسُفٍ خَصَّ قُرْئٰنًا وَزُخْرُفِهٖ﴾

﴿اُوْلٰاهُمَا وَبِاِثْبَاتِ الْعِرَاقِ يُرٰى﴾

ترجمہ:۔اور سورہ یوسف میں اور اس قرآن کی زخرف میں ان دونوں کے پہلے قُرْءٰنًا کو الف کے حذف کے ساتھ خاص کردے، اور یہ عراقی مصاحف میں الف کا اثبات دیکھا ہے۔ البتہ غیر عراقی میں الف نہیں ہے ان دونوں میں دانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو بھی عراقی وغیر عراقی میں الف سے دیکھا ہے، سخاوی کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان دو اور اسراء ۱۲۔ زمر ۔۳۔ کو بھی الف کے بغیر دیکھا ہے۔ موجود رسم یوسف اور زخرف کے ان دو اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا اور اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا میں حذف اور باقی ہر جگہ الف سے لکھا جاتا ہے۔

شعر۱۴۶:۔﴿ وَسٰحِرٌ غَيْرُ اُخْرَى الذّٰرِيَاتِ بَدَا﴾

﴿وَالْكُلُّ ذُوْ اَلِفٍ عَنْ نَّافِعٍ سُطِرَا﴾

ترجمہ:۔اور ذاریات کے دوسرے سَاحِرٌ کے سوا ہر جگہ سٰحِرٌ حذف الف سے ظاہر ہوا ہے اور نافعؒ نے سَـــاحِـرٌ کا ہر لفظ الف والا بیان کیا ہے یعنی ذاریات ۔۳۔ میں اجماعاً

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

الف ہے، نافعؒ کے قول میں اسکی قراءۃ کا بیان ہے جبکہ نصیرؒ کے قول سے رسم کا بیان ہے۔ باقی جگہوں میں دونوں وجوہ ہیں۔

شعر ۱۴۷:۔﴿وَالْاَعْجَمِیُّ ذُو الْاِسْتِعْمَالِ خُصَّ وَقُلْ﴾
﴿طَالُوْتُ جَالُوْتُ بِالْاِثْبَاتِ مُقْتَفِرَا﴾

ترجمہ:۔اور زیادہ استعمال والا عجمی کلمہ الف کے حذف سے خاص ہو گیا ہے (جیسے ابـرٰھیم. اسمٰعیل. لقمٰن. ھٰرون) اور تو کہہ کہ عجمی اسماء کے طَالُوْتُ اور جَالُوْتُ بقرہ ۲۴۳ اثبات الف سے ہیں۔

شعر ۱۴۸:۔﴿یَاْجُوْجُ مَاْجُوْجُ فِیْ هارُوْتَ تَثْبُتُ مَعْ﴾
﴿مَارُوْتَ قَارُوْنَ مَعْ هَامَانَ مُشْتَهِـرَا﴾

ترجمہ:۔اور یَـاْجُوْجُ مَاْجُوْجُ کہف۔۱۱۔انبیاء۔۷ چاروں الف کے اثبات سے ہیں اور هَارُوْت اور مَارُوْت بقرہ ۱۲۔قَارُوْن اور هَامَان ان میں الف ثابت ہے اس حال میں کہ مشہور ہے یاجوج۔ ماجوج کے سوا باقی دو شعروں کے چھ کلمات کے بارے میں علامہ سخاویؒ نے فرمایا ہے کہ شامی مصاحف میں میں نے الف سے دیکھیں ہیں۔

شعر ۱۴۹:۔﴿دَاوٗدُ مُثْبَتُ نِ اذْ وَاوٌ بِهٖ حَذَفُوْا﴾
﴿وَالْحَذْفُ قَلَّ بِاِسْرَآءِیْلَ مُخْتَبَرَا﴾

ترجمہ:۔البتہ عجمی میں سے دَاوٗد کا الف ثابت ہے اسلئے کہ اہل رسم نے اس کہ دوسرے واو کو کتابت سے حذف کر دیا ہے (جو پڑھا جاتا ہے) یعنی تماثل کی وجہ سے ایک واو حذف ہے اور اِسْرَآءِیل میں را کے بعد الف کا حذف قلیل ہو گیا ہے حالانکہ وہ آزمایا ہوا ہے۔

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

جمع مذکر و مؤنث سالم کے الف کا حذف

شعر ۱۵۰:۔﴿وَكُلُّ جَمْعٍ كَثِيرِ الدَّوْرِ كَالْكَلِمَا

تِ الْبَيِّنٰتِ وَنَحْوُ الصّٰلِحِينَ ذُرَا﴾

ترجمہ:۔اور ہر وہ جمع مذکر مؤنث سالم جو کثرت سے آنے والی ہو جیسے: اَلْكَلِمٰت۔اَلْبَيِّنٰت کیطرح اور جیسے: اَلصّٰلِحِيْن اہل رسم نے الف کو اڑا دیا ہے۔یا حالانکہ یہ جمع بلندیوں والی ہے یعنی اجماعاً الف محذوف ہے۔قولہٗ ذُرا بمعنی سَقَط یا ذُرْوَةٌ سے بمعنی بلندی۔

شعر ۱۵۱:۔﴿سِوَى الْمُشَدَّدِ وَالْمَهْمُوزِ فَاخْتَلَفَا

عِنْدَ الْعِرَاقِ وَفِي التَّأْنِيثِ قَدْ كَثُرَا﴾

ترجمہ:۔سوائے فاعل کے الف کے بعد تشدید اور ہمزہ والے جمع کے کلمات کے پس ان دونوں میں عراقی مصاحف میں اختلاف ہوا ہے اور جمع مؤنث سالم میں وہ اثبات الف کثیر ہو گیا ہے۔جیسے الضَّآلِّيْنَ۔وَ الصَّآئِمِيْنَ۔

توضیح۔کثیر الدَّور جمع سے مراد وہ جمعیں ہیں جو کلام عرب میں کثرت استعمال میں آئی ہیں اگر چہ قرآن میں ایک یا دو جگہ ہو (نثر المرجان) الکلمت۔اَلْبَيِّنٰتِ جمع مؤنث سالم کی اور الصّٰلِحِيْن جمع مذکر سالم کی مثالیں ہیں اور جو کثرت سے استعمال ہوتی ہیں ان میں الف حذف ہے اور جو قلیل الدور ہیں ان میں ثابت ہے جیسے رَازِقِيْنَ۔خَاسِرُوْنَ وغیرہ اور جمع مذکر سالم مشدد و مہموز میں مصاحف مدنی، مکی، شامی اور مصحف امام میں تو الف ثابت ہے لیکن عراقی مصاحف میں مشدد و مہموز میں حذف و اثبات دونوں ہیں جبکہ مذکر سالم میں اثبات الف اکثر ہے: الصَّآئِمِيْنَ، الصَّآئِمٰت۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

دوالفوں والی جمع

شعر۱۵۲:۔﴿وَمَا بِهٖ اَلِفَانِ عَنْهُمُ حُذِفَا

كَا لصّٰلِحٰتِ وَعَنْ جُلِّ الرُّسُوْمِ سَرٰى﴾

ترجمہ:۔اور مؤنث سالم کا وہ کلمہ جس میں دوالف ہو تو اہل رسم کے جلیل القدر حضرات سے دونوں الفوں کا حذف جاری ہوا ہے جیسے الصّٰلِحٰت اور الصّٰفّٰت، وَالصّٰئِمٰت۔

توضیح:۔جمع مؤنث سالم کے جس حذف کلمہ میں دوالف ہوں تو اکثر مصاحف میں دونوں الف محذوف ہیں البتہ بعض میں پہلا ثابت اور دوسرا حذف ہے شعر۱۵۱میں قَدْ كَثُرَا میں صرف عراقی میں حذف بیان کیا ہے اور شعر۱۵۲میں اسکا عام ہونا یعنی عراقی اور غیر عراقی سب میں اسی طرح ہے۔

شعر۱۵۳:۔﴿وَاكْتُبْ تَرٰٓءَا وَجَآءَنَا بِوَاحِدَةٍ

تَبَوَّا مَلْجَأً مَّآءَ مَّعَ النُّظَرَا﴾

ترجمہ:۔اور تو تَرٰٓءَا شعراء ۔۴۔اور جَآءَنَا زخرف ۔۴۔ اَنْ تَبَوَّا یونس ۔۹۔مَلْجَأً توبہ ۔۷۔اور مَّآءَ کو ہر جگہ ان کے ہم شکلوں سمیت ایک الف سے لکھ۔

شعر۱۵۴:۔﴿نَاٰ رَاٰ وَمَعْ اُوْلَى النَّجْمِ ثَالِثُهٗ

بِالْيَآءِ مَعْ اَلِفِ السُّوْاٰى كَذَا سُطِرَا﴾

ترجمہ:۔اور نَاٰ ۔اسراء ۔۹۔فصلت ۔۶۔اور رَاٰ کو ہر جگہ ایک الف سے لکھ اور اس رَاٰى کا تیسرا جو نجم کے پہلے کے ساتھ ہے وَمَا رَاٰى لَقَدْ رَاٰى مِنْ رکوع اول میں یا کے ساتھ مرسوم ہیں اور السُّوْاٰى روم ۔۱۔بھی اسی طرح الف اور یا سے لکھا گیا ہے۔

توضیح:۔یعنی رَاٰ سب جگہ ایک الف سے مرسوم ہے مگر نجم کا پہلا اور تیسرا راء کے بعد الف

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

پھر یاء سے ہے اور السُّــــــوْٓای روم۔۱۔ میں بھی واو اور الف اور پھر یا مرسوم ہے۔
تَـرَاءٰ،رَاٰ سے تـفـاعَــلَ ہے اس میں تین الفوں میں سے ایک لکھا گیا ہے۔ جَآءَ نَا
میں واحد کی قراءۃ پر ایک اور تثنیہ کی قراءت پر دو الف ہیں۔ ہمزہ قاعدہ کے مطابق بے
صورت ہونا چاہیے لیکن شمول کی بناء پر ایک الف سے لکھا ہے۔ نَـا' میں بھی شمول کی وجہ
سے ایک الف لکھا گیا ہے۔ قـولـهٗ: ثَالِثُهٗ' مبتدا۔ فَا' اس کا ظرف ہو کر صفت ہے بِالْیَاءِ
مَعُ الف خبر ہے۔

شعر۱۵۵:۔﴿وَكُلُّ مَا زَادَ اُوْلَاهُ عَلٰى اَلِفٍ﴾

﴿بِوَاحِدٍ فَاعْتَمِدْ مِنْ بَرْقِهِ الْمَطَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور ہر کلمہ جو کہ ابتدا میں ایک الف سے زیادہ والا ہو ایک ہی الف سے لکھا ہوا ہے
پس تو اس کلیہ پر اس کی بجلی سے بارش پر اعتماد کر۔

شعر۱۵٦:۔﴿اٰلْنَ اٰتٰى ءَ اٰمَنْتُمْ ءَ اَنْتَ وَزِدْ﴾

﴿ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ وَرُضْ مِنْ رَّوْضِهَا خَضِرَا﴾

ترجمہ:۔ اس قاعدہ کلیہ کی مثالیں آلْــئٰـنَ ۔ءَ اٰمَـنْـتُـمْ۔ ءَ اَنْـتَ وغیرہ ہیں اور تو قُـلْ
اَتَّخَذْتُمْ کو بھی زیادہ کرو۔ اور تو اس باغ میں داخل ہو حالانکہ کے وہ سرسبز ہے۔

توضیح۔ یعنی جن کلمات کے شروع میں دو۔ یا دو سے زیادہ الف ہوں تو ان میں ایک ہی لکھا
جاتا ہے پورے قرآن میں ایسا ہی ہے ناظمؒ اس شعر میں پانچ مثالیں لائے ہیں ان میں
سے ءَ اٰمَـنْـتُـمْ میں تین اور باقی میں دو دو الف ہیں۔ اور اتَّـخَذْتُمْ میں دوسرا الف ہمزہ
وصل کا ہے جو درج کلام میں حذف ہوتا ہے۔ اسکی اصل اَاِتَّخَذْ تُمْ ہے۔
ان سب میں ایک ہی الف لکھا جاتا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۵۷:۔﴿ لَأَمْلَئَنَّ اشْمَأَزَّتْ وَامْتَلَاتِ لَدٰی

﴿ جُلِّ الْعِرَاقِ اطْمَأَنُّوْا لَمْ تَنَلْ صُوَرَا﴾

ترجمہ:۔لَاَمْلَئَنَّ اعراف۲۔الٓمّٓ سجدہ ۲۔صٓ ۵۔اِشْمَاَزَّتْ زمر۵اورامْتَلَاْتِ قٓ۳۔ اور وَاطْمَاَنُّوْا یونس ا۔جو ہیں ان کے ہمزوں نے عراق کے معتبر مصاحف میں صورتوں کو حاصل نہیں کیا۔

توضیح۔یعنی ان کلمات میں عراق کے اکثر قرآنوں میں ان کے ہمزے بے صورت ہیں اور حجازی وشامی اور بعض عراقی میں قیاس کے مطابق بصورت الف سے مرسوم ہیں۔مرسوم کی صورت لَاَمْلَانَّ. اشْمَاَزَّتْ. اِمْتَلَاتِ.وَاطْمَاَنُّوْا ہےاورغیرمرسوم کی لَاَمْلَئَنَّ.اِشْمَئَزَّتْ .اِمْتَلَئْتِ اور وَاطْمَئَنُّوْا۔موجودہ قرآنوں میں صرف لَاَمْلَئَنَّ کا دوسرا ہمزہ بےصورت ہے باقی تین میں بصورت الف لکھا ہوا ہے۔

﴿ہمزہ وصلی کےمحذوف فی الرسم ہونے کا ضابطہ﴾

شعر۱۵۸:۔﴿لَلدَّارُ وَاْتُوْا وَفَاْتُوْا فَسْئَلُوْا وسَلُوْا ﴾

﴿ فِی شَکْلِهِنَّ وَبِسْمِ اللّٰهِ نَلْ یُسْرَا﴾

ترجمہ:۔لَلدَّارُ. وَاْتُوْااور فَاْتُوْا. فَسْئَلُوْا. وَسْئَلُوْا اپنے ہم شکلوں سمیت اور بِسْمِ اللّٰهِ جو ہیں ان میں ہمزہ وصلی حذف ہے۔تو آسانی کو حاصل کر لے۔قولہٗ فِیْ شَکْلِهِنّ ای فی مَشَاکِلِهِنَّ۔

توضیح۔ہمزہ وصلی ہر جگہ بصورت الف مرسوم ہوتا ہے مگر ان پانچ قسموں میں ہر جگہ محذوف ہوتا ہے۔(۱)اَل کا ہمزہ جس سے متصل لام ابتدائیہ مفتوحہ یا لام جارہ مکسورہ ہو۔ جیسے لَلدَّارُ. لِلْاٰخِرَةِ (۲)واؤ اور فا کے بعد والا ہمزہ وصلی جو فا کلمہ کے ہمزہ پر داخل

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ہو جیسے وَاتُوْا کہ اصل میں وَاأتُوْا ہے واؤ و فاؔ کے بعد والا الف ہمزہ ساکنہ کی صورت ہے اور ہمزہ وصلی کا الف حذف ہے (۳) سَـــاَلَ کے امر حاضر یا جمع مذکر کے ہمزہ وصلی پر واو یا فا داخل ہو۔وَسْئَلُوْا .فَسْئَلِ اور اگر اسکے ماقبل واو۔فا۔نہ ہو تو ہمزہ حذف ہو جاتا ہے اور سین کو حرکت نقل کی جاتی ہے سَلْ بَنِیْ .سَلْهُمْ ہمزہ وصلی تاہم حذف ہوتا ہے (۴) بِسْمِ اللّٰهِ میں اسم کا ہمزہ بھی محذوف فی الرسم ہے (۵) جس ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام داخل ہو اور وہ لام تعریف کا ہمزہ نہ ہو جیسے اَسْتَكْبَرْتَ .اَطَّلَعَ کہ ان کی اصل اَاِسْتَكْبَرْتَ اور اَاِطَّلَعَ ہے یہ قسم شعر ۱۵۵ کلمہ کے شروع کے الفات میں بیان ہو چکی ہے۔

(نوٹ)(۱) ءَ اِنَّکَ .ءَ اَنْـــتَ وغیرہ میں اول ہمزہ محذوف فی الرسم ہے اسلئے اسے رأس عین سے لکھا جاتا ہے (۲) لَتَّخَذْتَ کھف ع ۱۰ میں الف کا حذف اجماعاً ہے جو لَتَخِذْتَ کی قراءت کے شمول کیلئے ہے۔جمہور کی قراءت کے مطابق لَاتَّخَذْتَ لام ابتدائیہ کے بعد الف تھا جو قاعدہ کے تحت محذوف ہوا۔لَتَخِذْتَ کی اصل تَخِذَ ہے۔

﴿واو متطرفہ کے بعد الف فاصل زائد﴾

شعر ۱۵۹:۔﴿ وَزِدْ بَنُوْا اَلِفًا فِیْ یُوْنُسٍ وَّلَدٰی ﴾

﴿ فِعْلِ الْجَمِیْعِ وَوَاوِ الْفَرْدِ کَیْفَ جَرٰی ﴾

ترجمہ۔اور سورہ یونس میں بَنُوْا واو کے بعد الف زیادہ کر فعل جمع اور مفرد کے صیغہ کی واو میں بھی الف زائد لکھ حالانکہ وہ جس کیفیت پر بھی جاری ہو۔قولہٗ کَیْفَ جَـــرٰی یعنی مضارع مفرد خواہ رفع سے آئیں خواہ نصب سے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔مندرجہ ذیل تین قسموں میں واوساکن کے بعد جوکلمہ کے آخر میں ہوالف زائد لکھا جاتا ہے:

(۱)وہ الفاظ جوفعل یامشبہ بالفعل نہیں مگران کے آخر میں واومتطرفہ ہےاوروہ تین ہی آئے ہیں(۱)بَنُوْا(اسْرَآءِیْلَ)(۲) اُولُوْا (۳) ذُوْ۔ناظمؒ نےصرف اول کوبیان کیا ہے جسمیں اجماعاً الف ہے دوسرے دو میں اختلاف ہے۔مقنع میں انکو بیان کیا گیا ہے موجودہ قرآنوں میں اُولُوْا کے آخر میں الف ہےذُوْ کے آخر میں نہیں۔جیسے اُولُوا العِلْمِ .لَذُوْ فَضْلٍ (۲)فعل ماضی۔مضارع۔امر۔نہی کے جمع کے صیغوں میں اوراسم فاعل ومفعول کے جمع مذکر میں الف لکھا جائے گا جیسے۔جَاهَدُوْا. خَلَوْا.تَفْعَلُوْا.وَلَا تَهِنُوْا.وَاخْشَوْا.وَاتَّقُوْا.مُلٰقُوْا.مُرْسِلُوْا.

(۳)فعل مضارع مفرد کے صیغوں میں بھی واومتطرفہ کے بعداگرضمیر بارزمجرورمتصل یا منصوب متصل واقع نہ ہو(۱)(۲)واحد مذکرومؤنث غائب(۳)واحد مذکر حاضر(۴) واحد متکلم(۵)اورجمع متکلم۔مثالیں: یَرْجُوْا.تَتْلُوْا.اَدْعُوْا.نَبْلُوْا.لِتَتْلُوْا. اوراگرآخر میں نون اعرابی یاضمیرہوگی توالف نہیں لکھا جاتا جیسے رَاوَدَ كَالُوْهُمْ. يَدْعُوْنَ.تَقْتُلُوْنَ وغیرہ۔

(نوٹ) یہ الف کلمہ مکمل ہونے کوظاہرکرنے کیلئے صحابہ کرام نے اختیارکیا ہے۔جہاں پر ضمیریانون اعرابی ہوتوواوپرکلمہ ختم نہیں ہوتا۔اسلئے نہیں لکھا جاتا۔

وہ سات کلمات جواس کلیہ سے مستثنٰی ہیں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

۱۶۰۔﴿جَآءُوْ وَبَآءُوْ احْذِفُوا فَآءُوْ سَعَوْ بِسَبَا﴾

﴿عَتَوْ عُتُوًّا وَقُلْ تَبَوَّءُوْ اُخَرَا﴾

ترجمہ۔لیکن جَآءُوْ۔بَآءُوْ جہاں بھی واقع ہو اور فَاِنْ فَآءُوْ(بقرہ۲۸) سَعَوْ(سبا) وَعَتَوْ عُتُوًّا (فرقان۳)ان میں آخری الف حذف کردو اور تو کہہ دے کہ تَبَوَّءُوْ الدَّارَ حشر ابھی حذف الف سے ہے۔قولہٗ اُخَرًا۔اَخِیر کی جمع ہے جو اِحْذِفُوْا کا مفعول ہے۔نیز جَآءُوْ سے پہلے فِیْ مقدر ہے۔

شعر۱۶۱:۔ ﴿اَنْ یَّعْفُوَ الْحَذْفُ فِیْهَا دُوْنَ سَائِرِهَا﴾

﴿یَعْفُوْا وَنَبْلُوْا مَعْ لَنْ نَّدْعُوَا النُّظَرَا﴾

ترجمہ۔اور اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ نساء۱۴۱جو ہے اسی میں حذف ہے نہ کہ مضارع مفرد کے باقی الفاظ میں بھی یعنی لَنْ نَّدْعُوَاْ کہف ۲ سمیت وَیَعْفُوَاْ اور وَنَبْلُوَاْ اور ان کے ہم شکلوں (لِتَتْلُوَاْ ۔یَتْلُوَاْ وغیرہ)یعنی ان میں بھی الف زائد مرسوم ہے۔

قولہٗ النُّظَرَا۔نَظِیر کی جمع منصوب بنزع الخافض ہے اَیِ الْاَلِفُ زَائِدٌ فِی هٰذِهِ الالفاظ مع امثالِهَا ۔سَائِرِهَا سے پہلے فی مقدر ہے دُوْنَ "لَا" کے معنی میں ہے۔

توضیح۔جَآءُوْ سے تَبَوَّءُوْ تک کل چھ کلمات جمع کے صیغوں سے ہیں جن کے آخر میں الف مرسوم نہیں ہے۔

اور شعر ۱۶۱ میں اَنْ یَّعْفُوَ مفرد کا ایک صیغہ ہے اس کے آخر میں بھی الف نہیں اور مفرد میں صرف اسی ایک جگہ میں الف نہیں باقی مفرد کے وہ صیغے جن کے آخر میں واو متطرفہ ہے ان میں الف مرسوم ہے۔

ناظمؒ ان مفردات میں سے یَعْفُوَاْ۔نَبْلُوَاْ اور لَنْ نَّدْعُوَاْ کو ذکر فرما کر ان کے نظائر سے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

باقی اسطرح کے تمام مفردات کو بھی شامل فرمارہے ہیں کہ ان کے واو کے بعد الف مرسوم ہے۔اورنساء والے کی تعیین اَنْ سے فرمائی ہے۔

﴿بَابٌ مِّنَ الزِّیَادَةِ﴾

قاعدہ کلیہ کے بغیر چند کلمات میں الف اور چند میں نون کی زیادتی

شعر۱۶۲:۔﴿فِی الْکَهْفِ شِیْنُ لِشَایْءٍ بَعْدَهُ اَلِف ﴾

﴿ وَقَوْلُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَّیْسَ مُعْتَبِرَا﴾

ترجمہ۔سورۃ کہف میں لِشَایْءٍ کا شین جو ہے اسکے بعد الف زائد ہے اور شَیْءٍ کے تمام کلمات میں الف والا قول معتبر نہیں ہے۔

توضیح:۔محمد عیسیٰ اصبہانی فرماتے ہیں کہ میں نے مصاحف میں شَیْءٍ کو کہف والے کے سوا الف کے بغیر دیکھا ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں ہر جگہ الف سے دیکھا ہے۔ ناظمؒ فرماتے ہیں کہ یہ قول معتبر نہیں اور یہ مصحف عثمانی بھی نہیں۔

مولانا قاری اظہار احمد تھانویؒ نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ شَیْءٍ کی اصل شَاءَ، یَشَاءُ ہے اسکا مصدر شَائٌ ہے دیگر تمام جگہ قلب مکان ہوا ہے یعنی ہمزہ کی جگہ یا اور یا کی جگہ ہمزہ بدل کر شَیْءٌ ہوا ہے سورۃ کہف میں اصل لغت کی طرف اشارہ کی غرض سے الف لکھ دیا ہے مگر کسی قراءت کا تلفظ الف سے نہیں۔

۱۶۳:۔﴿ وَزَادَ فِیْ مِائَتَیْنِ الْکُلُّ مَعْ مِائَةٍ ﴾

﴿ وَفِی ابْنِ نِ اثْبَاتُهَا وَصْفًا وَّقُلْ خَبَرَا﴾

ترجمہ۔اور تمام مِائَتَیْنِ میں مِائَةٍ سمیت الف زائد ہوا ہے اور ابن میں بھی ہمزہ بشکل الف کا اثبات ہر جگہ ہے اور تو کہہ دے کہ ابن صفت واقع ہو یا خبر ہو۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔ مِـائَةٍ اور مِـائَتَین میں میم اور ہمزہ بشکل یا کے درمیان ایک الف زائد بنایا جاتا ہے واحد و تثنیہ ہر دو میں تا کہ مِـنْهُ سے التباس نہ ہو۔ اور اسی طرح ابْـن اِبْنَة مذکر و مؤنث کا وصلی ہمزہ بھی ہر جگہ مرسوم ہے اگر چہ یہ ماقبل کے اسم کی صفت ہو یا خبر ہو نیز منادیٰ ہو یا مفعول ہو یا مبتدا واقع ہو۔ صفت کی مثال: مَا الْـمَسِیْـحُ ابْنُ مَرْیَمَ. خبر جیسے عُزَیْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ منادیٰ جیسے یَابْنَؤُمَّ مفعول جیسے وَنَادٰی نُوحُ نِ ابْنَهُ اور ابنت بھی اسی طرح ہے جیسے وَمَرْیَمَ ابْنَتَ وغیرہ۔

شعر۱۶۴:۔ ﴿لَنَسْفَعًا لَّیَکُوْنًا مَّعْ اِذًا اَلِفٌ﴾

﴿وَالنُّوْنُ وَکَاَیِّنْ کُلِّهَا زَهَرَا﴾

ترجمہ۔ لَنَسْفَعًا (علق) لَیَکُـوْنًا (یوسف) اِذًا سمیت میں الف مرسوم ہے اور کَاَیِّنْ میں ہر جگہ نون تنوین کے بجائے نون ساکنہ روشن ہوا ہے۔

توضیح۔ لَـنَسْفَعًا اور لَیَکُوْنًا۔ نون خفیفہ کی جگہ دو زبر کا تنوین مع الف لکھا ہے اور اِذَنْ ظرفیہ بھی الف سے مرسوم ہے جیسے وَاِذًا لَّاَذَقْنٰکَ اور کَاَیِّ "کَاَیِّنْ" نون ساکنہ سے ہر جگہ مرسوم ہے اور اس میں شمول قراءت بھی ہے اسلئے کہ ابو جعفرؒ اور مکیؒ اسے کَـآئِـنْ پڑھتے ہیں۔

شعر۱۶۵:۔ ﴿وَ لَیْکَةَ الْاَلِفَانِ الْحَذْفُ نَالَهُمَا﴾

﴿ فِیْ صَادَ وَالشُّعَرَآءِ طَیِّبًا شَجَرَا﴾

ترجمہ۔ اور لَیْـــکَةَ میں حذف دونوں الفوں کو پہنچا ہے صٓ اور شعراء ۱۰ میں حالانکہ یہ حذف عمدہ اور درخت کیطرح قوی و مضبوط ہے۔

توضیح۔ اَصْـحٰـبُ لْـئَیْکَة۔ صٓ اور شعراء میں اَلْ کا ہمزہ بشکل الف بھی محذوف ہے اور

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

لام کے بعد اَیْــکَۃ کا الف بھی محذوف ہے اسمیں شمول قراءت ہے حجر اور ق میں دونوں مرسوم ہیں ان میں حرمیؒ شامیؒ لَیۡکَۃَ ا ور باقین اَصْـحٰبُ لْئَیۡکَۃِ پڑھتے ہیں اور حجر اور قٓ میں سب اَلْاَیْکَۃِ پڑھتے ہیں۔

بَابُ حَذْفِ الْیَآءِ وثُبُوْتِهَا.

یا کے حذف اور اثبات کا بیان یعنی ایک سو اکیس یاءات زوائد

شعر۱۶۶:۔﴿وَتَعْرِفُ الْیَآءَ فِیْ حَالِ الثُّبُوتِ اِذَا ﴾

﴿حَصَّلْتَ مَحْذُوْفَهَا فَخُذْه مُبْتَكِرَا﴾

ترجمہ۔اور تو یا کو اس کے اثبات کی حالت میں تب پہچان لے گا۔جب ان میں یاءات محذوفہ کو حاصل کرلے گا۔پس تو ان یاءات محذوفہ کو لے لے اس حال میں کہ تو جلدی کرنے والا ہے۔قَوْلُہٗ فَـخُـذْهُ مُبتکِرًا ۔ای فَـخُـذْ بَیَـانَ الْـمَـحْذُوْفَاتِ حَالَ کَوْنِکَ مُسْرِعًا اِلَیْهَا۔

توضیح۔اس باب میں ناظمؒ یاءات محذوفہ کو بیان فرماتے ہیں جو کلمہ کے آخر میں غیر مرسوم ہوتی ہیں۔کبھی فعل متکلم کی کبھی لام کلمہ کی اور اسم وحرف کے ساتھ بھی ہوتی ہیں۔جو ایک سو اکیس ہیں۔چھیاسی رؤس آیات کی اور پینتیس ۳۵ درمیان میں ہوتی ہیں غیر مرسوم میں قراء کا حذف واثبات کا اختلاف ہے اور مرسوم میں فتحہ وسکون کا شاطبیہ میں طلباء پڑھ چکے ہیں۔چونکہ مرسوم جنہیں یاء ات اضافت کہتے ہیں قرآن مجید میں کل سات سو چھیانوے ۷۹۶ ہیں جبکہ غیر مرسوم یعنی یاءات زوائد کی تعداد کم ہے ان کا معلوم کرلینا آسان ہے اسلئے فرمایا کہ جب یہ معلوم ہوجائیں گی تو مرسوم ان کے ماسوا کی تمام کا علم ہو جائے گا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۶۷:۔﴿حَيثُ ارْهَبُوْنِ اتَّقُوْنِی تَكْفُرُوْنِ اَطِی

عُوْنِ اسْمَعُوْنِ وَخَافُوْنِ اعْبُدُوْنِ طَرَا﴾

ترجمہ۔اِرْهَبُوْنِ. اِتَّقُوْنِ. تَكْفُرُوْنِ. اَطِيْعُوْنِ. اِسْمَعُوْنِ اور خَافُوْنِ. اُعْبُدُوْنِ۔

شعر۱۶۸:۔﴿اِلَّا بِيَاسِيْنَ وَالدَّاعِیْ دَعَانِ وَكِیْ

دُوْنِیْ سِوٰی هُوْدَ تُخْزُوْنِیْ وَعِيْدِ عَرَا﴾

ترجمہ:۔سوائے یٰسٓ والے ع۴ وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ کے۔اور اَلدَّاعِ. اِذَا دَعَانِ اور كِيْدُوْنِیْ سورہ ھود ۵۔کے فَكِيْدُوْنِیْ ھود کے سوا۔اور وَلَا تُخْزُوْنِ اور وَعِيْدِ۔ان سب میں جہاں بھی واقع ہوں یا۔کا حذف سب کو پہنچا ہے۔قولُهٗ : حَيثُ طَرَءَ . اَیْ حَيثُ جَرٰی هٰذِهِ الْكَلِمَات فَفِيْهَا حَذْفُ الْيَاء قوله عَرَا: اَصَابَ پہنچا ہے۔یٰسٓ میں یاء اضافت مرسوم ہے۔اسلئے مستثنٰی کیا ہے۔

توضیح۔مذکورہ بارہ کلمات میں یا غیر مرسوم ہے۔(۱) فَارْهَبُوْنِ دوجگہ۔بقرہ۵ نحل۷ (۲) اِتَّقُوْنِ۔پانچ

www.kitabosunnat.com

جگہ بقرہ ۲۵،۵ نحل اموٴمنون۴ اور زمر۲ میں (۳) وَلَا تَكْفُرُوْنِ بقرہ۱۸۔میں (۴) وَاَطِيْعُوْنِ گیارہ جگہ۔آل عمران۵ زخرف۶ نوح اشعراء کے چار ۶،۸،۹،۱۰ (۵) فَاسْمَعُوْنِ ۔یٰسٓ۲ (۶) خَافُوْنِ آل عمران ۱۸۔(۷) فَاعْبُدُوْنِ تین جگہ انبیاء۲، ۶،عنکبوت۶۔(۸) الدَّاعِ تین جگہ بقرہ۲۳ قمر ا میں دو میں (۹) دَعَانِ بقرہ۲۳ (۱۰) كِيْدُوْنِ دوجگہ اعراف۲۴ مرسلٰت ا (۱۱) وَلَا تُخْزُوْنِ دوجگہ ھود۷ حجر۴ (۱۲) وَعِيْدِ تین جگہ ابراھیم۳ قٓ ا،۳ میں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ) ان بارہ کلمات میں وقفاً اور وصلاً یعقوبؒ کا اثبات ہے۔ جبکہ خَافُوْنِ. الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. کِیْدُوْنِ اعراف ۲۴ وَلَا تُخْزُوْنِ ھود ۷ ان پانچ میں ابوعمروؒ اور ابوجعفرؒ کا فقط وصلاً اثبات ہے۔ جبکہ الدَّاعِ، دَعَانِ میں نافعؒ کا وصلاً اثبات ہے اور قالون کی دوسری وجہ حالین میں حذف بھی ہے۔

اور اعراف ۲۴ کے کِیْدُوْنِ میں ہشام کی دوسری وجہ یعقوبؒ کا اتباع حالین میں اثبات بھی ہے۔ نیز وَعِیْدِ تینوں میں ورش کا بھی وصلاً اثبات ہے۔

شعر ۱۶۹۔ ﴿وَاخْشَوْنِ لَا اَوَّلًا تُکَلِّمُوْنِ یُکَذْ

﴿ ذِبُوْنِ اُوْلٰی دُعَآئِیْ یَقْتُلُوْنِ مَرَا﴾

ترجمہ۔ اور وَاخْشَوْنِ مائدہ ۱ ع ۷ نہ کہ پہلا (بقرہ ۱۸ کا وَاخْشَوْنِیْ وَلِاُتِمَّ). تُکَلِّمُوْنِ مومنون یُکَذِّبُوْنِ شعراء ۲ قصص ۴ اور پہلا دُعَآءِ ابراھیم ۱۴۔ اور یَقْتُلُوْنِ دو شعراء ع ۲ و قصص ع ۱۴ ان سب میں اہل رسم نے حذف یاء ظاہر کیا ہے سب میں حذف خوشگوار ہوا ہے۔

توضیح۔ دُعَاءِ سے وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ مراد ہے دوسرا دُعَآءِیْٓ اِلَّا سورہ نوح۔ ۱۔ میں یا مرسوم ہے اور تمام قراء حالین میں یا پڑھتے ہیں۔ رہا اول سو ورشؒ، ابوجعفرؒ، ابوعمروؒ اور حمزہؒ کا وصلاً اثبات اور بزیؒ و یعقوب کا حالین میں اثبات ہے نیز وَاخْشَوْنِ مائدہ کے اول میں یعقوبؒ کا صرف وقفاً اثبات ہے اور باقی تین میں یعقوبؒ کا حالین میں اثبات باقین کا حذف ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۷۰:۔﴿وَقَدْ هَدٰىنِ وَفِی نَذِیرِیْ مَعْ نُذُرِیْ﴾

﴿تَسْئَلْنِ فِیْ هُوْدَ مَعْ یَاْتِیْ بِهَا وَقَرَا﴾

ترجمہ۔اور قَدْ هَدٰىنِ انعام۹ میں اور نذِیرِ ۔ملک۲ میں نُذُرِ قمر۔۱،۲۔سمیت میں چھ جگہ اور فَلَا تَسْـئَلْنِ ھود۴ میں یَـاْتِ اسی ھود والے کے ہمراہ اور اسی ھود کے یَـاْتِ سمیت میں حذف وقار وعزت والا ہوا ہے۔

توضیح۔(۱) قَدْ هَدٰىنِ کے ساتھ قَدْ کی قید سے زمر کا اَنَّ اللّٰہَ هَـدٰىنِیْ خارج ہوگیا کہ اسمیں یاءِ اضافت مرسوم ہے اور انعام۔۹۔والا معیّن ہوگیا ہے جسمیں ابوعمروؒ،ابوجعفرؒ صرف وصلاً اور یعقوب حالین میں ثابت رکھتے ہیں۔ فَلَا تَسْـئَلْنِ ھود کی قید سے کہف ع۹ والا خارج ہوگیا جسمیں سب کا حالین میں اثبات ہے اور یا مرسوم ہے۔البتہ ھود والے میں ورشؒ اور ابوجعفرؒ کا وصلاً اثبات: فَلَا تَسْـئَلْنِیْ ہے مکّی کا نون مشدد کا فتحہ یا کا حالین میں حذف ہے:فَلَا تَسْئَلَنَّ اور ابوعمروؒ کا: فَلَا تَسْئَلْنِیْ وصلاً اثبات اور یعقوب کا حالین میں۔ نَذِیْرِ ملک نُذُرِ قمر میں چھ جگہ ورشؒ کا وصلاً، یعقوبؒ کا حالین میں اثبات ہے۔اور یہ لام فعل کی یاء ہے۔

یَوْمَ یَاْتِ ھود کی قید سے بقرہ والا خارج ہوگیا یَـاْتِیْ بِالشَّمْسِ اسمیں یا مرسوم ہے ھود والے میں مدنیان وکسائیؒ کا وصلاً اور مکّیؒ ویعقوبؒ کا حالین میں اثبات باقین کا حذف ہے۔

شعر۱۷۱:۔﴿وَتَشْهَدُوْنِ ارْجِعُوْنِیْ اِنْ یُّرِدْنِ نَکِیْ﴾

﴿رِیْ یُنْقِذُوْنِ مَابِیْ مَعْ مَتَابِ ذَرِیْ﴾

ترجمہ۔اور حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ نمل۳ رَبِّ ارْجِعُوْنِ مومنون۶ اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحمن یس

www.KitaboSunnat.com

۲۔اور نَکِیرِ جہاں بھی ہو وَلَا یُنقِذُوْنِ یٰسٓ ۳ اور اِلَیۡهِ مَاٰبِ رعد۵ اور اسکے ساتھ مَتَابِ رعد۴۔ اہل رسم نے ان سب کی یاءات کو گرایا ہے قولہٗ ذَرِی ۔ذَرْوٌ سے سُقِط غائب کر دینا۔ حذف کر دینا اور ذُرِی. ذُرْوَۃٌ سے بلندی۔ پہاڑ کی چوٹی۔ یعنی حذف معروف ہے۔

توضیح ۔اِن یُّرِدْنِ الرَّحمٰن میں ابوجعفرؒ کا وصلاً اثبات وفتحہ، وقفاً سکون اور یعقوبؒ کا وقفاً اثبات ہے باقی پانچ کلمات میں یعقوبؒ کا حالین میں اثبات ہے اور وَلَا یُنقِذُوْنِ میں اور نَکِیرِ میں چاروں جگہ ورش کیلئے وصلاً یاء کا اثبات ہے۔

شعر۱۷۲:۔﴿عِقَابِ تُرْدِیْنِ تُؤْتُوْنِیْ تُعَلِّمَنِیْ﴾

﴿وَالْبَادِ اِنْ تَرَنِیْ وَ کَالْجَوَابِ جَرٰی﴾

ترجمہ۔اور عِقَابِ میں تین جگہ رعد۵۔صٓ ا مومن ع ا اور لَتُرْدِیْنِ صٰٓفّٰت ۲ میں حَتّٰی تُؤْتُوْنِ یوسف۸۔اَنْ تُعَلِّمَنِ کھف ۹۔اور فِیْهِ وَالْبَادِ حج۳۔اور اِنْ تَرَنِ کھف ۵۔اور کَالْجَوَابِ سبا۲۔میں یہی حذف جاری ہوا ہے۔

توضیح ۔یعقوبؒ ان ساتوں کو حالین میں ثابت رکھتے ہیں۔اور لَتُرْدِیْنِ میں ورشؒ بھی وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔حَتّٰی تُؤْتُوْنِ ابوعمروؒ،ابوجعفرؒ کا وصلاً اور مکیؒ یعقوبؒ کے اتباع میں حالین میں اثبات ہے اَنْ تُعَلِّمَنِ میں مکیؒ یعقوبؒ کیطرح حالین میں اور مدنیانؒ صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔ فِیْهِ وَالْبَادِ ورشؒ، ابوجعفرؒ، ابوعمروؒ کا وصلاً مکیؒ ویعقوبؒ کا حالین میں اثبات ہے۔ اِنْ تَرَنِ میں قالونؒ، ابوجعفرؒ، ابوعمروؒ کا وصلاً اثبات ہے اور کَالْجَوَابِ میں ورشؒ وابوعمروؒ کا وصلاً اثبات ہے۔مکیؒ ویعقوبؒ کا حالین میں اثبات۔باقین کا سب میں حذف ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

قولہ جَرٰی ۔جاری ہوا اور اگر حَرٰی حاء مہملہ سے ہے تو معنی نَقص کُلٌّ مِّنْ هٰذِهِ الالفاظ محذف الیاء (افضل الدرر)

شعر۱۷۳:۔ ﴿فِي الْكَهْفِ يَهْدِيَنِيْ نَبْغِيْ وَفَوْقَ بِهَا

اَخَّرْتَنِ الْمُهْتَدِیْ قُلْ فِيْهِمَا زَهَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور کہف میں اَن يَّهْدِيَنِ کھف ۲۴۔ اور نَبْغِ کھف ۶۴، ۹۔ اور اس کھف سے اوپر والی اسراء میں اَخَّرْتَنِ ۷۔ اور تو کہہ دے اَلْمُهْتَدِ ان دونوں اسراء ، کھف میں یا کا حذف روشن ہوا ہے۔

توضیح۔ کھف کی قید سے يَهْدِيَنِيْ سَوَآءَ قصص ۲۲۔ اور نَبْغِيْ یوسف ۶۵۔ خارج ہو گئے کہ انکی یا مرسوم ہے۔ اور اَخَّرْتَنِ "فَوْقَ بِهَا" کی قید سے اَخَّرْتَنِیْ منافقون والا نکالنا مقصود ہے کہ اس میں بھی یا مرسوم ہے۔ اور الْمُهْتَدِ فِيْهِمَا کی قید سے الْمُهْتَدِیْ اعراف ۱۷۸۔ والانکل گیا وہ مرسوم ہے (نوٹ) ان چاروں کلمات کو مدنیانؒ وبصریؒ وصلاً اثبات یا سے اور مکیؒ و یعقوبؒ حالین میں اثبات یا سے پڑھتے ہیں البتہ نَبْغِ میں کسائیؒ کا بھی وصلاً اثبات ہے اور الْمُهْتَدِ میں مکیؒ حالین میں حذف والوں کے ساتھ ہیں۔

شعر۱۷۴:۔ ﴿يَهْدِيْنِ يَسْقِيْنِ يَشْفِيْنِيْ وَيُؤْتِيَنِيْ

يُحْيِيْنِ يَسْتَعْجِلُوْنِيْ غَابَ اَوْحَضَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور يَهْدِيْنِ ۔يَسْقِيْنِ ۔يَشْفِيْنِ شعراء ۸۰۔ میں اور اَنْ يُّؤْتِيَنِ کھف ۴۰۔ اور يُحْيِيْنِ شعراء ۸۱۔ اور يَسْتَعْجِلُوْنِ ذاریات ۵۹ غائب کا صیغہ ہو یا حاضر کا اور تَسْتَعْجِلُوْنِ انبیآء ۳۷ میں یا محذوف ہے۔

توضیح۔ ان سب کلمات کی یا کو یعقوبؒ حالین میں پڑھتے ہیں جبکہ يُؤْتِيَنِ ۔ مدنیانؒ ابوعمروؒ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

کا وصلاً اور مکی کا بھی حالین میں اثبات ہے۔ غَابَ اَو حَضَرَا کا تعلق تَسْتَعْجِلُون کے صیغہ حاضر وغائب ہونے سے ہے۔

شعر ۱۷۵:۔ ﴿تُفَنِّدُوْنِ نُنجِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهَا

دِ الْحَجِّ وَالرُّوْمِ وَادِ الْوَادِ طِبْنَ ثَرَا﴾

ترجمہ۔ اور تُفَنِّدُوْنِ یوسف ۱۱۔ اور نُنجِ الْمُؤْمِنِيْنَ یونس ۱۰۔ اور حج، روم کا هَادِ یعنی لَهَادِ الَّذِيْنَ حج ۷ بِهٰدِ الْعُمْيِ روم ۵ اور وَادِ نمل ۲ اور الْوَادِ طٰہٰ، نازعات ۱۔ قصص ۴۔ فجر، یہ سب وادیاں مٹی کے اعتبار سے عمدہ ہوگئی ہیں۔

توضیح۔ نُنجِ الْمُؤْمِنِيْنَ دونوں اور جیم کی تشدید سے ناظمؒ لائے ہیں اس سے نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ انبیآء ۶۔ جو بالاجماع نُنْجِي یاء سے مرسوم ہے نیز هَادِ کے ساتھ حج اور روم کی قید سے نمل ۶ خارج ہوگیا اسمیں بھی یاء اضافت مرسوم ہے اور نُنْجِي رُسُلَنَا یونس ۱۰۔ الْمُؤْمِنِيْنَ کی قید سے خارج ہوا اسمیں میں بھی یا مرسوم ہے (نوٹ) ساکن سے پہلے والی یاءات میں وصلاً تو سب کا حذف ہے البتہ وقفاً یعقوبؒ سب میں اور حمزہؒ کسائیؒ یعقوبؒ تَهْدِ الْعُمْيَ کی یا اور کسائیؒ یعقوبؒ وَادِ نمل کی یا کو وقفاً پڑھتے ہیں جبکہ بِالْوَادِ فجر میں ورشؒ وصلاً یعقوبؒ اور بزیؒ حالین میں پڑھتے ہیں جبکہ قنبلؒ کا وصلاً اثبات اور وقفاً خلف ہے۔ (نوٹ) نُنجِ کی یا۔ لام فعل ہے۔

شعر ۱۷۶:۔ اَشْرَكْتُمُوْنِ الْجَوَارِىْ كَذَّبُوْنِ فَارْ

سِلُوْنِ صَالِ فَمَا تُغْنِيْ يَلِي الْقَمَرَا

ترجمہ۔ اور اَشْرَكْتُمُوْنِ ابراھیم ۴۔ اور الْجَوَارِ شوریٰ ۴۔ رحمن ۱۔ تکویر اور كَذَّبُوْنِ مؤمنون ۲، ۳۔ شعراء ۶۔ اور فَارْسِلُوْنِ یوسف ۴۔ اور صَالِ صٰفّٰت ۵۔ فَمَا تُغْنِ جو قمر

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

سے مل گیا ہے۔ یعنی رکوع۔ ا۔ میں واقع ہوا ہے ان میں بھی یا کا حذف ہے۔

توضیح۔ تُغْنِ کے ساتھ قمر کی قید وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ کو خارج کرنے کی غرض سے ہے کہ اسمیں یا مرسوم ہے۔ ابو عمرو الدانیؒ مقنع میں فرماتے ہیں۔ وکلُّ یاءٍ سُقِطَتْ مِنَ اللفظِ لِسَاکِنٍ لقیها فهی ثابتة فی الخط نحو یُؤْتِی الْحِکْمَةَ. وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ فی یونس وَمَا کان مثلهٗ الّا خمسة عَشرَ حرفًا فانَّ کُتَّابَ المَصَاحِفِ اَجْمَعُوْا علٰی حَذْفِ الْیَاءِ (تلخیص الفوائد) یعنی جو یا تلفظ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصلاً ساقط ہوتی ہے وہ مرسوم ہوتی ہے اور وقفاً پڑھی جاتی ہے البتہ پندرہ کلمات میں محذوف فی الرسم ہے جنہیں یہاں رائیہ میں مختلف اشعار میں لا رہے ہیں۔ ان چھ کلمات میں ساکن سے قبل وقفاً اور متحرک سے قبل حالین میں یعقوبؒ کا اثبات ہے جبکہ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ میں ابوعمروؒ وابوجعفرؒ کا وصلاً اثبات ہے اور الجوَارِ میں مدنیان وابوعمروؒ کا وصلاً اور مکیؒ مع یعقوبؒ کا حالین میں اثبات ہے۔ الجواری۔ جمع جاریة کی یاء لام فعل ہے۔ (افضل الدرر)

شعر ۱۷۷:۔ ﴿اَهَانَنِیْ سَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ اَکْرَمَنِیْ ﴾

﴿اَنْ یَّحْضُرُوْنِ وَیَقُضِ الْحَقَّ اِذْ سُبِرَا﴾

ترجمہ۔ اور اَهَانَنِ فجر میں یا حذف ہے اور سَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ نساء ۲۱۔ اَکْرَمَنِ فجر اَنْ یَّحْضُرُوْنِ مؤمنون ۶۔ اور یَقُضِ الْحَقَّ انعام ۷۔ ان کی یاء میں حذف تحقیق کیا گیا ہے۔ قولهٗ سَبَرَ الْجُرْحَ زخم کی گہرائی معلوم کی یعنی تحقیق کی۔ اِذْ سُبِرَا: اَیْ اِذَا دَخَلَ فِیْهِ الْیَاءُ.

توضیح۔ حرمیؒ، عاصمؒ کی قراءت یَقُصُّ مضاعف سے ہے جبکہ باقی کی یَقْضِ الْحَقَّ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ناقص یائی ہے قَضٰی یَقْضِیْ کی قراءت پر یا محذوف ہے ان میں سے یعقوبؒ وقفاً پڑھتے ہیں اور شفا شامیؒ مازنیؒ

حالین میں حذف کرتے ہیں باقی کلمات میں یعقوبؒ کا حالین میں اثبات ہے البتہ یُؤْتِ اللّٰہُ میں وقفاً اثبات ہے جبکہ ابو عمروؒ کیلئے وصلاً حذف بھی ہے۔

شعر ۱۷۸:۔﴿یَسْرِیْ یُنَادِی الْمُنَادِیْ تَفْضَحُوْنِ وَتَرْ﴾

﴿ جُمُوْنِ تَتَّبِعَنِ فَاعْتَزِلُوْنِ سَرٰی﴾

ترجمہ۔اور اِذَا یَسْرِ فجر میں یُنَادِ الْمُنَادِ قٓ ۳۔میں اور فَلَا تَفْضَحُوْنِ حجر ۵۔اور اَنْ تَرْجُمُوْنِ دخان۔ا. اَلَّا تَتَّبِعَنِ طٰہٰ ۵ اور فَاعْتَزِلُوْنِ دخان۔ا۔میں بھی حذف جاری ہوا ہے۔

توضیح۔ان کلمات میں سے یَسْرِیْ .یُنَادِ الْمُنَادِیْ. اَلَّا تَتَّبِعَنِیْ میں مدنیانؒ مازنیؒ وصلاً اور مکیؒ و یعقوبؒ حالین میں یا پڑھتے ہیں جبکہ تَرْجُمُوْنِ۔فَاعْتَزِلُوْنِ میں ورشؒ وصلاً اور یعقوبؒ حالین میں اور تَفْضَحُوْنِ میں صرف یعقوبؒ کا حالین میں اثبات ہے۔

۱۷۹:۔﴿دِیْنِ تُمِدُّوْنَنِیْ لِیَعْبُدُوْنِ وَیُطْ ﴾

﴿ عِمُوْنِ وَالْمُتَعَالِیْ فَاعْلُ مُعْتَمِرَا﴾

ترجمہ۔اور دِیْنِ ۔کافرون میں اَتُمِدُّوْنَنِیْ نمل ۳ لِیَعْبُدُوْنِ اور وَیُطْعِمُوْنِ ذاریات ۲۔اور اَلْمُتَعَالِ رعد ۲۔میں بھی حذف ہے۔تو بڑی عمر والا ہونے کے اعتبار سے بلند و بالا ہو یا زیارت کرنے والا ہو کر بلند درجہ والا عالم ہو۔

توضیح۔ وَلِیَ دِیْنِ کافرون والا شہرت کی وجہ سے قید نہیں لائے یونس اور زمر کے مِنْ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

دِینِیُ. لَهٗ دِینِیُ میں یا مرسوم ہے۔اس شعر کے پانچوں کلمات میں یعقوبؒ حالین میں یا پڑھتے ہیں جبکہ اَلْمُتَعَالِ میں مکیؒ بھی ان کے ساتھ ہیں البَتَمِدُّوْنَنِیِ میں مدنیانؒ مازنیؒ وصلاً اور مکیؒ حمزہؒ یعقوبؒ حالین میں پڑھتے ہیں اور ثانیین کا ادغام بھی ہے۔

شعر ۱۸۰:۔ ﴿وَخُصَّ فِیُ الِ عِمْرٰنَ مَنِ اتَّبَعَنْ﴾

﴿وَخُصَّ فَاتَّبِعُوْنِیُ غَیْرَ هَا سُوَرَا﴾

ترجمہ۔اور تو آل عمران ۲۔میں مَنِ اتَّبَعَنِ کو حذف یا سے خاص کر اور اِتَّبِعُوْنَ کو اس مَنِ اتَّبَعَنِ کے سوا دوسری سورتوں میں حذف سے خاص کر دے۔

توضیح۔یعنی آل عمران ۲۔میں وَمَنِ اتَّبَعَنِ میں تو یا محذوف ہے لہٰذا آل عمران کی قید سے یوسف ۱۲۔وَمَنِ اتَّبَعَنِیُ خارج ہوگیا کہ اسمیں مرسوم ہے۔شعر کے دوسرے مصرعہ میں فرمایا کہ آل عمران والے اِتَّبَعَنِ کے علاوہ اِتَّبِعُوْنِ مؤمن ۵ زخرف ۶ اِتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ اور اتَّبِعُوْنِ هٰذَا میں بھی یاء حذف ہے۔اور ناظمؒ کا مقصود یہ ہے کہ فَاتَّبِعُوْنِیُ آل عمران ۴ اور طٰہٰ ۵ میں حذف نہیں غَیْرَهَا میں استثنیٰ تو آل عمران کا ہے طٰہٰ والے کی طرف ناظمؒ کی توجہ نہیں گئی جبکہ دونوں میں حذف ہے۔نیز یعقوبؒ تینوں میں یا کو حالین میں ثابت رکھتے ہیں جبکہ آل عمران والے میں مدنیانؒ مازنیؒ وصلاً پڑھتے ہیں۔اور زخرف والے کو ابو جعفرؒ اور مازنیؒ وصلاً پڑھتے ہیں اور مؤمن والے میں قالونؒ ابو جعفرؒ ابو عمروؒ کا وصلاً اور مکیؒ ویعقوبؒ کا حالین میں اثبات ہے۔

شعر ۱۸۱:۔﴿بَشِّرْ عِبَادِ التَّلَاقِیُ وَالتَّنَادِ وَتَقُ﴾

﴿رَبُوْنِ مَعَ تُنْظِرُوْنِیُ غُصْنُهَا نَضِرَا﴾

ترجمہ۔اور فَبَشِّرْ عِبَادِ زمر ۲۔اور یَوْمَ التَّلَاقِ غافر ۲۔اور یَوْمَ التَّنَادِ غافر ۴۔وَلَا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

تَقْرَبُوْنِ یوسف ۸۔ وَلَا تُنْظِرُوْنِ اعراف ۲۴ یونس ۸ ہود ۵ سمیت میں حذف یا ہے اسکی شاخیں سرسبز وشاداب ہوگئی ہیں۔

توضیح۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ میں یعقوب وسوسیؒ وقفاً یا کو ساکن پڑھتے ہیں اور سوسیؒ کا وصلاً فتحہ اور یعقوب کا حذف ہے فَبَشِّرْ کی قید سے باقی عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ۔ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ خارج ہوگئے البتہ یٰعِبَادِ منادیٰ کو آگے بیان فرمارہے ہیں۔ اس شعر کے باقی کلمات میں یعقوبؒ کا حالتین میں اثبات ہے البتہ یَوْمَ التَّلَاقِ اور یَوْمَ التَّنَادِ میں ورشؒ اور ابن وردانؒ کا وصلاً اثبات ہے شاطبیہ میں قالونؒ کیلئے خلف سے جو اثبات نکلتا ہے وہ طریق کے خلاف ہے۔ (البدور الزاھرہ) ان دونوں میں یا۔ لام فعل ہے۔

شعر ۱۸۲۔ ﴿فِی النَّمْلِ اٰتٰنِ صَادِ عَذَابِ وَمَا

لِاَجْلِ تَنْوِیْنِهٖ كَهَادِ نِ اخْتُصِرَا﴾

ترجمہ۔ اور سورۃ النمل ۳ میں اٰتٰنِ محذوف الیاء ہے اور سورہ ص ا۔ میں لَمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ہے اور وہ لفظ بھی جو اپنی تنوین کیوجہ سے مختصر اور حذف کر دیا گیا ہو۔ مثل هَادِ کے

توضیح۔ (۱) اٰتٰنِ کے ساتھ نمل کی قید اور عَذَابِ کے ساتھ ص کی قید سے باقی سورتوں والے خارج ہوگئے کہ ان میں یاء مرسوم ہے جو اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ مریم اور فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ قمر ہیں۔

(۲) ناظمؒ ایک قاعدہ کلیہ بیان فرمارہے ہیں کہ ہر وہ اسم جو حالت رفع یا جری میں کلمہ کے آخر میں ہو اور یا کے بعد تنوین آجائے جس سے دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں تو اجتماع ساکنین کے عام قاعدہ کے تحت یاءِ مدہ کو رسماً حذف کر دیا جاتا ہے اور ایسے تنوین والے اسماء مندرجہ ذیل تیس ۳۰ ہیں جو سینتالیس ۴۷ جگہ آئے ہیں:

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

(۱) بَاغٍ (۲) عَادٍ بقرہ۲۱ انعام۱۸ و نحل۱۵ (۳) مُوْصٍ بقرہ۲۲ (۴) تَرَاضٍ بقرہ ۳۰ ونسآء۵ (۵) حَامٍ مائدہ۱۴ (۶) لَاٰتٍ انعام۱۶ وعنکبوت۱۔ (۷) (۸) غَوَاشٍ ۔اَیْدٍ ۔اعراف۵۔۲۴ (۹) هَارٍ توبہ۱۳۔ (۱۰) لَعَالٍ یونس۹۔ (۱۱) نَاجٍ یوسف۵ (۱۲) هَادٍ پانچ جگہ رعد۱، ۵ زمر۳۔۴ غافر۴۔ (۱۳) وَاقٍ تین ہیں دو رعد۵ غافر۳ (۱۴) و (۱۵) مُسْتَخْفٍ اور وَالٍ رعد۲۔ (۱۶) وَادٍ ابراهیم۶۔ شعرآء۱۱۔ (۱۷) (۱۸) بَاقٍ ،مُفْتَرٍ نحل۱۳۔۱۴ (۱۹) لَیَالٍ تین ہیں۔ مریم۱۔ حاقہ۱۔ اور والفجر میں (۲۰) قَاضٍ طٰہٰ۳۔ (۲۱) زَانٍ نور۱۔ (۲۲) جَازٍ لقمٰن۴ (۲۳) بِکَافٍ زمر۴۔ (۲۴) مُعْتَدٍ تین قٓ۲۔ نٓ۱۔ تطفیف (۲۵) مُلٰقٍ حاقہ۱۔ (۲۶) رَاقٍ قیامہ۱۔ (۲۷) (۲۸) (۲۹) فَانٍ۔ اٰنٍ۔ دَانٍ رحمٰن۲۔۳۔ (۳۰) مُهْتَدٍ حدید۴۔ اور مندرجہ ذیل تین کلمات کی یا اضافت کیوجہ سے حذف ہوئی ہے (۱) هَادِ الْعُمْيِ حج وروم صَالِ الْجَحِيْمِ صٰٓفّٰت وَادِ النَّمْلِ ان کا حذف پہلے بیان ہو چکا ہے۔

(نوٹ) اٰتٰـنِ نمل۳ مدنیانؒ، مازنیؒ، حفصؒ، رویسؒ کیلئے وصلاً یا مفتوح اور وقفاً حذف ہے البتہ قالونؒ، ابوعمروؒ، حفصؒ کی وجہ ثانی اثبات بھی ہے اور یعقوبؒ وقفاً یا پڑھتے ہیں۔ تردح وصلاً حذف اور رویسؒ کا اثبات فتحہ ہے۔

شعر۱۸۳:۔ وَفِي الْمُنَادٰى سِوٰى تَنْزِيْلِ اٰخِرِهَا
وَالْعَنْكَبُوْتِ وَخُلْفُ الزُّخْرُفِ انْتَقَرَا

ترجمہ۔ اور منادی کے آخر سے بھی یا محذوف ہوتی ہے سوائے تَنْزِيْلُ (سورہ زمر) کے آخری منادی (يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا ۔۶) کے اور عنکبوت۶ والے (يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) کے اور زخرف ۷ کے يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ کا خلف چن لیا اور پسند کیا گیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔ ہر وہ اسم جو متکلم کی یا۔ کیطرف مضاف ہو اور اسپر یــــــا ندائیہ مذکور یا مقدر ہو جیسے یٰــقَــوْمِ . یٰـرَبِّ. قَالَ رَبِّ ۔ تو یہ یا تمام مصاحف میں محذوف الرسم ہوتی ہے البتہ سورہ زمر ١٦ ۔ عنکبوت ٦ ۔ میں مرسوم ہے اور زخرف میں مدنی و شامی مصاحف میں مرسوم اور عراقی میں محذوف ہے رسم ہی کی بنا پر قرا آت بھی مختلف ہیں ۔ مدنیانؒ، مازنیؒ، شامیؒ، شعبہؒ، رویسؒ کا حالین میں اثبات و سکون ہے اور شعبہؒ وصلاً فتحہ پڑھتے ہیں ۔

شعر ١٨٤:۔ ﴿اِلٰفِهِمْ وَاحْذِفُوْا اِحْدَاهُمَا كَوَرِءْ ﴾

﴿يَا خٰطِئِيْنَ وَالْاُمِّيّٖنَ مُقْتَفِرَا﴾

ترجمہ۔ اِلٰفِهِمْ میں بھی یا۔ حذف ہے اور دو یاؤں میں سے ایک کو حذف کرو جیسے رِءْ يٰا مریم ١٥ اور خٰطِئِيْنَ اور اُلْاُمِّيّٖنَ ہے اس حذف کے کلیہ کا اتباع کیا گیا ہے۔

توضیح۔ (١) یاء ات زوائد جو کلمہ کے آخر ہوتی ہیں ۔ ان کے بیان کے بعد متوسطہ کے حذف کو اِلٰفِهِمْ میں بیان فرمایا ہے لِاِیْلٰفِ اول میں یا مرسوم ہے۔ اور دوئم میں حذف شمول قراءت کیلئے ہے ابو جعفرؒ حذف یا ہی سے پڑھتے ہیں ۔

(٢) یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب کلمہ میں دو یا جمع ہو جائیں تو تماثل فی الرسم کیوجہ سے ایک ہی لکھی جاتی ہے جیسے رِءْ يٰا میں ہمزہ ساکنہ کسرہ کے بعد بشکل یا مرسوم ہوتا ہے مگر دو یاؤں کے جمع ہونے کیوجہ ایک کو حذف کر دیا گیا۔ اسی طرح خٰطِئِيْنَ میں بھی ہمزہ مکسورہ بشکل یا مرسوم خٰطِئِيْنَ ہوتا ہے جس کے بعد یاء مدہ ہے جو تماثل کی وجہ سے حذف ہے یوں ہی اُمِّيّٖنَ میں دو یاؤں میں سے ایک لکھی گئی ہے۔ یاد رہے تماثل کیوجہ سے جو یا۔ واو۔ الف حذف ہو وہ تلفظ میں باقی رہتا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

تماثل فی الرسم کے حذف سے مستثنیٰ کلمات

شعر۱۸۵:۔﴿مَنْ حَيَّ يُحْيِ وَيَسْتَحْيِ كَذَاكَ سِوى

﴿ هَيِّئْ يُهَيِّئْ وَعِلِّيِّيْنَ مُقْتَصِرَا﴾

ترجمہ۔اسی طرح تماثل کیوجہ سے مَنْ حَيَّ. يُحْيِ اور يَسْتَحْيِ سے بھی ایک ایک یا حذف ہے سوائے هَيِّئْ. يُهَيِّئْ اور عِلِّيِّيْنَ کے کہ ان میں تماثل کے اصول سے روکا گیا ہے۔

توضیح۔مَنْ حَيَّ انفال ۵۔اظہار والی قراءت پر دو یائیں ہیں اور اجماعاً ایک یا حذف ہے کہ مدنیان" بزی" شعبہ" یعقوب" امام خلف" دو یاؤں کے اظہار سے حَيِيَ پڑھتے ہیں ادغام والی قراءت پر قیاساً ایک یا ہے اور يُحْيِ. يَسْتَحْيِ میں اختصاراً ایک یا حذف ہے ۔اسکے بعد اس قاعدہ کے مستثنیات کو بیان کرتے ہیں۔

شعر۱۸۶:۔﴿وَذِى الضَّمِيرِ كَيُحْيِيكُمْ وَسَيِّئَةٍ

﴿ فِي الْفَرْدِ مَعْ سَيِّئًا وَالسَّيِّئِ اقْتُصِرَا﴾

ترجمہ۔اور سوائے ضمیر والے افعال کے جیسے يُحْيِيكُمْ اور سَيِّئَةٍ مفرد کے صیغہ میں سَيِّئًا سمیت۔اور السَّيِّئُ کے سوا کہ ان سب کلمات میں تماثل پر عمل سے روکا گیا ہے۔

توضیح۔شعر۱۸۵۔تماثل کے ضابطہ سے مندرجہ ذیل سات قسموں کو ناظمؒ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے ان میں دو یائیں ہی لکھی جاتی ہیں۔(۱) هَيِّئْ کہف ا۔(۲) يُهَيِّئْ ۲۔(۳) عِلِّيِّيْنَ تطفیف (۴) وہ سب کلمات جن میں دو یاؤں کے بعد ضمیر متصل ہو جیسے يُحْيِيكُمْ. حُيِّيتُمْ. اَفَعَيِيْنَا وغیرہ (۵) سَيِّئَةٌ اس کے آخر میں تا ہو اور واحد کا صیغہ ہو الٔ کے ساتھ ہو یا الٔ کے بغیر ہو البتہ سَيِّئَات اور اَلسَّيِّئَات صیغہ جمع جس میں ہمزہ کے بعد

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

الف بھی ہو یہ قیاس کے مطابق ایک الف ہی سے لکھا جاتا ہے۔اور ہمزہ بے صورت ہوتا ہے(٦)سَیِّـئًـا اَل کے بغیر اور آخر میں تا کے بغیر(٧) السَّیِّـئُ.اَلْ سے(نوٹ) سخاویؒ نے شامیؒ مصحف کی رسم میں اَن یُّحْیِـیَ الْمَوْتٰی میں دو یائیں نقل کی ہیں۔

شعر١٨٧۔﴿هَيِّئْ يُهَيِّئْ مَعَ السَّيِّئْ بِهَا اَلِفٌ﴾

﴿مَعْ يَائِهَا رَسَمَ الْغَازِيْ وَقَدْ نُكِرَا﴾

ترجمہ:۔هَيِّئْ .يُهَيِّئْ جو السَّيِّئْ سمیت ہے ان میں یا کے ساتھ الف مرسوم ہے غازی بن قیس نے هجاء السُّنّة میں اسطرح لکھا ہے یہ رسم اجنبی سمجھی گئی ہے۔

توضیح۔علامہ غازی بن قیسؒ متوفی ١٩٩ھ۔علوم قرآن کے ماہر امام مالکؒ اور امام نافعؒ کے شاگرد ہیں اور انکی کتاب هجاء السنة میں ہے کہ ان کلمات کو مصحف مدنی میں الف سے یوں لکھا ہوا دیکھا ہے:هَيَّأْ.يُهَيِّأْ.السَّيِّأْ.ناظمؒ اس رسم کو شاذ فرماتے ہیں۔ مشہور و متداول رسم وہی ہے جو شعر ١٨٦ میں مذکور ہوئی ہے دانیؒ کی مقنع میں ہے اِنَّ ذَالِکَ خِلَا فُ الْاِجْـمَـاعِ یہ رسم قیاس کے خلاف ہے اور اسکا کوئی مؤید نہیں۔اسلئے اسے غیر مشہور کہا ہے۔علامہ سخاویؒ نے شامی مصحف میں ان تینوں کو یا کے بعد الف سے دیکھا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

شعر١٨٨۔﴿بِاٰيَةٍ وَّبِاٰيَاتِ الْعِرَاقُ بِهَا﴾

﴿يَاءَانِ عَنْ بَعْضِهِمْ وَلَيْسَ مُشْتَهِرَا﴾

ترجمہ:۔بِـاٰيَةٍ. بِاٰيٰتٍ ۔عراقی مصاحف میں سے بعض میں دو یاؤں سے مرسوم ہیں اور یہ رسم غیر مشہور ہے۔

توضیح۔سخاویؒ کی وسیلہ میں ہے کہ میں نے شامی مصاحف میں اور عراق کے اکثر قرآنوں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

میں بِاَیٰیۃِ اور بِاَیٰیتِ کوالف کے بعد دویاؤں سے دیکھا ہے۔

دانیؒ کے اتباع میں ناظمؒ نے بھی ان میں مشہور ومتداول واکثر ایک یا سے مرسوم ہونا قرار دیا ہے اور دو یائیں جو بعض مصاحف کی رسم ہے اسے غیر مشہور فرمایا ہے۔ دانیؒ خود فرماتے ہیں کہ میں نے عراقی بعض مصاحف میں انکو ہر جگہ جب مجرور بالباء ہوں دو یاؤں سے ہی دیکھا ہے۔

شعر۱۸۹:۔ ﴿وَالْمُنْشَـٰتُ بِهَا بِالْيَا بِلَا اَلِفٍ﴾

﴿وَفِي الْهِجَاءِ عَنِ الْغَازِيْ كَذَاكَ يُرٰى﴾

ترجمہ:۔ اور الْـمُـنْـشَـٔـتُ ان عراقی قرآنوں میں یا کے ساتھ الف کے بغیر مرسوم ہے اور غازی بن قیسؒ سے بھی ہجاء السنۃ میں اسی طرح دیکھا جاتا ہے۔

توضیح۔ الْـمُـنْـشَـٔـتُ (رحمٰن) عراقی مصاحف میں تو یا مرسوم ہے جو ہمزہ کی شکل ہے اور الف نہیں اور غیر عراقی میں نہ ہمزہ بشکل یا ہے اور نہ ہی الف مرسوم ہے۔

جمع مؤنث سالم مہموز ومضاعف کا کلیہ گذر چکا ہے اسکے تحت ہمزہ والف دونوں محذوف ہیں البتہ عراقی مصاحف میں دوسری قراءت بکسر شین کی رعایت مقصود ہے جو حمزہؒ کی قراءت ہے اور شعبہؒ کی روایت ہے۔ ہمزہ مفتوحہ بعد الکسر بشکل یا۔ مرسوم ہوتا ہے الف جمع کہیں مرسوم نہیں۔

بَابُ مَا زِيْدَتْ فِيْهِ الْيَاءُ

ان کلمات کا بیان جن میں ایک ''یا'' زیادہ مرسوم ہے

گذشتہ ابواب میں الف اور یا کا حذف بیان ہوا ہے اسمیں اسکی ضد زیادت کو بیان کررہے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

حروف مدہ کی زیادتی کہیں تو کلمہ کی اصل کو ظاہر کرنے اور امالہ کی غرض سے ہوتی ہے کہیں ہمزہ کی تخفیف یا اسکو قوی کرنے اور کہیں کلمہ کی تکمیل اور مابعد سے فصل کیلئے ہوتی ہے۔

شعر۱۹۰:۔ ﴿اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ زِيدَ يَاهُ وَفِيُ

تِلْقَآئِ نَفْسِيُ وَمِنْ اٰنَآئِ لَا عُسُرًا﴾

ترجمہ:۔ اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ شوریٰ ۵ میں ۔یا۔ زیادہ کی گئی ہے اور تِلْقَآئِ نَفْسِيُ یونس ۲۔ میں اور مِنْ اٰنَآئِ طٰہٰ میں بھی اس حالت میں کہ اسمیں کوئی تنگی و دشواری نہیں۔

توضیح۔ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہمزہ متطرفہ الف کے بعد محذوف الصورت ہوتا ہے جبکہ ان کلمات میں الف کے بعد بشکل یا ہے امام حمزہؒ کی قراءت میں وقفاً ہمزہ حذف ہو جاتا ہے اور یا کی صورت روم سے وقف کرنے کے اعتبار سے ہے اسلئے کہ ہمزہ مکسورہ کی تسہیل کالیا ءہی ہوتی ہے۔ یا ہمزہ کی تقویت کیلئے یا کو زیادہ کیا گیا ہے۔

شعر۱۹۱:۔ ﴿وَفِيُ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى بِاَيِّكُمْ

بِاَيْدٍ اِنْ مَّاتَ مَعْ اَفَائِنْ مِّتَّ طِبْ عُمُرًا﴾

ترجمہ:۔ اور اِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى نحل ۳۔ میں اور بِاَيِّكُمْ نٓ ا۔ میں اور بِاَيْدٍ ذاریات ۳۔ میں اور اَفَائِنْ مَّاتَ آل عمران ۱۵ اور اَفَائِنْ مِّتَّ انبیآء ۳۔ میں یا زائدہ ہے تو عمر کے اعتبار سے خوش رہے۔

توضیح۔ (ا) اصولی قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ مبتدیہ بصورت الف مرسوم ہوتا ہے۔ بِاَيْدٍ اور بِاَيِّكُمْ میں ۔ باجارہ حرف زائد غیر منفک ہے جس سے یہ متوسط کے حکم میں ہے اور متوسط مفتوحہ بعد الکسر بصورت یا لکھا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمزہ اصلی بصورت الف بھی مرسوم

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ہے اور عارضی صورت برائے تقویت بشکل یا بھی ہے لہٰذا یا کا اول شوشہ زائد اور دوسرا یا ہے۔(۲) اَفَائِنْ میں بھی اِنْ شرطیہ کا ہمزہ مبتدیہ بصورت الف اور زوائد غیر منفک کے دخول کے تقاضہ پر متوسطہ مکسورہ بعد الفتح قیاس کے قانون پر بشکل یاء ہوتا ہے جیسے لَئِنْ تو ہمزہ کی تقویت کیلئے دونوں صورتوں کو اختیار کیا گیا۔کاتبین وحی کی فراست وبصیرت کا پتہ غور وخوص کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے سطحی نظر والے ہی کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کی کتابت بغیر سوچے سمجھے کی گئی۔ اللهم احفظنا من هذا الفكر ۔

(نوٹ)ذِی الْقُرْبٰی کی قید سے اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ خارج ہوگیا ہے۔اور بِاَیِیکُمْ با کی قید سے اَیُّکُمْ نکل گیا ہے۔

شعر۱۹۲:۔﴿ مِنْ نَّبَاِیِ الْمُرْسَلِیْنَ ثُمَّ فِیْ مَلَاْیِٔ ﴾

﴿ اِذَا اُضِیْفَ اِلٰی اِضْمَارِ مَنْ سُتِرَا﴾

ترجمہ۔اور مِنْ نَّبَاِیِ الْمُرْسَلِیْنَ انعام۴۔اور مَلَاْیِٔ میں بھی یا زیادہ مرسوم ہے بشرطیکہ مَلَاْیِٔ کی اضافت غائب کی ضمیر کیطرف ہو۔

توضیح۔(۱)الْمُرْسَلِیْنَ کی قید سے باقی قرآن کے "نَبَا" خارج ہوگئے ان میں یا زیادہ نہیں (۲) مَلَاْیِٔ کی اضافت غائب کی ضمیر کی قید احترازی ہے مَلَائِہٖ .مَلَاْئِھِمْ میں تو یا زیادہ ہے۔لِلْمَلَاِ .قَالَ الْمَلَاُ میں اور اسی طرح ہمزہ مفتوحہ ومضمومہ مضاف الی ضمیر الغائب میں بھی یا زیادہ نہیں جیسے مَلَاَہٗ۔چونکہ ضمیر کی وجہ سے ہمزہ متوسطہ ہوگیا ہے۔جو مکسورہ بعد الحرکت اپنی حرکت کے مطابق حروف مدہ سے مرسوم ہوتا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۱۹۳:۔﴿لِقَآئِ فِی الرُّوْمِ لِلْغَازِیْ وَكُلُّهُمْ ﴾

﴿ بِالْيَا بِلَا اَلِفٍ فِیْ الَّتِیْ قَبْلُ تُرٰی ﴾

ترجمہ۔اور لِقَآئِ روم میں غازی بن قیسؒ کی روایت پر یا زیادہ ہے اور اَلّٰـئِیْ میں تمام مصاحف الف کے بغیر اسی یا کی زیادتی سے پہلے دیکھے جاتے ہیں۔

توضیح۔سورہ روم ۸۔۱۶۔میں دونوں جگہ بِلِقَآئِ اور لِقَآئِ میں جمہور اہل رسم نے تو یا کی زیادتی بیان نہیں کی ہے البتہ غازی بن قیسؒ کی روایت سے ان میں بھی یا کی زیادت ہے (۱) اَلّٰـئِیْ قرآن مجید میں چار جگہ ہے اسمیں کل حروف چھ ہیں مگر مرسوم تین ہیں اِلّٰیْ جارہ کی طرح۔اَلْ کا پہلا لام لامین کے قاعدہ کے تحت حذف ہے اور الف کا حذف دوسرے باب میں بیان ہوا ہے ہمزہ مکسورہ بشکل یا ہونا تھا جو تماثل کے قاعدہ کے تحت حذف ہے۔مقصد ناظمؒ کا یہ ہے کہ اس میں لام والف کیطرح ہمزہ بشکل یا بھی محذوف ہے۔

بَابُ حَذْفِ الْوَاوِ وَزِيَادَتِهَا

یہ باب واو کے حذف اور اسکی زیادتی کے بیان میں ہے

شعر۱۹۴:۔﴿وَوَاوُ يَدْعُوْ لَدٰى سُبْحٰنَ وَاقْتَرَبَتْ ﴾

﴿ يَمْحُوْ بِحَامِيْمَ نَدْعُوْ فِیْ اقْرَاْ اخْتُصِرَا﴾

ترجمہ۔اور سُبْحٰنَ الَّذِیْ اسراء ۲ کا یَدْعُ الْاِنْسَانُ اور اِقْتَرَبَتْ۔قمرا۔کا یَدْعُ الدَّاعِ اور حٰمٓ شوریٰ ۳۔میں یَمْحُوْ (یَمْحُ اللّٰهُ) اور اِقْرَاْ (علق) میں نَدْعُوْ (سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) کا واو محذوف مختصر کر دیا گیا ہے۔

توضیح۔یَمْحُ کے ساتھ حٰمٓ کی قید احترازی ہے یَمْحُو اللّٰهُ رعد۔۶۔کو خارج کیا گیا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان کلمات میں وصلاً اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کے سبب واو حذف ہو جاتا جسکی رسم میں بھی رعایت کی گئی ہے اور وقف سب میں واو کے بغیر ہی ہوتا ہے۔

شعر۱۹۵:۔﴿ وَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ قُلْ وَالْوَاوُ زِيْدَ اُولُوْا ﴾

﴿ اُولِيْ اُولَاتِ وَفِيْ اُولٰئِكَ انْتَشَرَا ﴾

ترجمہ:۔نَسُوا اللّٰهَ ۔توبہ۔۹۔حشر۳۔میں واو جمع کا حذف تو کہدے کہ وھم ہے اور بے اصل ہے اور اُولُوْا .اُولِيْ .اُولَاتِ اور اُولٰٓئِكَ اور اُولٰٓئِكُمْ میں ہمزہ بشکل الف کے بعد واو کی زیادتی مشہور ہوگئی ہے۔

توضیح۔علامہ دانیؒ فرماتے ہیں کہ نَسُوا اللّٰهَ کے واو کے حذف کے بارے میں کسی بھی مصحف کی ہمیں کوئی خبر نہیں ملی ۔یہ ناقل کی غلطی ہے اور بقیہ پانچ کلمات میں ہمزہ بصورت الف کے بعد واو مرسوم ہے جو اول تین میں اِلٰی اور اِلَيْكُمْ میں فرق کیلئے اور باقی دو میں اس باب کی یکسانیت کیلئے زیادتی ہے یہ توجیہ نکاۃ بعد الوقوع کے طور پر ہے۔

شعر۱۹۶:۔﴿ وَالْخُلْفُ فِيْ سَاُورِيْكُمْ قَلَّ ﴾

﴿ وَهُوَ لَدٰى اُوصَلِّبَنَّكُمْ طٰهٰ مَعَ الشُّعَرَا ﴾

ترجمہ:۔اور سَاُورِيْكُمْ اعراف ۱۷۔انبیاء۳۔میں خُلف ہمزہ کے بعد واو کے حذف کا قلیل ہوگیا ہے۔اور لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ طٰہٰ ۲۔شعراء۲۔میں بھی یہی خلاف ہے۔

توضیح۔مقنع میں ہے کہ سَاُورِيْكُمْ ۔اعراف انبیاء تمام مدنی اور عراقی قرآنوں میں الف کے بعد واو سے مرسوم ہے نشر و اتحاف میں ہے کہ واو کا ثبوت اکثر ہے حذف کم ہے اور لَاُصَلِّبَنَّكُمْ طٰہٰ شعراء بعض میں ہمزہ کے بعد واو ہے اور بعض میں حذف ہے اور لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اعراف سب میں واو کے بغیر ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

تماثل کیوجہ سے واو کا حذف

شعر ۱۹۷:۔ ﴿وَحَذْفُ اِحْدٰهُمَا فِيْمَا يُرَادُ بِهٖ﴾

﴿بِنَآءٌ اَوْ صُوْرَةٌ وَالْجَمْعُ عَمَّ سُرٰى﴾

ترجمہ:۔ اور جن کلمات میں اس واو سے کلمہ کی بنا یا ہمزہ کی شکل یا جمع مراد لی جاتی ہو ان میں دو واو میں سے ایک کا حذف کرنا جاری ہونے کے اعتبار سے عام ہوا ہے۔

توضیح۔ یعنی تماثل کیوجہ سے جسطرح دو یا تین الف یا۔ یاء جمع ہونے پر ایک لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح دو یا تین واو جمع ہو جائیں تو ایک کو لکھتے ہیں باقی کو حذف کر دیتے ہیں اگر چہ وہ تلفظ میں پڑھے جاتے ہیں مگر ناظمؒ اس شعر میں انکے جمع ہونے کی چار صورتیں بتاتے ہیں:

(۱) دونوں بنائی ہوں یعنی کلمہ کے اصلی حروف ہوں ہمزہ کی شکل یا جمع کی علامت نہ ہوں جیسے دَاوٗدَ. وٗرِیَ (۲) ایک اصلی حرف ہو اور دوسرا علامت مفعول ہمزہ بشکل واو ہو جیسے تُــوٗیهِ. مَسْـٔوٗلًا . اَلْمَوْءٗدَةُ (۳) ایک واو بنائی ہو اور دوسرا ہمزہ کی شکل اور تیسرا جمع کی علامت جیسے لِیَسُوْءٗا (۴) ایک اصلی بنائی ہو اور دوسرا علامت جمع ہو جیسے تَلْوٗنَ، اَلْغَاوٗنَ، لَا یَسْتَوٗنَ تو ایک ہی واو لکھتے ہیں۔

شعر ۱۹۸:۔ ﴿دَاوٗدَ تُــوٗیهِ مَسْـٔوٗلًا وٗرِیَ قُلْ﴾

﴿وَفِيْ يَسُوْءٗا وَفِي الْمَوْءٗدَةُ ابْتَدِرَا﴾

ترجمہ:۔ اور کہدے اسکی مثالیں۔ ہیں اور اَلْمَــوْءٗدَةُ میں بھی واو کا حذف جلدی داخل ہوا ہے۔

توضیح۔ ناظمؒ واو کے تماثل کی چھ مثالیں لائے ہیں۔ ان میں غور کریں تو دَاوٗدَ اور وٗرِیَ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

میں اصل اور تلفظ کے اعتبار سے دو، دو، واد ہیں۔ان میں دوسرا واو بنائی ہے اور تُــثْوِيْهِ اور مَسْــئُوْلًا میں اول واو ہمزہ کی صورت اور دوسرا بنائی ہے. تُــثْوِيْ میں تو عین کلمہ ہے۔اور مَسْــئُوْلًا میں علامت مفعول ہے اور لِيَسُوْءٗا میں جمع کی قراءت پر جو سما اور حفص کی ہے (طیبہ) تین واو جمع ہیں۔اول بنا کی دوسری ہمزہ بشکل واو تیسری علامت جمع۔دو۔واو۔حذف کئے گئے ہیں اور ایک ہی لکھا ہے۔

اور دوسرے حضرات کی قراءت پر دو واو ہیں۔بنائی۔اور ہمزہ کی صورت۔اَلْمَــوْءٗدَةُ میں بھی تین واو ہیں۔اول بنائی دوئم ہمزہ سوئم علامت جمع۔

فائدہ۔صاحب اتحاف فرماتے ہیں۔جب ایک کلمہ میں دو واو جمع ہوں اول مفتوح یا مضموم ہو۔نیز پہلا واو۔واو ہی کی صورت ہو یا ہمزہ کی صورت ہو اور دوسرا معانی کے ظاہر کرنے والے صیغوں کے کامل کرنے کیلئے زائد ہو یا جمع مذکر سالم کے رفع کا ہو اسکی ضمیر کا ہو تو ایک واو کے حذف کر دینے پر اتفاق ہے جیسے دَاوٗدَ. يَـئُوْسًا. لِيُطْفِئُوْا. اَنْبِئُوْنِيْ يَدْرَءُوْنَ۔ ماحصل یہ کہ شعر میں بِنَاءٌ سے مراد وہ واو ہے جو معانی ظاہر کرنے والے صیغوں کے کامل کرنے کیلئے لائی گی ہو۔عام ہے کہ فا۔عین۔لام۔کے مقابلہ میں ہو یا زائد

ہو اور وَالْجَمْعُ سے وہ واو مراد ہے جو جمع مذکر سالم کے رفع کا ہو یا اسکی ضمیر کا ہو (اہل الموارد)

شعر ۱۹۹:۔ ﴿اِنِ امْرُؤٌا وَّالرِّبٰوا بِالْوَاوِ مَعَ اَلِفٍ﴾

﴿وَلَيْسَ خُلْفٌ رِّبًا فِي الرُّوْمِ مُخْتَقِرًا﴾

ترجمہ:۔اِنِ امْرُؤٌا نساء ۲۴ اور الرِّبٰوا (الٰی والا) الف سمیت واو کے ہمراہ ہے اور روم ۳۹

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

میں مِنْ رَّبِّـہٖ کا خلاف حقیر نہیں ہے۔ یعنی مشہور ہے کہ بعض مصاحف میں واو ہے اور بعض میں واو کے بغیر ہے۔ واو اصل پر دلالت کیلئے ہے اور الف فاصل ہے یَتْلُوْا وغیرہ کی طرح۔

بَابُ حُرُوْفٍ مِّنَ الْهَمْزِ وَقَعَتْ فِي الرَّسْمِ عَلٰى غَيْرِ قِيَاس

باب ان ہمزوں کے بیان میں جن کی رسم قیاس کے خلاف ہے

شعر ۲۰۰:۔ ﴿وَالْهَمْزُ الْاَوَّلُ فِي الْمَرْسُوْمِ قُلْ اَلِفٌ﴾ ﴿سِوَى الَّذِىْ بِمُرَادِ الْوَصْلِ قَدْ سُطِرَا﴾

ترجمہ۔ اور شروع کا ہمزہ مبتدء کہدو کہ بصورت الف مرسوم ہوتا ہے سوا اس ہمزہ مبتدء کے جو ماقبل سے متصل کر دینے کی نیت سے لکھا گیا ہو۔

توضیح۔ ناظمؒ قاعدہ کلیہ بیان فرمارہے ہیں کہ ہر کلمہ کے شروع کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے مگر جب اسے ماقبل کے کسی کلمہ سے ایسے متصل کر دیں کہ رسماً موصول ہو اور اس پر وسط کلمہ کیطرح وقف جائز نہ ہو تو پھر کبھی ماقبل کی حرکت کے اعتبار سے واو اور یاء کی شکل میں بھی لکھتے ہیں اگلے شعر میں اسکی مثالیں لائے ہیں۔

شعر ۲۰۱:۔ ﴿ فَهٰؤُلَاءِ بِوَاوٍ يَّابْنَؤُمَّ بِهٖ ﴾

﴿وَيَابْنَؤُمَّ فَصِلْهُ كُلَّهٗ سُطِرَا﴾

ترجمہ۔ هٰـؤُلَآءِ کا پہلا ہمزہ بشکل واو ہے اور يَبْنَـؤُمَّ طٰہٰ کا بھی اسی واو سے ہے اور يَبْنَـؤمَ کو تو متصل کر دے اسے ملا کر ہی لکھا گیا ہے۔

توضیح۔ ؤُلَآءِ، ھَاءِ تنبیہ ماقبل سے متصل ہونے کی بنا پر متوسط سمجھتے ہوئے خود اسکی حرکت کے مطابق واو سے لکھا ہے اور یَـا ابْـن اُم تینوں کلمے یاء ندائیہ اور ابن اور اُمَّ موصول

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اسلئے یا کا الف اور ابن کا ہمزہ محذوف الصورت ہیں اور اُم کا ہمزہ مبتدئہ ماقبل سے اتصال کی وجہ سے متوسطہ کے حکم پر واو سے لکھا ہے نیز یاء ندائیہ اگر ہمزہ مبتدئہ والے کلمہ پر داخل ہو تو ایک الف یا کے بعد لکھا جاتا ہے جیسے یٰاَیُّھَا۔ یٰـاُخْتَ۔ نثر کی رو سے یہ الف ہمزہ کی شکل ہوتی ہے اور یٰـابْنَؤُمَّ میں یا کے بعد مصحف امام اور شامی میں ابن کا ہمزہ بصورت الف لکھا گیا ہے باقی مصاحف میں نہ یاءِ ندائیہ کا الف ہے اور نہ ہی ابن کا اور نہ ہی اُم کا بلکہ یوں لکھا ہے یَبْنَؤُمَّ ناظمؒ نے اسطرف فَصِلْهُ كُلَّهُ سے اشارہ فرمایا ہے اور یہی راجح قول ہے (نثر المرجان)۔

ہمزہ مبتدئہ بشکل یا بوجہ ہمزہ استفہام و ہمزہ جمع کے کل پندرہ کلمات

شعر۲۰۲:۔﴿اَئِنَّكُمْ يَاءُ ثَانِي الْعَنْكَبُوتِ وَفِي الْ﴾

﴿ اَنْعَامِ مَعْ فُصِّلَتْ وَالنَّمْلِ قَدْزَهَرَا﴾

ترجمہ:۔ اَئِــنَّــكُمْ عنکبوت کا دوسرا۔۳۔ اور انعام ۔۲۔ فُصِّلَتْ ۔۲۔ اور نمل ۔۴۔ میں بھی دوسرا ہمزہ بشکل یاء ہے یہ یا روشن ہوگئی ہے۔

توضیح۔ عنکبوت کے ساتھ ثانی کی قید سے پہلے والا خارج ہوگیا ان چاروں میں ہمزہ استفہام بصورت الف اور دوسرا ہمزہ بصورت یا مرسوم ہے جیسے اَئِــنَّــكُمْ اور انکے علاوہ باقی قرآن میں ہمزہ استفہام محذوف الصورت اور ہمزہ مبتدئہ الف کی صورت میں ہے جیسے ءَ اِنَّكُمْ۔

شعر۲۰۳:۔وَخُصَّ فِيْ اَئِذَا مِتْنَا اِذَا وَقَعَتْ

وَقُلْ اَئِنَّ لَنَا يُخَصُّ فِي الشُّعَرَا

ترجمہ:۔ اور یہی یاء خالص کی گئی ہے اِذَا وَقَعَتْ یعنی سورہ واقعہ کے اَئِذَا مِتْنَا ۲ ہی میں

www.KitaboSunnat.com

اورتو کہہ دے کہ اَئِنَّ لَنَا شعراء۔۳۔میں خاص کیا جاتا ہے۔

شعر۲۰۴:۔﴿وَفَوْقَ صَادٍ اَئِنَّا ثَانِيًا رَّسَمُوْا﴾

﴿وَزِدْ اِلَيْهِ الَّذِیْ فِی النَّمْلِ مُذَّكِرًا﴾

ترجمہ:۔اور صاد کے اوپر والی سورہ صٓفّت ۲ میں دوسرے اَئِنَّا کو بھی یاء سے لکھا ہے اورتو اس (صٓفّت والے اَئِنَّا لَتَارِكُوْا) کیطرف اس اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ کو زیادہ کردے جو نمل میں ہے حالانکہ تو یاد کرنے والا ہے۔

شعر۲۰۵:۔ ﴿اَئِمَّةً وَّاَئِنْ ذُكِّرْتُمْ وَاَئِفْ﴾

﴿كًا بِالْعِرَاقِ وَلَانَصٌّ فَيَحْتَجِرَا﴾

ترجمہ:۔اور اَئِمَّةً پانچ جگہ اور اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ یٰسٓ ۲۔اور اَئِفْكًا صٓفّت ۳ عراقی مصاحف میں بصورت یاء ہیں۔

اور کوئی نص یعنی صریح روایت نہیں ہے جو بشکل یاء کو روک دے۔

توضیح۔(۱) ان جملہ کلمات میں اول ہمزہ بشکل الف اور دوسرا بشکل یا مرسوم ہے (۲) شعر ۱۰۰ میں بیان ہو چکا ہے کہ شامی مصحف میں اَئِنَّا کے دونوں شوشے برابر ہیں جو دونون سمجھے گئے ہیں ابن عامر شامیؒ کی قراءت بھی اِنَّا ہے (۳) اَئِمَّةً قرآن مجید میں پانچ مقامات پر آیا ہے اسکا پہلا ہمزہ جمع کا ہے جو بشکل الف ہے دوسرا بشکل یاء ہے (۴) شعر ۲۰۵۔کے تینوں کلمات میں دوسرا ہمزہ یاء ہی کی صورت میں عراقی مصاحف میں لکھا گیا ہے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اسکے خلاف کوئی واضح نص نہیں لہٰذا یہ یاء ہی سے لکھے جائیں گے ان پندرہ کلمات کے علاوہ باقی ہر جگہ اول ہمزہ استفہام بے صورت اور دوسرا مبتدیہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے جو قیاس کے مطابق ہے جیسے: ءَ اِنَّكَ . ءَ اُنْزِلَ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ءَ اَنْذَرْتَهُمْ۔

ہمزہ مبتدئہ رسمی اتصال کی بنا پر متوسطہ کے قیاسی اصول کے مطابق بصورت یاء

شعر ۲۰۶:۔﴿وَيَوْمَئِذٍ وَلِئَلَّا حِينَئِذٍ وَلَئِنْ﴾

﴿ وَلَامَ لِفْ لِأَهَبَ بَدْرُ الْإِمَامِ سَرٰى﴾

ترجمہ:۔اور يَوْمَئِذٍ اور لِئَلَّا اور حِينَئِذٍ اور وَلَئِنْ کا ہمزہ بھی بصورت یاء ہے اور لِأَهَبَ لَكِ مریم ۲۔کا لام۔الف جو ہے اس میں مصحف امام کا چاند سرایت کر گیا ہے یعنی روشنی دوسرے مصاحف تک بھی پہنچ گئی ہے۔

توضیح۔(۱) اول کے چاروں کلمات میں ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہے جسے بشکل الف ہونا چاہیے مگر ماقبل سے شدت اتصال کیوجہ سے متوسطہ کے حکم میں شمار کرتے ہوئے بشکل یاء مرسوم ہوا ہے (۲) لِأَهَبَ لَكِ میں نافعؒ اور بصریانؒ لِيَهَبَ لَكِ پڑھتے ہیں۔جو ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور کا یاء سے ابدال ہوا ہے اسلئے ناظمؒ نے لام الف فرما کر یہ بتایا ہے کہ لام جارہ کے بعد الف مرسوم ہے نہ کہ یاء۔

ہمزہ متوسطہ ومتطرفہ کے خلاف قیاس مرسوم کلمات

شعر ۲۰۷:۔﴿وَفِي اَؤُنَبِّئُكُمْ وَاوٌ وَيُحْذَفُ فِي الرّ﴾

﴿ رُءْيَا وَرُءْيَا وَرِءْيًا كُلِّ نِ الصُّوَرَا﴾

ترجمہ:۔اور اَؤُنَبِّئُكُمْ آل عمران ۲ میں دوسرا ہمزہ بشکل واو مرسوم ہے اور الرُّءْيَا اور رُءْيَا اور رِءْيًا مریم ۵ میں ہمزہ صورتوں کے اعتبار سے حذف ہوا ہے۔

توضیح۔قیاس یہ ہے کہ اَؤُنَبِّئُكُمْ میں اول ہمزہ استفہام بوجہ تماثل محذوف الصورت ہوتا اور دوسرا مبتدئہ بشکل الف ہوتا مگر دوسرا واو کی صورت میں لکھا گیا ہے نیز رُءْيَا میں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

بشکل واو اور رِءْ یًا میں بشکل یاء ہونا چاہئے تھا مگر محذوف الصورت ہے۔

شعر۲۰۸:۔﴿وَالنَّشْاَةَ الْاَلِفُ الْمَرْسُوْمُ هَمْزَتُهَا

﴿ اَوْ مَدَّةٌ وَّبِيَآءٍ مَّوْئِلًا نَّدَرَا﴾

ترجمہ:۔اور النَّشْـاَةَ عنکبوت۲ واقعہ۲ نجم۳ جو ہے۔شین کے بعد الف ہمزہ کی شکل ہے یا الف مدہ ہے اور مَوْئِلًا کہف ۸ ہمزہ یاء کے ساتھ نادر ہو گیا ہے۔

توضیح۔(۱) النَّشْاَةَ میں مکیؒ اور ابو عمرو بصریؒ کی قراءت النَّشَآءَ ةَ ہے باقین کی قراءت پر ہمزہ خلاف قیاس بصورت الف ہے اور مکیؒ و بصریؒ کی قراءت شین مفتوحہ کے بعد الف مدہ ہے اور ہمزہ قیاس کے مطابق بےصورت ہے(۲) مَـوْئِلًا میں قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ ہمزہ ساکن کے بعد بےصورت ہونا چاہئے جو یاء کی صورت میں لکھا گیا ہے جو نادر ہونے کے باوجود مصاحف کا اتفاق ہے۔

شعر۲۰۹:۔﴿وَاَنْ تَبُوْاَ مَعَ السُّوْاٰی تَنُوْاُ بِهَا﴾

﴿ قَدْ صُوِّرَتْ اَلِفًا مِنْهُ الْقِيَاسُ بَرَا﴾

ترجمہ:۔اور اَنْ تَبُوْٓاَ مائدہ۵۔السُّوْٓاٰی روم۱۔ لَتَنُوْٓاُ قصص۷۔ان میں وہ ہمزہ الف کی صورت میں لکھا گیا ہے۔اور قیاس اس رسم سے بَری ہے۔

توضیح۔عام قیاس کی رُو سے ساکن کے بعد ہمزہ محذوف الصورت ہوتا ہے مگر ان کلمات میں ساکن کے بعد ہمزہ بصورت الف مرسوم ہے جو علامہ دانیؒ اور ناظمؒ کی رائے میں خلاف قیاس ہے البتہ متاخرین اور علامہ جزریؒ اَنْ تَبُوْٓاَ اور لَتَنُوْٓاُ میں ہمزہ کو قیاس کے مطابق غیر مرسوم اور الف کو فاصل قرار دیتے ہیں۔اور السُّـــوْٓاٰی میں ہمزہ متوسط واو ساکنہ مدہ کے بعد محذوف الصورت ہے اور الف مدہ ہے جو ہمزہ مفتوحہ کے بعد ملفوظ ہے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

اور یاء فُعْلٰی کے وزن پر تانیث کی ہے جو قیاس کے موافق ہے۔

ہمزہ متطرفہ خلاف قیاس بصورت واو مع الف کے چوبیس ۲۴ کلمات

شعر ۲۱۰:۔ ﴿وَصُوِّرَتْ طَرَفًا بِالْوَاوِ مَعْ اَلِفٍ﴾

﴿فِي الرَّفْعِ فِيْ اَحْرُفٍ وَقَدْ عَلَتْ خَطَرًا﴾

ترجمہ:۔ اور چند کلمات میں رفع کے موقعوں میں وہ ہمزہ متطرفہ واو مع الف متشکل ہوا ہے اور یہ سب کلمات اپنی عزت و شہرت کے اعتبار سے بلند ہوئے ہیں۔

توضیح۔ ناظمؒ ذیل کے دس اشعار میں ان کلمات کو بیان فرماتے ہیں جن میں ہمزہ متطرفہ جبکہ مرفوع ہو تو خلاف قیاس واو کی صورت میں مرسوم ہوا ہے اور اسکے بعد الف فاصل بھی ہے حالانکہ قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ ہمزہ متطرفہ بعد الالف محذوف الصورت ہو اور فتحہ کے بعد الف کی صورت میں ہو کہ متحرک ہمزہ حرکت کے بعد ماقبل کی حرکت کے مطابق لکھا جاتا ہے۔

شعر ۲۱۱:۔ ﴿اَنْبٰٓـؤُا مَعْ شُفَعٰٓؤُا مَعْ دُعٰٓـؤُا بِغَا﴾

﴿فِرٍ نَّشٰٓـؤُا بِهُوْدٍ وَّحْدَهٗ شُهِرَا﴾

ترجمہ۔(۱) تا (۴) اَنْبٰٓـؤُا مَا انعام و شعراء ۶ شُفَعٰٓؤُا روم ۲ دُعٰٓـؤُا غافر ۵ مَا نَشٰٓـؤُا جو صرف ہود ۸ میں مشہور ہوا ہے۔

توضیح۔ یعنی وَمَا دُعَآءُ رعد ۲ اور نَشَآءُ انعام ۱۰ یوسف وغیرہ میں ہمزہ قیاس کے موافق بے صورت ہے علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ میں نے شامی مصاحف میں شُفَعَآءُ روم اور دُعَآءُ غافر کو بھی واو کے بغیر دیکھا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۱۲:۔ ﴿جَزَآؤُا حَشْرٍ وَّ شُوْرٰی وَالْعُقُوْدِ مَعًا ﴾

﴿ فِی الْاَوَّلَیْنِ وَ وَالٰی خُلْفُهُ الزُّمَرَا﴾

ترجمہ:۔ جَزَآؤُا حشر۲ اور شوریٰ۴ اور مائدہ۵ دو اول موقعوں کے حالانکہ وہ دونوں مل کر آنے والے ہیں۔اور اس جَزَآؤُا کے خلف نے زمر۴ سے موافقت کی ہے۔

توضیح۔ جَـــزَآؤُا حشر اور شوریٰ میں ایک ایک اور مائدہ کے دو جو اول موقعوں والے رکوع ۵ میں اکٹھے آرہے ہیں جَزَآؤُا الظّٰلِمِیْنَ اور جَزَآؤُا الَّذِیْنَ ہیں ان میں تو خلاف قیاس ہمزہ بشکل واو اور اسکے بعد الف ہے اور رہے جَـزَآءُ الْـمُـحْسِنِیْنَ ۱۱ اور فَـجَـــزَآءٌ مِّثْلُ ۱۳ وغیرہ یہ قیاس کے موافق ہیں اور سورۂ زمر والا جَـزَآؤُا تو یہ بعض مصاحف میں قیاس کے موافق اور بعض میں واومع الف خلاف قیاس مرسوم ہے۔

شعر۲۱۳:۔﴿طٰهٰ عِرَاقٍ وَّمَعْهَا كَهْفُهَا نَبَؤٌا ﴾

﴿ سِوٰی بَرَآءَ ةٍ قُلْ وَالْعُلَمٰٓؤُا عُرَا ﴾

ترجمہ:۔اور طٰہٰ۳ میں جَـزَآؤُا مَنْ تَزَكّٰی (واومع الف) عراقی مصاحف کی رسم ہے اور مصاحف کی کہف ۱۱ جَزَآؤُا الْحُسْنٰی اس طٰہٰ والے کے ساتھ ہے اور تو کہہ دے کہ نَبَؤٌا سب جگہ واومع الف ہے سوائے براءۃ کے (نَبَاُ الَّذِیْنَ ۹) اور اَلْعُلَمٰٓؤُا فاطر۴ ان میں واومع الف مضبوط درختوں کیطرح ہے۔قولہٗ عُـرَا ،عُرْوَۃٌ کی جمع مضبوط درخت۔قوت وشہرت کیطرف اشارہ ہے۔

توضیح۔ جَـــزَآؤُا ہر جگہ قیاس کے موافق الف کے بعد ہمزہ بےصورت مرسوم ہے البتہ سات جگہوں میں خلاف قیاس واومع الف مرسوم ہے (۱)(۲) مائدہ ۵ (۳) شوریٰ ۴ (۴) حشر۲ ان چاروں میں اجماعاً واومع الف ہے اور زا کے بعد والا الف محذوف ہے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

اور (۵) زمر ۴ میں خلف ہے (۶) کہف ۱۱ (۷) طٰہٰ ۳ یہ دونوں عراقی مصاحف میں خلاف قیاس اور باقی میں زا کے بعد الف اور ہمزہ بے صورت ہے۔

نَبَؤٌا۔ پانچ جگہ ہے توبہ ۹ ابراھیم ۲ ص ۲، ۵ تغابن ۱۔ توبہ والا قیاس کے موافق ہے باقی خلاف قیاس۔

الْعُلَمٰٓؤُا۔ فاطر ۴ اجماعاً واومع الف مرسوم ہے۔

(نوٹ) فَلَهٗ جَزَآئَنِ الْحُسْنٰی کہف ۱۱ شفاو یعقوب کی قراءت ہے خلاف قیاس رسم دوسری قراءت کو شامل ہے۔

شعر ۲۱۴:۔ ﴿وَمَعْ ثَـلَاثِ الْمَلَا فِي النَّمْلِ اَوَّلُ مَا﴾

﴿ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَمَّتْ اَرْبَعًا زُهَرَا﴾

ترجمہ:۔ اَلْمَلَؤُا۔ اسکا پہلا کلمہ جو سورہ مومنون ۲ میں ہے سورہ نمل ۲۔۳۔ کے تین اَلْمَلَؤُا سمیت۔ واو مع الف ہیں جو پورے ہوگئے ہیں حالانکہ وہ چاروں منور ہیں۔

توضیح آٹھواں کلمہ اَلْمَلَؤُا ہے جو چاروں جگہ ناظمؒ نے بتایا ہے سورہ مومنون کے پہلے کی قید احترازی ہے ان چار کے ماسوا سب میں قیاس کے مطابق اَلْــــمَلَا ہمزہ بشکل الف ہے۔

شعر ۲۱۵:۔ ﴿تَفْتَؤُا مَعْ يَتَفَيَّؤُا وَالْبَلٰٓؤُا وَقُلْ﴾

﴿ تَظْمَؤُا مَعْ اَتَوَكَّؤُا يَبْدَؤُا انْتَشَرَا﴾

ترجمہ:۔ اور تَـفْـتَــؤُا یوسف ۱۰ یَتَـفَيَّؤُا نحل ۶ سمیت اور اَلْبَـلٰٓــــؤُا صٰٓفّٰت ۳ اور تو کہہ لَا تَظْمَـؤُا

طٰہٰ ۷ بھی جو اَتَوَكَّؤُا طٰہٰ ۱۔ سمیت ہے اور يَبْدَؤُا ہر جگہ ان چھ کلمات میں واو مع الف کی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

رسم مشہور ہوگئی ہے۔
توضیح۔اس شعر کے چھ کلمات سمیت چوبیس میں سے کل چودہ بیان ہو گئے ہیں باقی کو آگے بیان فرما رہے ہیں۔

شعر۲۱۶:۔﴿یَدْرَوُا مَعْ عَلَمٰٓؤُا یَعْبَؤُا الضُّعَفَا﴾
﴿وَقُلْ بَلٰٓؤُا مُّبِیْنٌ بَالِغًا وَّطَرًا﴾

ترجمہ:۔(۱۵) تا (۱۹) یَدْرَؤُا نور۔ا۔جو عُلَمٰٓؤُا شعراء ۱۱ سمیت ہے یَعْبَؤُا فرقان ۶۔الضُّعَفٰٓؤُا ابراہیم ۳،اور کہدے تو کہ بَلٰٓؤُا مُّبِیْنٌ دخان ۲ بھی واو مع الف ہیں اس حال میں کہ تو حاجت کو پہنچنے والا ہے۔

شعر۲۱۷:۔﴿وَفِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا اَمْ لَھُمْ شُرَکَا﴾
﴿شُوْرٰی وَاَبْنٰٓؤُا فِیْهِ الْخُلْفُ قَدْ خَطَرَا﴾

ترجمہ:۔(۲۰۔۲۱) اور فِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا انعام ۱۱۔اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شوریٰ ۳ بھی ہے اور اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ مائدہ ۲ جو ہے اسمیں خلاف ہے اس حال میں کہ یہ خلاف شرافت والا ہے۔

(نوٹ) افضل الدرر میں اَنْبٰٓؤُا لکھا گیا ہے جو شعر ۲۱۱ میں آ چکا ہے لہٰذا اَبْنٰٓؤُا ہی صحیح ہے۔

شعر۲۱۸:۔﴿وَفِی یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ الْخِلَافُ وَمَنْ﴾
﴿یُنَشَّؤُا وَفِی مُقْنِعٍ بِالْوَاوِ قَدْ سُطِرَا﴾

ترجمہ:۔(۲۲۔۲۳) اور یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ قیامہ ا۔اور اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا زخرف ۲۔ دونوں میں خلاف ہے اور مُقنع میں یہ دونوں واو ہی سے لکھے گئے ہیں۔

توضیح۔یُنَبَّؤُا اور یُنَشَّؤُا دونوں میں خلاف ہے کوئی مصاحف میں واو مع الف سے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور مدنی وشامی مصاحف میں واو کے بغیر الف سے مرسوم ہیں اور مقنع میں دونوں واو مع الف سے ہیں۔

شعر۲۱۹:۔﴿وَبَعْدَ رَا بُرَءٰٓؤُا الْواوُ مَعُ اَلِفٍ﴾

﴿وَلُؤْلُؤًا قَدْ مَضٰى لِلْبَابِ مُعْتَصَرَا﴾

ترجمہ:۔(۲۴)اور بُرَءٰٓؤُا ممتحنہ ا۔میں را کے بعد واو الف سمیت ہے اور لُؤْلُؤًا میں بھی حالانکہ تحقیق یہ لفظ باب الفرش شعر ۱۲۵ تا ۱۲۸ میں گذر چکا ہے جو اسکی پوری تحقیق اور نچوڑ کیطرح ہے۔اعتصار نچوڑنا۔

توضیح۔چوبیسواں لفظ بُـرَءٰٓؤُا میں ناظمؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسمیں ہمزہ متطرفہ بشکل واو مع الف فاصل تو ہے لیکن را کے بعد ہمزہ اول اور اسکے بعد کا الف دونوں غیر مرسوم ہیں جبکہ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ را کے بعد ہمزہ بصورت الف ہوتا اور اسکے بعد الف اور ہمزہ دونوں غیر مرسوم ہوتے جیسے بُـرَاءٌ اور لفظ لُـؤْلُـؤًا کے دوسرے ہمزہ کی تحقیق بھی باب الفرش سے معلوم ہوسکتی ہے یعنی اسکے پہلے ہمزہ کیطرح دوسرا ہمزہ بھی بشکل واو ہے اور اسکے بعد الف فاصل ہے جو ہمزہ کو قوی کرنے کی غرض سے ہے۔

(نوٹ) مندرجہ بالا دس اشعار میں ہمزہ متطرفہ کے وہ کلمات جن میں ہمزہ بشکل واو مع الف مرسوم ہے مذکور ہوئے ہیں۔

ان میں سے تیرہ میں ہمزہ الف جو ملفوظی غیر مرسوم کے بعد ہے اور گیارہ میں ہمزہ فتحہ کے بعد ہے جو اَنۡبٰٓـؤُا سے بُرَءٰٓؤُا تک کل چوبیس ہیں۔

اُولٰٓـئِكُمْ .اُولٰٓـئِكُمْ اور اُولٰٓـئِكَ کے ہمزہ کی رسم

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر ۲۲۰:۔﴿وَمَعْ ضَمِيرِ جَمِيعٍ اَوْلِيَآءُ بِلَا﴾

﴿وَاوٍ وَّلَا يَآءٍ فِيْ مَخْفُوْضِهِ كَثُرَا﴾

ترجمہ:۔اور لفظ اَوْلِيَآءُ جب ضمیر جمع مذکر غائب یا حاضر (هُمْ . كُمْ) کے ساتھ آئے تو حالت رفعی میں ہمزہ واو کے بغیر اور حالت جری میں یا کے بغیر کثرت سے مرسوم ہوا ہے۔

شعر ۲۲۱:۔﴿وَقِيْلَ اِنْ اَوْلِيٰٓؤُهٗ وَفِيْ اَلِفِ الْ﴾

﴿بِنَاءِ فِي الْكُلِّ حَذْفٌ ثَابِتٌ جُدُرَا﴾

ترجمہ:۔اور بعض کا قول ہے کہ اِنْ اَوْلِيٰٓؤُهٗ انفال ۴ کا ہمزہ بھی بے صورت ہے اور بناء کے الف میں جو ہمزہ سے قبل ہے ان تمام کلمات میں ایسا حذف ہے جو دیواروں کی طرح ثابت وقوی ہے۔قولہ جُدُرًا۔جمع جِدَار۔دیوار مشبّہًا مقدر کا مفعول ہے۔جو ثَابِتٌ کی ضمیر سے حال ہے حذف کی قوت کیطرف اشارہ ہے۔

توضیح۔صرفی قیاس سے ہمزہ متوسطہ ہر جگہ ضمہ کے بعد بصورت واو کسرہ کے بعد بصورت یا اور فتحہ کے بعد الف کی صورت میں اور ساکن کے بعد محذوف الصورت ہوتا ہے اگرچہ کسی ضمیر سے مل کر متوسطہ ہوا ہو۔اور کاتبین قرآن نے بھی اکثر جگہ اسی پر عمل کیا ہے۔البتہ اَوْلِيَآءُ جب هُمْ كُمْ جمع مذکر غائب و حاضر کی طرف مضاف ہو تو اسکا ہمزہ عراقی اکثر مصاحف میں بے صورت ہے جو چار کلمات میں اَوْلِيَـــــــــــٓـــــــــــؤُهُمْ بقرہ ۳۴ ۔انعام ۱۵۔اَوْلِيَــــٓـــؤُكُمْ فصلت ۔۴۔اَوْلِيَــٓــــهِمْ انعام ۱۴۔اَوْلِيَــٓـــكُمْ احزاب ۱۔غیر عراقی مصاحف میں قیاس کے مطابق مرسوم ہیں۔

اور اَوْلِيٰٓــؤُهٗ بقول دانی ”قدیم مصاحف میں ہمزہ واو کے بغیر ہے لیکن قوی تر یہ ہے کہ اکثر

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

میں قیاس کے موافق واو ہے۔ اختتام پر ناظمؒ فرماتے ہیں کہ ان تمام انتیس کلمات میں جو اَنۡبٰٓؤُا سے اَوۡلِيٰٓؤُهٗ تک ہیں الف بنائی جو ہمزہ سے قبل ہے محذوف الرسم ہے۔

بَابُ رَسۡمِ الۡاَلِفِ وَاوًا

آٹھواں باب الف کو واو کی صورت میں لکھنے کا بیان

شعر۲۲۲:۔﴿وَالۡوَاوُ فِي اَلِفَاتٍ كَالزَّكٰوةِ وَمِشۡ﴾

﴿كٰوةِ مَنٰوةَ النَّجٰوةِ وَاضِحٌ صُوَرًا﴾

ترجمہ:۔اور چند الفاظ میں الف کی بجائے واو صورتوں کے اعتبار سے ظاہر ہوا ہے اسکی مثالیں: الزَّكٰوةَ ہر جگہ۔ كَمِشۡكٰوةٍ ۔نور ۵۔ وَمَنٰوةَ ۔نجم ع ۱۔ النَّجٰوةِ مؤمن ع ۵ کی طرح ہیں۔

شعر۲۲۳:۔﴿وَفِي الصَّلٰوةِ الۡحَيٰوةِ وَانۡجَلٰى اَلِفُ الۡ﴾

﴿ مُضَافِ وَالۡحَذۡفُ فِيۡ خُلۡفِ الۡعِرَاقِ يُرٰى﴾

ترجمہ:۔الصَّلٰوةِ میں الۡحَيٰوةِ میں (الۡ کے ساتھ والے میں) واو مرسوم ہے اور صَلَاة اور حَيَاة جب مضاف الی الضمیر ہو تو الف ظاہر ہو گیا ہے جبکہ عراقی بعض میں مضاف کے الفوں کے حذف میں خُلف دیکھا گیا ہے۔

شعر۲۲۴:۔﴿ فِي اَلِفَاتِ الۡمُضَافِ وَالۡعَمِيۡمُ بِهَا ﴾

﴿ لَدٰى حَيٰوةً زَكٰوةً وَّاوُ مَنۡ خَبَرَا﴾

ترجمہ:۔اور ان عراقی عام مصاحف میں حَيٰوة اور زكٰوة جب معرف باللام نہ ہوں اور نہ ہی مضاف ہوں اس شخص کا واو مرسوم ہے جو رسم سے باخبر ہوا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔(۱) مِشْکٰوۃٍ (۲)مَنٰوۃَ اور(۳) النَّجٰوۃِ قرآن میں ایک ایک جگہ ہیں۔اور ان کے الف کو بصورت واو لکھا گیا ہے۔اور(۴) الصَّلٰوۃ ۔اَلْ والا بھی واو سے ہی مرسوم ہے۔البتہ اَلْ کے بغیر والا اگر مضاف ہو تو اکثر مصاحف میں واو نہیں بلکہ الف ہی مرسوم ہے اور بعض عراقی مصاحف میں الف اور واو دونوں کا حذف ہے(۵) الزَّکٰوۃ۔اَلْ سے ہو یا اَلْ کے بغیر واو سے ہی مرسوم ہے(۶) حَیٰوۃ۔اَلْحَیٰوۃ معرف بِاللّام ہو یا نکرہ ہو یا بغیر اضافت کے ہو، جر اور نصب کی حالت میں واو مرسوم ہے اور اگر مضاف ہو تو پھر اختلاف ہے بعض عراقی مصاحف میں الف اور واو دونوں غیر مرسوم ہیں مگر اکثر مصاحف میں صرف الف سے ہے۔

صَلَوٰت صیغہ جمع کی رسم

شعر۲۲۵:۔﴿وَفِی اَلِفُ صَلَوَاتِ خُلْفُ بَعْضِهِم

﴿وَالْوَاوُ تَثْبُتُ فِيهَا مُجْمِعًا سِيَرَا﴾

ترجمہ:۔اور صَلَوٰت جمع کے الف میں ان میں سے بعض کا خلاف ہے اور واو اس صَلَوٰت میں بھی ثابت رہتا ہے اس حال میں کہ عمدہ خوبیوں و عادتوں کو جمع کرنے والا ہے قولہٗ سِیَرَا۔سِیْرَۃ کی جمع بمعنی عادت۔

توضیح۔صیغہ جمع ''صَلَوٰت'' جو چار جگہ ہے توبہ ۱۲۔میں تو سب قراء جمع سے پڑھتے ہیں۔جبکہ توبہ ۱۳۔

ھود ۸ مؤمنون ۱ میں بعض کی قراءت جمع سے اور بعض کی مفرد سے ہے۔ان سب میں الف تو بعض مصاحف میں ہے بعض میں نہیں البتہ واو تمام میں مرسوم ہے اور اسکے الف کا حذف شعر ۱۵۰۔میں وَکُلُّ جَمْعٍ کَثِيرِ الدَّوْرِ والے قاعدہ سے مستثنیٰ ہے نیز واو کا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

اثبات اجماعاً ہے۔ یہ چاروں کلمات مضاف ہیں۔ جو واحد والی قراءت پر وَانْجَلٰی اَلِفُ الْمُضَافِ شعر۲۲۳ سے مستثنٰی ہیں۔

بَابُ رَسْمِ بَنَاتِ الْيَاءِ وَالْوَاوِ

یائی اور واوی کلمات کی رسم کا بیان

شعر۲۲۶:۔﴿وَالْيَآءُ فِيْ اَلِفٍ عَنْ يَّآءٍ نِ انْقَلَبَتْ﴾

﴿مَعَ الضَّمِيْرِ وَمِنْ دُوْنِ الضَّمِيْرِ تُرٰى﴾

ترجمہ:۔ اور جو الف یا سے بدلا ہو (لام کلمہ میں) اس الف کی جگہ یا دیکھی جاتی ہے الف ضمیر کے ساتھ کی حالت میں ہو یا ضمیر کے بغیر۔

شعر۲۲۷:۔﴿سِوٰى عَصَانِىْ تَوَلَّاهُ طَغَا وَمَعًا﴾

﴿ اَقْصَا وَالْاَقْصَا وَسِيْمَا الْفَتْحِ مُشْتَهِرًا﴾

ترجمہ:۔ سوائے وَمَنْ عَصَانِیْ ابراھیم ۶ اور مَنْ تَوَلَّاهُ حج ۱۔ کے اور طَغَا الْمَآءُ حاقہ ۱۔ اور اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ قصص ویٰس ۲۔ کے جو دو جگہ ہے اور اَقْصَا الَّذِیْ اسراء ۱۔ کے اور سِيْمَاهُمْ فتحنا ۴۔ کے حالانکہ یہ نقل کے اعتبار سے مشہور ہو گیا ہے۔

توضیح۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو الف ''یا'' سے بدلا ہو یا بدلے ہونے کے مشابہ ہو اور لام کلمہ میں ہو وہ ہر جگہ بشکل یا لکھا جاتا ہے عام ہے کہ اس الف کے بعد ضمیر ہو جیسے هَدٰىهُ۔ یا ضمیر کے بغیر ہو جیسے هَـــدٰى البتہ چھ کلمات اس کلیہ سے مستثنٰی ہیں اور شعر کا ایک کلیہ بھی مستثنٰی ہے ان میں سے وَمَنْ عَصَانِیْ ابراھیم ۶ میں تَوَلَّاهُ حج ۱۔ اور طَغَا الْمَآءُ حاقہ ۱۔ ہیں البتہ طٰہٰ، نٰزعٰت والے رؤس آیات ہونے کی وجہ سے نکل گئے وہ یا ہی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

کی شکل سے ہیں اور فتحنا ۴ میں سِیْمَاهُمْ ایک روایت میں الف سے ہے اور باقی بقرہ ۲۷ اعراف ۵-۶-محمدؐ ۴-یہ چاروں یا- سے مرسوم ہیں اور علامہ دانیؒ کی روایت یہ ہے کہ سِیْمَا تمام قرآن میں الف سے مرسوم ہے اور ناظمؒ کا اشارہ چھ کلمات کے استثنیٰ والی روایت کی ترجیح کیطرف ہے جسے مُشْتَهِرًا فرما رہے ہیں۔

یائی کلمات کے الفات کا الف ہی سے مرسوم ہونے کا کلیہ

شعر۲۲۸:۔﴿وَغَيْرَ مَا بَعْدَ يَآءٍ خَوْفَ جَمْعِهِمَا﴾

﴿لٰكِنَّ يَحْيٰى وَسُقْيَاهَا بِهَا خُبِرَا﴾

ترجمہ:۔اور سوائے اس الف کے جو یا۔ کے بعد ہو۔ان دو یاؤں کے جمع ہو جانے کے خوف سے یا کے بجائے الف ہی کی صورت میں لکھتے ہیں لیکن یَحْيٰى جو فعل ہو یا اسم ہو اور سُقْيٰهَا شمس یہ دونوں یاء سے خوبصورت بنا دیئے گئے ہیں۔

توضیح۔جن کلمات کے الف یاء سے بدلے ہیں وہ یا ہی سے لکھے جاتے ہیں مگر یہ کلیہ مستثنیٰ ہے کہ جب ایسے الف سے پہلے یا ہو تو پھر تماثل فی الرسم کیوجہ سے الف کو یا سے نہیں لکھا جاتا بلکہ الف ہی مرسوم ہوتا ہے هُدَایَ .مَثْوَایَ .مَحْیَایَ اَحْیَا .نَحْیَا وغیر البتہ دو کلمے تماثل کے باوجود دو یاؤں سے مرسوم ہیں جیسے یَحْيٰى اسم و فعل دونوں اور سُقْيٰهَا مقنع میں دانیؒ نے لکھا ہے کہ یہ الف جب متکلم کی یاء سے قبل ہو تو اسمیں اختلاف ہے جیسے هُدَایَ ۔مَثْوَایَ اور سُقْيٰهَا اکثر میں الف اور بعض میں یا سے ہے یعنی قاف اور ھا کے درمیان دو شوشے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۲۹:۔﴿کِلْتَا وَتَتْرًا جَمِیْعًا فِیْهِمَا اَلِفٌ

وَفِیْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰی الْخُلْفُ قَدْ ذُکِرَا﴾

ترجمہ:۔ کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ کہف ۵۔اور رُسُلَنَا تَتْرَا مؤمنون۔۳۔ جو ہیں ان میں الف ہے اور یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰی مائدہ۔۸۔ میں تحقیق خُلف بیان کیا گیا ہے۔

توضیح۔ کِلْتَا اور تَتْرَا دونوں نہ یائی ہیں اور نہ ہی واوی ان کا یہاں لانا یائی الفات سے تشابہ کی بناپر ہے۔ نیز تَتْرًا تنوین سے مکیؒ، ابو جعفرؒ، ابو عمرو بصریؒ کی قراءت پر یہ الف تنوین کا ہے اور باقین کی قراءت پر فَعْلٰی کے الف کے مشابہ ہے (۲) نَخْشٰی اَنْ تُصِیْبَنَا . محمد بن عیسٰی نے نصیر سے بعض مصاحف میں الف اور بعض میں یاء روایت کی ہے۔

شعر۲۳۰:۔﴿وَبَعْدَ یَآءِ خَطَایَا حَذْفُهُمْ اَلِفًا

وَقَبْلَ اَکْثَرُهُمْ بِالْحَذْفِ قَدْ کَثُرَا﴾

ترجمہ:۔ اور خَطَایَا کی یا کے بعد ان تمام اہل رسم کا حذف ہے اور یا سے پہلے اکثر اہل رسم نے حذف کیا ہے یہ کلمہ دونوں الفوں کے حذف سے غالب ہوا ہے۔ قولہٗ کَثُرَا اَیْ غَلَبَ۔

توضیح۔ یعنی خَطَایَا. خَطٰیٰنَا. خَطٰیٰکُمْ و غیرہ میں یاء کے بعد کا الف جمع تکسیر کی قراءت پر بالاتفاق تمام مصاحف میں حذف ہے۔ اور یاء سے قبل طاء کے بعد والا الف بعض میں مرسوم اور اکثر میں غیر مرسوم ہے بقرہ والا تو سب قراء کے ہاں جمع تکسیر سے ہے۔ اور اعراف و نوح میں خلف ہے۔ بعض قراء جمع سالم سے اور بعض جمع تکسیر سے پڑھتے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۳۱:۔﴿بِالْيَا تُقٰيةً وَّفِیُ تُقَاتِهِ اَلِفُ اَلُ﴾

﴿عِرَاقِ وَاخْتَلَفُوا فِیُ حَذْفِهَا زُبُرًا﴾

ترجمہ:۔تُقٰيةً آل عمران ۲۸۔الف یا سے مرسوم ہے اجماعاً اور حَقَّ تُقَاتِهٖ آل عمران ۱۰۲ میں عراقی کا الف ہے اور اسکے الف کے حذف میں انہوں نے اختلاف کیا ہے۔اس حال میں کہ وہ بہت مصاحف والے ہیں۔

توضیح۔مِنۡهُمۡ تُقٰيةً آل عمران اجماعاً قاف کے بعد یاء کا شوشہ ہے اور حَقَّ تُقَاتِهٖ آل عمران ۱۰۲۔عراقی مصاحف میں الف سے ہے اور بعض میں حذف الف بھی ہے نیز غیر عراقی مصاحف میں یا سے مرسوم ہے علامہ سخاویؒ مصحف شامی میں دونوں کا بالیا ہونا فرماتے ہیں۔نتیجۃً اسکی رسم تین طرح سے ہوگی:تُقَاتِهٖ.تُقٰيةً.تُقٰيٰـهٖ۔غیر عراقی میں قاف وہا۔کے درمیان دو شوشے ہیں۔

شعر۲۳۲:۔﴿يَا وَيْلَتٰى اَسَفٰى حَتّٰى عَلٰى وَاِلٰى﴾

﴿اَنّٰى عَسٰى وَبَلٰى يٰحَسْرَتٰى زُبِرَا﴾

ترجمہ:۔يٰوَيْلَتٰى .اَسَفٰى .حَتّٰى .عَلٰى .اِلٰى .اَنّٰى .عَلٰى اور بَلٰى . يٰحَسْرَتٰى کی یا مصاحف میں لکھی گئی ہے۔قولہٗ زُبِرَا۔اَیُ كُتِبَ۔

توضیح۔یعنی مشہور قیاس کے خلاف ان نو کلمات میں الف بشکل یا۔مرسوم ہے عَسٰى کے سوا باقی تمام نہ یا سے بدے ہیں اور نہ ہی مشابہ ہیں۔البتہ عَسٰى تامہّ یا ناقصہ ہو یاء سے بدلا ہے اور ان کلمات میں بیان کرنے کی وجہ اسکا فعل جامد ہونا جس سے دو تین صیغہ ہی آتے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۴۳:۔﴿جَآءَ تْهُمْ رُسُلُهُمْ وَجَآءَ اَمْرُ وَلِلرِّ

﴿ رِجَالِ رَسْمُ اُبَيٍّ يَآءَ هَا شَهَـرَا﴾

ترجمہ:۔ جَـآءَ تْهُـمْ رُسُلُهُـمْ ابراھیم۲۔مؤمن۹۔اور جَـآءَ اَمْـرُنَـا (دس جگہ)اور لِـلـرِّجَالِ نسآء ۔ا۔جو ہیں اُبی بن کعبؓ کی رسم نے ان کو یاء سے مشہور کر دیا ہے۔لیکن عام قرآنوں میں ان میں الف ہی ہے۔

شعر۲۴۴:۔﴿جَآءُ وَ وَجَآءَ هُمُ الْمَكِّيُّ وَطَابَ اِلَى الُ ﴾

﴿ اِمَامِ يُعْزٰى وَ كُلٌّ لَّيْسَ مُقْتَفِرَا﴾

ترجمہ:۔جَآءُ وَ اور جَآءَ هُمْ مکی مصحف میں بالیا مرسوم ہیں اور مَا طَابَ نسآء۔ا۔یا سے ہی مصحف امام کیطرف منسوب کیا جاتا ہے۔اور ہر ایک اس رسم کی پیروی کیا ہوا نہیں ہے۔قولہٗ يُعْزٰى۔منسوب کیا جاتا ہے۔مُقْتَفِرَا۔پیروی کیا ہوا۔
توضیح۔ان کلمات کا مصحف کی میں بالیا ہونے کا مطلب ہے کہ جیم اور ہمزہ کے درمیان ایک شوشہ یا کا ہے اور یوں ہی طا اور یاء کے درمیان ایک شوشہ ہے مگر اس رسم پر عمل نہیں کیا گیا آج کل مصاحف میں الف ہی لکھا جاتا ہے۔

شعر۲۴۵:۔﴿كَيْفَ الضُّحٰى وَالْقُوٰى دَحٰى تَلٰى﴾

﴿وَطَحٰى سَجٰى زَكٰى وَاوُهَا بِالْيَآءِ قَدْ سُطِرَا﴾

ترجمہ:۔ اَلضُّحٰى جس صورت میں آئے۔اَلْقُوٰى ۔دَحٰهَا ۔تَلٰى ۔طَحٰى ۔سَجٰى۔ زَكٰى۔ان کا واو یا سے لکھا گیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔یعنی ان جملہ کلمات کے الفات واو سے بدلے ہوئے ہیں۔یعنی یہ واوی کلمات ہیں اور یا کی صورت میں لکھے جاتے ہیں۔اصولاً جو کلمہ ثلاثی ذوات الواو اسم ہو یا فعل ،الف سے لکھا جاتا ہے۔

بَابُ حَذفِ اِحْدَی الّامَین

دو لاموں میں سے ایک کا حذف

شعر ۲۳۶:۔ ﴿لامُ الَّتِی الّٰئِیْ وَالّٰتِیْ وَکَیْفَ اَتَی ال﴾

﴿لَذِیْ مَعَ الَّیْلِ فَاحْذِفْ وَاصْدُقِ الْفِکَرَا﴾

ترجمہ:۔اَلَّتِیْ .اَلّٰئِیْ اور اَلّٰتِیْ اور اَلَّذِیْ جیسے بھی آئے، اَلَّیلِ سمیت ان کا لام جو ہے پس تو حذف کردے اور سمجھ کو تُو درست کرلے۔

توضیح۔جب کسی کلمہ میں دو لام جمع ہوں تو دونوں لکھے جاتے ہیں۔جیسے: لَلَبَسْنَا۔لَلَبِثَ یا لام اَلْ داخل ہو کسی لام والے کلمہ پر جیسے اللَّطِیْف.اللُّؤْلُؤُ وغیرہ مگر پانچ کلمات جو اس شعر میں مذکور ہیں ان میں ایک لام حذف کیا گیا ہے۔کثرت استعمال کی وجہ سے تخفیف کا حصول مقصود ہے۔اور راجح یہ ہے کہ دوسرا لام محذوف ہے نیز کَیْفَ اَتَی الَّذِیْ کا تعلق اَلَّذِیْ ہی سے ہے اس کا تثنیہ، جمع قرآن میں آتا ہے جبکہ اَلَّتِیْ کا نہیں آتا۔

بَابُ الْمَقْطُوْعِ وَالْمَوْصُوْلِ

مقطوع اور موصول کا بیان

شعر ۲۳۷:۔﴿وَقُلْ عَلَی الْاَصْلِ مَقْطُوْعُ الْحُرُوْفِ اَتَی﴾

﴿وَالْوَصْلُ فَرْعٌ فَلَا تُلْفٰی بِهٖ حَصِرًا﴾

ترجمہ:۔اور تو کہہ دے کہ رسم میں اصل کے مطابق کلمات کا مقطوع (جدا جدا لکھنا ہی)

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

آیا ہے اور وصل یعنی ملا کر لکھنا اسکی فرع ہے۔ پس تو مقطوع وموصول میں تنگی والا نہ پایا جائے۔

توضیح۔ ناظمؒ فرماتے ہیں کہ رسم میں ہر کلمہ کا جدا لکھنا ہی اصل ہے البتہ دو کلموں میں قوی درجہ کے اتصال لفظی یا معنوی کیوجہ سے ملا کر بھی لکھتے ہیں۔ عام قاعدہ تو یہ ہے کہ ایک حرفی کلمہ موصول ہوتا ہے اور دو یا زیادہ حرفی مقطوع مگر بعض جگہوں میں مصاحف میں اسکے خلاف بھی ہے اور مقطوع پر وقف کیا جا سکتا ہے۔ موصول پر نہیں۔ ذیل کے ابواب میں اسطرح کے کلمات کو مستقل ابواب میں بیان فرما رہے ہیں۔ اگر کسی کلمہ میں قطع کم ہے تو قطع بیان فرمائیں گے ضد سے باقی کلمات میں وصل مراد ہوگا اور اگر وصل کم ہے تو وصل کو بیان فرمائیں گے ضد سے دوسری جگہوں میں مقطوع سمجھا جائے گا۔

بَابُ قَطْعِ اَنْ لَّا وَاِنْ مَّا

اَنْ لَّا اور اِنْ مَّا کے مقطوع کا بیان

شعر۲۳۸:۔ ﴿اَنْ لَّا يَقُوْلُوا اقْطَعُوْا اَنْ لَّا اَقُوْلَ وَاَنْ

لَا مَلْجَأَ اَنْ لَّا اِلٰهَ بِهُوْدِ نِ ابْتُدِرَا﴾

ترجمہ:۔ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا۔ اَنْ لَّا اَقُوْلَ اعراف ۱۶۹،۱۰۵۔ اور اَنْ لَّا مَلْجَأَ توبہ ۱۱۸۔ اور ہود ۲۔ اَنْ لَّا اِلٰهَ (ان چاروں) کو مقطوع لکھو اور اَنْ لَّا اِلٰهَ نفی کے ساتھ اِلَّا هُوَ اثبات کو ملانے میں جلدی کرو یعنی شعری ضرورت کے تحت فقط اَنْ لَّا اِلٰـهَ کہا ہے جس سے توحید کی نفی کا وہم ہوتا ہے تم اِلَّا هُوَ بھی ملا دو تا کہ توحید کامل ہو جائے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۳۹:۔﴿وَالْخُلْفُ فِي الْاَنْبِيَا وَاقْطَعْ بِهُوْدَ بِاَنْ ﴾

﴿لَا تَعْبُدُوا الثَّانِ مَعْ يَاسِيْنَ لَا حَصَرَا﴾

ترجمہ:۔اور اَنْ لَّآ اِلٰــــــهَ انبیاء۔٦۔والے میں خلف ہے اور تو سورہ ھود (ع ۳) میں دوسرے اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا کو سورہ یٰسٓ والے سمیت قطع کر دو۔ اور اسمیں کوئی تنگی و پریشانی کی بات نہیں۔

شعر۲۴۰:۔﴿فِي الْحَجِّ مَعْ نُوْنَ اَنْ لَّا وَالدُّخَانِ وَالْاِمْ ﴾

﴿ تِحَانِ فِي الرَّعْدِ اِنْ مَّا وَحْدَهٗ ظَهَرَا﴾

ترجمہ:۔حج۔۴ نون اور دخان۔ا۔والے سمیت اور ممتحنہ میں اَنْ لَّا اور سورہ رعد میں اِنْ مَّا کا مقطوع ہونا ظاہر ہو گیا ہے۔

توضیح۔اَن مصدریہ یا تفسیریہ ہے اور لَا نہی کا یا نفی کا ہے اور اِنْ مَّا میں اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ ہے۔اَنْ لَّا کے گیارہ موقعے علامہ شاطبیؒ نے بتائے ہیں کہ ان میں اَنْ جدا ہے اور لَا جدا مرسوم ہے البتہ انبیآء والے میں بعض مصاحف میں حذف بھی ہے موجودہ زمانہ میں مقطوع لکھا جاتا ہے ان کے علاوہ باقی ہر جگہ موصول ہے۔اور اِنْ مَّا فقط سورہ رعد میں مقطوع ہے باقی ہر جگہ موصول ہے اور نون کا مرسوم نہ ہونا تلفظ میں ادغام کے سبب حذف کی موافقت ہے۔

﴿بَابُ قَطْعِ مِنْ مَّا وَنَحْوِ مِنْ مَّالِ وَوَصْلِ مِمَّنْ وَمِمَّ﴾

مِنْ مَّا اور مِنْ مَّالِ جیسے کلمات کے مقطوع اور مِمَّنْ اور مِمَّ کے موصول ہونے کا بیان۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۴۱:۔﴿فِي الرُّوْمِ قُلْ وَالنِّسَا مِنْ قَبْلِ مَامَلَكَتْ ﴾

﴿ وَخُلْفُ مِمَّا لَدَى الْمُنَافِقِيْنَ سَرٰى ﴾

﴿مِنْ قَبْلِ مَا مَلَكَتْ فَاقْطَعْ وَنُوْزِعَ فِي الْ ﴾

﴿ مُنَافِقِيْنَ لَدٰى مِمَّا وَلَا ضَرَرًا﴾

ترجمہ:۔سورۂ رُوم اور سورہ نساء میں مَامَلَكَتْ سے پہلے مِنْ تو کہہ دے کہ مقطوع ہے اور سورہ منافقون کے مِن مَّارَزَقْنٰكُمْ میں اختلاف ثابت ہوا ہے۔

توضیح۔ مِنْ جارہ مَّا موصولہ سورہ روم میں هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اور نسآء میں فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ دونوں بالاتفاق مقطوع ہیں اور مِنْ کا نون مرسوم ہے البتہ منافقون کا وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا بعض مصاحف میں مقطوع اور بعض میں موصول ہے اور باقی ہر جگہ مِمَّا موصول وغیر مرسوم ہے۔

(نوٹ) موسیٰ جاراللہ نے قرطبی کی روایت سے اس شعر کی جگہ یہ شعر نقل کیا ہے:

﴿مِنْ قَبْلِ مَا مَلَكَتْ فَاقْطَعْ وَنُوْزِعَ فِي الْ ﴾

﴿ مُنَافِقِيْنَ لَدٰى مِمَّا وَلَا ضَرَرًا﴾

یعنی مَا مَلَكَتْ سے قبل مِنْ کو مقطوع کردے اور منافقین کے مِمَّا میں اختلاف کیا گیا ہے اسمیں کوئی نقصان نہیں۔اگر یہ شعر درست ہے تو پھر سورہ نور والا بھی عموم کیوجہ سے شامل ہے جو زیادات قصیدہ سے ہے اسلئے کہ دانی ؒ نے اسکو مقطوع میں شمار نہیں کیا۔آج کل عمل موصول پر ہے اور نثر المرجان نے بھی موصول ہی لکھا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۴۲:۔﴿وَلَا خُلْفَ فِیْ قَطْعِ مِنْ مَّعْ ظَاهِرٍ ذَكَرُوْا﴾

﴿مِمَّنْ جَمِيْعًا فَصِلْ وَمِمَّ مُؤْتَمِـرًا﴾

ترجمہ:۔ مِنْ اسم ظاہر کے ساتھ مقطوع لکھنے میں کوئی اختلاف نہیں اہل رسم نے اسیطرح روایت کیا ہے مِمَّنْ اور مِمَّ کو سب جگہ موصول لکھو اس حال میں کہ تم رسم کا اتباع کرنے والے ہو قولہٗ مُؤْتَمِرًا ای صِلْ مُتبعًا۔

توضیح یعنی (۱) مِنْ جارہ کے بعد وہ اسم ظاہر جس کے شروع میں میم ہو جیسے مِنْ مَّال ،مِنْ مَّآءٍ تو مِن کا نون مرسوم ومقطوع ہوگا (۲) مِنْ جارہ کے بعد مَنْ موصولہ آئے یا مَا استفہامیہ الف کے بغیر آئے تو ہر جگہ مِنْ موصول غیر مرسوم یعنی محذوف ہوگا۔ جیسے مِمَّنْ كَذَّبَ اور مِمَّ خُلِقَ نیز مِنْ کے بعد اگر ضمیر ہو تو پھر بھی مِن موصول ومرسوم ہوگا جیسے مِنْهُمْ .مِنْهُ.مِنكُمْ وغیرہ۔

بَابُ قَطْعِ اَمْ مَّنْ

اَمْ مَّنْ کے مقطوع کا بیان

شعر۲۴۳:۔﴿ فِیْ فُصِّلَتْ وَالنِّسَا وَفَوْقَ صَادَ وَفِیْ﴾

﴿ بَرَآءَةٍ قَطْعُ اَمْ مَّنْ عَنْ فَتًى سُبِرَا﴾

ترجمہ:۔ فصلت ۵۔ اور نسآء ۱۴۔ اور صاد کے اوپر والی صٰٓفّت ۔ا۔ میں اور توبہ ۱۳۔ میں اَمْ مَّنْ کا مقطوع ہونا ماہر عالم کی روایت سے معلوم کیا گیا ہے۔

توضیح:۔ ان چار مقامات پر مقطوع اور باقی ہر جگہ ایک میم مشدد سے اَمَّنْ موصول ہے جو ادغام کی تاکید اور تقویت کیلئے ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَطْعِ عَنْ مَّنْ وَوَصْلِ اَلَّنْ عَنْ مَّنْ کے قطع اور اَنْ لَّنْ کے موصول کا بیان

شعر۲۴۴:۔ ﴿فِي النُّوْرِ وَالنَّجْمِ عَنْ مَّنْ وَالْقِيَامَةُ صِلْ﴾

﴿ فِيْهَا مَعَ الْكَهْفِ اَلَّنْ مَّنْ ذَكٰى حَذِرَا﴾

ترجمہ:۔اور عَــن مَّــنْ کو سورہ نور ۶۔اور نجم۔۲۔میں مقطوع کر دے اور اَنْ لَّــنْ کو سورہ قیامہ۔ا۔اور کہف ۶۔میں موصول کر دے جو شخص تیز سمجھ والا ہے اس نے اس کے خلاف سے پرہیز کیا ہے۔قولہٗ حَــذِرًا (بِـالـذَّال) پرہیز کرنا۔اور حَـزِرًا۔ مَـحْـزَرَةً (بِالزَّا)۔اندازہ سے معلوم کرنا۔

توضیح۔یعنی عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ نور۔۶۔اور عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى نجم۔۲۔ان دو ہی جگہ قرآن مجید میں آیا ہے جو مقطوع ہے اور اَنْ مصدریہ۔لَنْ ناصبہ سے صرف دو جگہ موصول ہے (اَلَّنْ) اَنْ کا نون محذوف ہے باقی ہر جگہ مقطوع ہے جیسے: اَنْ لَّـنْ يَّـقْدِرَ وغیرہ،البتہ سورہ مزمل والے اَنْ لَّنْ تُـحْصُوْهُ کو مقنع میں بعض اہل رسم سے موصول لکھا ہے مگر محمد بن عیسیٰ اور غازی نے قطع ہی کو بیان کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ عَنْ مَّا وَوَصْلِ فَاِلَّمْ وَاَمَّا

عَنْ مَّا کا مقطوع لکھنا اور فَاِنْ لَّمْ کا اور اَنْ مَّا کا موصول لکھنا

شعر۲۴۵:۔ ﴿بِالْقَطْعِ عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ وَبَعْدَ فَاِنْ﴾

﴿ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَصِلْ وَكُنْ حَذِرَا﴾

ترجمہ:۔قطع کے ساتھ ہے عَنْ مَّا نُهُوْا اعراف ۲۱۔اسکے بعد فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ ہود کو موصول کر دے اور تو اسکے خلاف سے پرہیز کرنے والا ہو۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۴۶:۔وَاقْطَعْ سِوَاهُ وَمَا الْمَفْتُوحُ هَمْزَتُهُ
فَاقْطَعْ وَاَمَّا فَصِلَ بِالْفَتْحِ قَدْ نَبَرَا

ترجمہ:۔اوراس ہود والے کے سوا۔اِنْ لَّمْ کومقطوع کردے اوروہ اَنْ لَّمْ جسکا ہمزہ مفتوح ہوا سکو مقطوع کردے اوراَمَّا جوہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے ہرجگہ موصول کر دے تحقیق یہ بلند ہوا ہے۔

توضیح۔یعنی عَنْ مَّا صرف ایک ہی جگہ اعراف ۲۱۔میں مقطوع اورنون مرسوم ہے باقی ہر جگہ عَمَّا موصول اورنون محذوف ہے اور اَنْ لَّنْ ہمزہ کے فتحہ والا ہرجگہ مقطوع اور اِلَّمْ ہمزہ مکسورہ سے ہرجگہ موصول اورنون غیرمرسوم ہے البتہ ایک فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوْا ہود ۲۔مقطوع مرسوم ہے۔

بَابُ قَطْعِ فِيْ مَا وَاِنَّ مَا

فِيْ مَا اور اِنَّ مَا کے مقطوع کا باب

شعر۲۴۷:۔﴿فِيْ مَا فَعَلْنَ اقْطَعُوا الثَّانِيْ لِيَبْلُوَكُمْ ﴾
﴿ فِيْ مَا مَعًا ثُمَّ فِيْ مَا اُوْحِيَ اقْتَفِرَا﴾

ترجمہ:۔تم مقطوع لکھو دوسرے فِيْ مَا فَعَلْنَ بقرہ۔۳۱۔اور لِيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا دونوں کو مائدہ۔۷۔اورانعام۔۲۰میں بھی پھر فِيْ مَآ اُوْحِيَ انعام(۱۸) کو بھی ان چاروں میں، اس رسم کی پیروی کی گئی ہے۔قولہٗ اقْتَفِرَا ای اتُّبِعَ ۔

شعر۲۴۸:۔﴿فِي النُّوْرِ وَالْاَنْبِيَآ وَ تَحْتَ صَادَ مَعًا﴾
﴿ وَفِيْ اِذَا وَقَعَتْ وَالرُّوْمِ وَالشُّعَرَآ﴾

ترجمہ:۔اورنور۔۲ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ ۔اورانبیآء۔۷ فِيْ مَا اشْتَهَتْ یعنی قطع والی رسم کی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

پیروی کی گئی ہے اور صاد کے نیچے زمر میں دوجگہ فِیْ مَا هُمْ ۔ا۔ فِیْ مَا کَانُوْا ۔۵۔اور واقعہ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْن ۔۲۔اور روم فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ اور شعرآء ۔۸۔ فِیْ مَا هٰهُنَا ۔میں فِیْ کو مَا سے۔

شعر ۲۴۹:۔﴿وَ فِیْ سِوَی الشُّعَرَا بِالْوَصْلِ بَعْضُهُمْ﴾

﴿وَاِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ الْاَوَّلُ اعْتَمِـــرَا﴾

ترجمہ:۔اوران میں کے بعض نے سورۃ الشعرآء ۸ والے کے سوا باقی سب میں وصل بیان کیا ہے۔اور اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ انعام اول ۱۶۔مقطوع اور اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ نحل میں خلف ہے۔

توضیح۔ان تین اشعار میں فِیْ جارہ مَا موصولہ یا استفہامیہ کے ساتھ گیارہ کلمات کو بیان کیا ہے۔سورہ شعرآء والے میں بالاتفاق قطع ہے اور باقی دس میں قطع اور وصل دونوں ہیں قطع قوی ہے اوران کے ماسوا باقی ہر جگہ فِیْمَا صرف موصول ہیں۔نیز اِنَّ مَا انعام ۱۶۔ میں بالاتفاق مقطوع اور اِنَّمَا عِنْدَ نحل ۱۶ میں خلف ہے اور باقی ہر جگہ موصول ہے۔

بَابُ قَطْعِ اَنَّ مَا وَ لَبِئْسَ مَا وَبِئْسَ مَا

باب اَنَّ مَا اور لَبِئْسَ مَا اور بِئْسَ مَا کے مقطوع ہونے کے بیان میں

شعر ۲۵۰:۔﴿وَاقْطَعْ مَعًا اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ عِنْدَهُمْ﴾

﴿ وَالْوَصْلُ اَثْبَتُ فِی الْاَنْفَالِ مُخْتَبَرَا﴾

ترجمہ:۔اور تو مقطوع لکھ دونوں جگہ اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ کو حج ۔۸۔ لقمٰن ۔۳۔میں اور انفال ۔۵۔کے اَنَّمَا میں وصل ثابت تر ہے اس حالت میں کہ تحقیق کیا ہوا ہے۔بعض مصاحف میں قطع بھی ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۵۱:۔﴿وَاِنَّمَا عِنْدَ حَرْفُ النَّحْلِ جَآءَ كَذَا﴾

﴿ لَبِئْسَ مَا قَطْعُهُ فِيْمَا حَكَى الْكُبَرَا﴾

ترجمہ:۔اور اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ جو نحل۔۳۔کا کلمہ ہے،وہ بھی اسیطرح آیا ہے یعنی وصل قوی ہے اور لَبِئْسَ مَا جو ہے پانچ جگہ بقرہ ۱۳۔مائدہ۔۹۔میں دو اور۔۱۱۔میں دو اس کا مقطوع ہونا اس رسم میں ہے جسے بڑوں نے بیان کیا ہے۔

شعر۲۵۲:۔﴿قُلْ بِئْسَمَا بِخِلَافٍ ثُمَّ يُوْصَلُ مَعْ ﴾

﴿خَلَفْتُمُوْنِي وَمِنْ قَبْلِ اشْتَرَوْا نُشُرَا﴾

ترجمہ:۔قُلْ بِئْسَمَا بقرہ خلاف کے ساتھ ہے پھر یہ خَلَفْتُمُوْنِيْ کے ساتھ اور اِشْتَرَوْا سے قبل موصول کیا جاتا ہے۔یہ پھیلنے والی ہوا کیطرح پھیلا دیئے گئے ہیں۔قولہ۔ نُشُرَا جمع نَاشِرٌ جو رِيَاحًا مقدر کی صفت ہے۔موصوفین کا مجموعہ مُشَبَّهًا مقدر کا مفعول ہے اور وہ وَصْلًا مقدر کی صفت ہے۔ای وَصْلًا مشبّهًا رِيَاحًا نَاشِرَةً متصِلَةَ الهُبُوْبِ۔

توضیح۔ان تین اشعار میں سے اول دو میں تو اَنَّ مَا اور اِنَّ مَا کے قطع و وصل کو بیان کیا ہے (۱) اَنَّ مَا ہمزہ کے فتحہ والا۔حج۔ا۔لقمٰن۔۳۔اجماعاً مقطوع اور انفال والا مقطوع و موصول اور وصل قوی تر ہے۔اور ان کے سوا باقی سب جگہ موصول جیسے اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ وغیرہ (۲) ہمزہ کے کسرہ والا اِنَّمَا نحل ۱۳۔میں قطع و وصل دونوں اور وصل قوی تر ہے۔ اور انعام ۱۶۔میں اجماعاً مقطوع ہے اور ان کے ماسوا ہر جگہ موصول ہے۔(۳) بِئْسَمَا قرآن مجید میں کل نو جگہ آیا ہے چھ جگہ اجماعاً مقطوع ہے بقرہ ۱۳۔اور مائدہ۔۹۔اور ۔۱۱۔میں دو دو۔یہ لَبِئْسَ مَا ''لام'' کے ساتھ ہیں۔اور چھٹا فَبِئْسَ مَا آل عمران

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

۔۱۹۔اسے ناظمؒ نے نہیں بیان کیا۔اور بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بقرہ۔۱۱۔ان دونوں میں وصل وقطع دونوں ہیں اور وصل قوی تر ہے اور اسی پر عمل ہے۔ناظمؒ کی رائے میں بِئْسَمَا اشْتَرَوْا کیطرح بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ میں بھی وصل ہی ہے۔

بَابُ قَطْعِ كُلِّ مَا

كُلَّ مَا کے مقطوع کا باب

شعر۲۵۳:۔﴿وَقُلْ وَ اٰتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا قَطَعُوْا﴾

﴿وَالْخُلْفُ فِيْ كُلَّ مَا رُدُّوْا فَشَا خَبَرًا﴾

ترجمہ:۔اور تو کہہ دے کہ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا ابراھیم۔۵۔کو ان اہل رسم حضرات نے مقطوع لکھا ہے اور كُلَّ مَا رُدُّوْا نسآء۔۱۲میں خلف ہے اس حالت میں کہ یہ خبر کے اعتبار سے پھیل گیا ہے۔

شعر۲۵۴:۔﴿وَكُلَّ مَا اُلْقِيَ اسْمَعْ كُلَّ مَا دَخَلَتْ﴾

﴿وَكُلَّ مَاجَآءَ عَنْ خُلْفٍ يَّلِيْ وُقُرًا﴾

ترجمہ:۔اور كُلَّ مَآ اُلْقِيَ۔ملک۔ا۔كُلَّ مَا دَخَلَتْ اعراف۴۔اور كُلَّ مَا جَآءَ مومنون۔

۳۔کو سن لے کہ یہ تینوں ایسے اختلاف سے منقول ہیں جو اصحاب وقار کا شیوہ ہے۔قولہ: اِسْمَعْ اَیْ اسْمَعْ هٰذِهِ الرَّسْمَ قولہ:وُقُرًا۔واو اور قاف کے ضمہ سے وُقور کی جمع ہے۔اَلْوَقَارُ اَیِ الْحِلْمُ۔یعنی ان تینوں جگہ ایسا خلاف ہے جو پختہ علم والوں سے ہے۔

توضیح:۔كُلَّمَا قرآن مجید میں کل سترہ جگہ ہے ان میں سے سورہ ابراھیم میں كُلِّ کو مَا موصولہ سے اجماعاً مقطوع لکھا ہے جو اصل ہے۔حسن بصریؒ اور اعمشؒ کی قراءت شاذہ

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ ہے اس اعتبار سے شمول بھی ہے۔ اور نسآء۔ ملک۔ اعراف۔ مؤمنون والوں میں خلف ہے، ان کے علاوہ باقی سب موصول ہیں۔ كُلَّمَا کا مفرد کلمہ ہونا اور استغراق کے معنی کو متضمن ہونا وصل کا سبب ہے۔

بَابُ قَطْعِ حَيْثُ مَا وَوَصْلِ اَيْنَمَا

حَيْثُ کا مَا سے قطع اور اَيْنَ کا مَا سے وصل

شعر ۲۵۵:۔ ﴿وَحَيْثُ مَا فَاقْطَعُوْا فَاَيْنَمَا فَصِلُوْا﴾

﴿ وَمِثْلُهٗ اَيْنَمَا فِي النَّحْلِ مُشْتَهِرًا﴾

ترجمہ: اور تم حَيْثُ مَا کو مقطوع کر دو۔ فَاَيْنَمَا کو موصول لکھو اور اسی کی مثل اَيْنَمَا سورہ نحل میں ہے اس حال میں کہ مشہور ہونے والا ہے۔

شعر ۲۵۶:۔ ﴿وَالْخُلْفُ فِي سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ وَالشُّعَرَآ ﴾ ﴿ وَفِي النِّسَآءِ يَقِلُّ الْوَصْلُ مُعْتَمِرًا﴾

ترجمہ:۔ اور سورۃ الاحزاب اور سورۃ الشعرآء میں خلف ہے، اور سورہ نسآء میں وصل کا مشاہدہ کرنے والے قلیل ہو گئے ہیں۔

توضیح۔ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ دو ہی جگہ بقرہ۔ ۱۷، ۱۸۔ میں آیا ہے جو مقطوع ہے اور فَاَيْنَ مَا فا کے ساتھ بقرہ ۱۴۔ میں اور نحل ۱۰۔ میں تو اجماعاً موصول ہے اور سورہ احزاب۔ ۸۔ شعراء۔ ۸۔ نسآء۔ ۱۱۔ میں خلف ہے اور قطع قوی تر ہے۔ اور نساء والے میں قطع ہی اکثر ہے اور باقی تمام مقطوع ہیں جیسے: اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا (بقرہ ۱۸) اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (حدید ۱) اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ (مؤمن ۸) اَيْنَ مَا كَانُوْا (مجادلہ ۲)۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

بَابُ لِكَيْلَا

لِكَيْلَا کے وصل کا بیان

شعر۲۵۷:۔﴿فِيْ اٰلِ عِمْرٰنَ وَالْاَحْزَابِ ثَانِيْهَا﴾

﴿وَالْحَجِّ وَصْلًا لِكَيْلَا وَالْحَدِيْدِ جَرٰى﴾

ترجمہ:۔ لِكَيْلَا۔ال عمران ۱۶۔میں اور سورہ احزاب کا دوسرا۔۶۔اور سورۃ الحج۔۱۔ میں اور حدید ۳،موصول ہوکر جاری ہوا ہے ان چار جگہوں میں کَیْ جو مضارع کا ناصب ہے اور تعلیل و سببیت کیلئے آتا ہے لَا سے موصول ہے اور احزاب کا پہلا دوسرے کی قید سے نکل گیا جو اجماعاً مقطوع ہے،اور بعض کے قول پر آل عمران اور حج والا بھی مقطوع ہے ان چار کے ماسوا باقی تمام مقطوع ہیں۔ لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا ال عمران لِكَيْلَا يَكُوْنَ (احزاب) لِكَيْلَا تَاْسَوْا (حدید)

بَابُ قَطْعِ يَوْمَ هُمْ وَوَصْلِ وَيْكَاَنَّ

باب يَوْمَ هُمْ کے مقطوع اور وَيْكَاَنَّ کے موصول کے بیان میں

شعر۲۵۸:۔﴿فِي الطَّوْلِ وَالذَّارِيَاتِ الْقَطْعُ يَوْمَ هُمْ﴾

﴿وَوَيْكَاَنَّ مَعًا وَصْلٌ كَسَا جُبَرَا﴾

ترجمہ:۔سورہ طَوْل (مؤمن) ۲۔اور ذاریات۔۱ میں يَوْمَ هُمْ کا مقطوع ہونا ثابت ہے اور وَيْكَاَنَّ قصص۔۸۔دونوں جگہ وصل والا ہے وصل کے ناقلین نے اسے دلائل کا لباس پہنا دیا ہے۔

قولہ:جُبَرَا جمع ہے جُبْرَةٌ کی یعنی چادریں۔دلائل۔ كَسَا اوڑھنا پہننا۔یمنی چادر پہن لی یعنی دلائل کا لباس پہنا دیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔ یَوْمَ هُمْ ۔ ان دوجگہوں میں یَوْمَ صرف هُمْ کیطرف مضاف نہیں بلکہ پورے جملہ کیطرف مضاف ہے اسلئے یَوْمَ جدا مرسوم ہے اور باقی ہر جگہ هُمْ مفرد کیطرف مضاف ہے اسلئے موصول ہے جیسے: یَوْمَهُمُ الَّذِیْ ۔ اور وَیْکَاَنَّ تین کلمے ہیں۔ وَیْ اسم فعل، کاف تشبیہ اور اَنَّ ۔ اور وَیْکَاَنَّهٗ میں چار کلمات ہیں جو سب موصول لکھے جاتے ہیں۔

(نوٹ) کسائیؒ کا۔ وَیْ یاء۔ پر اور مازنیؒ کا وَیْکَ کاف پر وقف اختیاری جائز ہے۔ باقین سب آخر میں وقف کے قائل ہیں۔ ابتداء کاف یا اَنَّ سے درست نہیں۔

بَابُ مَالِ

مَا. لِ کے بیان کا باب

شعر۲۵۹:۔﴿وَمَالِ هٰذَا فَقُلْ مَالِ الَّذِیْنَ فَمَا﴾

﴿لِ هٰؤُلَاءِ بِقَطْعِ اللَّامِ مُذَّکِرَا﴾

ترجمہ:۔ اور تو کہہ مَالِ هٰذَا کہف۔۶۔ فرقان۔۱۔ فَمَالِ الَّذِیْنَ معارج ۲۔ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ نساء۔۱۱۔ لام کے قطع سے ہیں اس حال میں کہ تو ان کو یاد کرنے والا ہے۔

قولہٗ مُذَّکِرَا ۔اَصْلُهٗ مُذْتَکِرًا مِنَ الذِّکْرِ۔ یاد کئے گئے ہیں مَا تعجبیہ اور لام جارہ ہے جو بعد والے اسم اشارہ اور موصول پر ان کلمات میں داخل ہوا ہے اور هٰذَا، هٰٓؤُلَآءِ اور الَّذِیْنَ سے اجماعاً جدا لکھا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ ہر جگہ اپنے مجرور سے موصول لکھا جاتا ہے اور یہ کلیہ مقطوع و موصول کی بحث کے شروع میں لکھا جا چکا ہے کہ ایک حرفی کلمہ ہمیشہ موصول لکھا جاتا ہے۔ نہ تلفظاً نہ وقفاً اور نہ ہی رسماً مابعد سے جدا ہو سکتا ہے سوائے ان چار کلمات کے، اور ان پر بطریق شاطبی قراء حضرات میں سے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

صرف کسائیؒ نے بخلاف اور ابو عمروؒ نے بلا خلاف مَا پر وقف اختیاری کو جائز قرار دیا ہے
۔باقی تمام قراء لام پر رسم کے اتباع میں وقف کرتے ہیں اور بطریق جزری مَا اور لام
دونوں پر تمام ائمہ کیلئے وقف اختبارا درست ہے البتہ ابتدا یا اعادہ مَا ہی سے ہوگا

بَابُ وَصْلِ وَلَاتَ

وَلَاتَ کے موصول لکھنے کا باب

شعر ۲۶۰:۔﴿اَبُوْ عُبَيْدٍ عَزَا وَلَاتَحِيْنَ اِلَى الْ﴾

﴿ اِمَامِ وَالْكُلُّ فِيْهِ اَعْظَمُ النُّكُرَا﴾

ترجمہ:۔ابوعبیدؒ نے وَلَات حِيْنَ کے وصل کو مصحف امام کیطرف منسوب کیا ہے اور تمام اہل رسم نے اس موقف کا شدت سے انکار کیا ہے۔ لَاتَحِيْنَ مصحف امام کی رسم کی مثال وَيْكَاَنَّ کیطرح ہے کہ یہ موصول ہونے کے باوجود وَیْ اور وَیْکَ پر وقف اختیاری درست ہے اور ابتداء واعادہ حِيْنَ ہی سے ہوگا، جیسے: اَلَّا يَسْجُدُوْا میں کسائیؒ ابوجعفرؒ رویسؒ اُسْجُدُوْا سے اعادہ جائز فرماتے ہیں حالانکہ ماقبل سے موصول ہے۔

شعر ۲۶۰:۔توضیح۔حضرت ابوعبید قاسم بن سلامؒ متوفی ۲۲۴ھ جو قرآن مجید کی رسم کے امام اور بہت بڑے عالم ہیں۔انہوں نے مصحف سیدنا عثمان سے رسم قرآن کو بیان کیا ہے اور ان کی بیان کردہ رسم پر تمام اہل علم ورسم نے اعتماد کیا ہے علامہ جزریؒ النشر میں فرماتے ہیں کہ میں نے قاہرہ کے مدرسہ فاضلیہ میں مصحف امام کی زیارت کی تو ابوعبیدؒ کی بیان کردہ تمام رسم کو درست پایا اس مصحف پر حضرت سیدنا عثمانؓ کے خون کے نشانات بھی دیکھے ۔اور وَلَاتَحِيْنَ مَنَاصٍ کو بھی اسی طرح دیکھا کہ تاء حِيْنَ سے موصول ہے لَا سے نہیں ۔علامہ شاطبیؒ نے علامہ دانیؒ کی پیروی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تمام

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

اہل رسم اور علماء وقراء نے ابوعبیدؒ کے اس موقف کا انکار کیا ہے۔ نیز شامی عراقی حجازی مصاحف میں وَلَاتَ حِيْنَ تاء لَا سے ملی ہوئی اور حِيْنَ سے جدا مرسوم ہے۔ نیز کسائی ؒ، خلیلؒ، سیبویہؒ، فراءؒ کا مذہب یہ ہے کہ تاء لَا نافیہ کا جزو ہے نہ کہ حِيْنَ کا۔ اور علامہ جزریؒ نے بھی مقدمة الجزرية میں

تَحِيْنَ فِي الْإِمَامِ صِلْ وَوُهِّلا فرمایا ہے کہ یہ موقف غلط کہا گیا ہے۔ اس ساری بحث کے بعد ملا علی قاریؒ نے المنح الفکریہ شرح مقدمۃ الجزریہ میں اور دیگر شارحین حضرت العلامہ قاری رحیم بخشؒ نے العطایا الوھبیہ میں اور حضرت الاستاذ المقری محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مقدمۃ الجزریہ میں اور اسی طرح حضرت العلامہ الشیخ قاری اظہار احمد تھانویؒ نے ایضاح المقاصد میں اور حضرت العلامہ المقری فتح محمدؒ نے اسہل الموارد میں اور حضرت شیخ الشیوخ العلامہ المقری عبدالرحمن مکیؒ نے افضل الدرر میں جو نتیجہ اخذ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ابوعبید قاسم بن سلامؒ کا مذہب یہ ہے کہ عربیت میں تاء۔ حِيْن کا جزو ہو کر استعمال ہوتی ہے۔ المنح الفکریہ میں ان کا نقل کردہ ایک شعر بطور دلیل بھی نقل کیا ہے:

اَلْعَاطِفُوْنَ تَحِيْنَ مَا مِنْ عَاطِفٍ وَالْمُطْعِمُوْنَ زَمَانَ اَيْنَ الْمُطْعِمِ

اہل عربیت وعلماء وقراء نے ان کے اس مذھب وموقف کا انکار کیا ہے۔ نہ کہ رسم کا جس کی تائید خود صاحب نشر بھی فرماتے ہیں۔ نیز اسطرح کے اور بھی بہت سے کلمات ہیں جنکی رسم میں مصحف امام سے دوسرے مصاحف میں اختلاف ہے اور انکار کہیں بھی کسی نے نہیں کیا واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

بَابُ هَاءِ التَّانِيثِ الَّتِي كُتِبَتْ تَآءً

اس ھاءِ تانیث کا باب جو لمبی تا سے مرسوم ہے

شعر۲۶۱۔﴿وَدُونَکَ الْهآءَ لِلتَّانِيثِ قَدْ رُسِمَتْ ﴾

﴿ تَآءً لِتَقْضِيَ مِنْ اَنْفَاسِهَا الْوَطَرَا﴾

ترجمہ:۔اور تو لے لے اس ھاء کو جو تانیث کیلئے ہے اس حال میں کہ وہ بصورت تا لکھی جاتی ہے تاکہ تو اس کے عمدہ حالات سے مقصد کو پورا کرلے۔قولہٗ دُونَکَ اسم فعل بمعنیٰ امر ای خُذْ قولہٗ اَنْفَاسِهَا جمع نَفَسٌ بمعنیٰ ہوا یعنی نشر ہونا۔الْوَطَرَا۔ای الحاجة والمطلوب والمقصود۔

توضیح۔تانیث کی وہ تا جو مدوّرہ اور ھا کی شکل میں ہے اسپر تمام قرّاء ھا ساکنہ ہی سے وقف کرتے ہیں اور جو مطوّلہ۔مربوط بصورت دراز تا ہے اس پر مکّیؒ، بصریؒ، کسائیؒ تو ھا ساکنہ سے اور باقین تا سے وقف کرتے ہیں۔علماءِ عربیت تو تانیث کی اس علامت کو ہر جگہ بشکل ھا ہی لکھتے ہیں۔مگر قرآن مجید میں اکثر تو ھا کی شکل میں ہے البتہ چند کلمات میں بصورت دراز تاء ہے اسلئے ناظمؒ دراز تا والے کلمات ہی کو بیان فرمائیں گے جن کا ضبط کرنا آسان ہے۔رہی یہ بحث کہ یہ اصل میں تاء ہے یا ھاء ہے چونکہ اعراب تاء پر ہی جاری ہوتے ہیں اور وصلاً تاء ہی پڑھی جاتی ہے اسلئے سیبوؔیہ اور اکثر نُحاۃ تاء ہی کو اصل قرار دیتے ہیں۔اور بعض حضرات ھا کو اصل کہتے ہیں اور یہ غیر قرآن میں ہر جگہ ھاء ہی لکھی جاتی ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۶۲:۔﴿ فَابْدَأْ مُضَافَاتِهَا لِظَاهِرٍ تُرَعًا ﴾

﴿ وَثَنِّ فِيْ مُفْرَدَاتٍ سَلْسَلًا خَضِرًا ﴾

ترجمہ:۔ پس تو شروع میں یعنی پہلے باب میں اس تاء تانیث کے ان اسما کو لے لے جو ظاہر کیطرف مضاف ہیں اس حال میں کہ وہ بہت سے باغ کیطرح ہیں اور دوسری مرتبہ یعنی دوسرے باب میں اسماء مفردات کے بارے میں میرے بیان کو لے لے درآنحالیکہ وہ سرسبز وشیریں ہیں۔قولہٗ تُرَعًا جمع تُرْعَةٌ ای ابوابًا. کما جاء فی الحدیث "مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ" قولہٗ ثَنِّ ای اُذْكُرْ ثَانِيًا سَلْسَلًا خَضِرًا ای المفردات ذَا عَذْبٍ و ذا بهجةٍ وَحُسنٍ۔

توضیح۔ناظمؒ کا مقصد یہ ہے کہ تاءِ تانیث مطولہ کو دو بابوں میں ذکر فرمائیں گے۔اول باب میں تو تاء کے وہ اسماء ہوں گے جو اسم ظاہر کی طرف مضاف ہونگے اور تمام قراء انکو واحد سے پڑھتے ہیں جو کل تیرہ ہیں اور اگر ضمیر کیطرف مضاف ہوں تو تا ہی لکھی جاتی ہے جیسے: نِعْمَتُهٗ .رَحْمَتُهٗ وغیرہ۔نیز دوسرے باب میں وہ کلمات بیان ہوں گے جن میں اکثر مفرد ہیں یعنی مضاف نہیں اگرچہ چند مضاف ہیں۔دوسرے یہ کہ اکثر ایسی ہیں کہ انکے واحد اور جمع کے پڑھنے میں قراء کا اختلاف ہے جنکی تعداد چودہ ہے۔

﴿بَابُ الْمُضَافَاتِ إِلَى الْأَسْمَاءِ الظَّاهِرَةِ وَالْمُفْرَدَاتِ﴾

تانیث کی تاء کے ان اسما کا بیان جو واحد پڑھے جاتے ہیں اور اسماء ظاہرہ کی طرف مضاف ہیں۔

توضیح۔باب کے عنوان میں المفردات کا عطف المضافات پر ہے اور یہاں پر مفرد جمع کا مقابل ہے یعنی وہ اسماء جو تمام قراء واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہیں۔نیز تانیث کی تاء

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

والے اسماء کی تین صورتیں ہیں (۱) وہ اسماء جو مضاف نہیں ہر جگہ بصورت ھا مرسوم ہیں جیسے رَحْمَةٌ ۔اَلْقَارِعَةُ ۔(۲) وہ کلمات جو ضمیر کیطرف مضاف ہیں وہ تاء مجرورہ ہی سے مرسوم ہیں جیسے نِعْمَتَهُ (۳) وہ کلمات جو اسم ظاہر کیطرف مضاف ہوں تو اکثر جگہ ھا کی شکل یعنی تاءِ مدوّرہ سے مرسوم ہیں البتہ بعض جگہوں میں تاء مطولہ سے مرسوم ہیں اور اس باب میں ان ہی تین قسموں کو ناظمؒ لائے ہیں ملخصاً (افضل الدرر)

شعر۲۶۳:۔﴿فِي هُوْدَ وَالرُّوْمِ وَالْاَعْرَافِ وَالْبَقَرَهْ ﴾

﴿وَمَرْيَمٍ رَّحْمَتٌ وَزُخْرُفٍ سُبِرَا﴾

ترجمہ:۔رَحْمَت جو سورہ ھود ۔۷اور روم ۵۔اوراعراف ۷۔اور بقرہ ۲۷۔اور مریم ۔۱۔ اورزخرف ۳۔کے دونوں ان سات جگہوں میں دراز تاء سے آزمایا گیا ہے۔

توضیح۔سورہ ھود۔۷۔میں رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سورہ روم ۵۔میں اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ اورسورہ مریم علیہا السلام میں ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ اورزخرف میں اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ. وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔دونوں دراز تاسے ہیں۔ان سات کلمات کے علاوہ باقی ہر جگہ رَحْمَت کا کلمہ تاءِ مدوّرہ سے ہے جیسے مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

شعر۲۶۴:۔﴿مَعًا وَنِعْمَتُ فِي لُقْمٰنَ وَالْبَقَرَهْ ﴾

﴿ وَالطُّوْرِ وَالنَّحْلِ فِي ثَلَاثَةٍ اُخَرَا﴾

ترجمہ:۔مَعًا کا تعلق زخرف سے ہے۔اورنِعْمَتُ سورہ لقمان ۔۴۔اور بقرہ ۲۹اورطور ۲۔اورنحل ۱۰۔۱۱۔۱۵آخر والے تین بھی دراز تا سے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۶۵:۔﴿وَفَاطِرٍ مَّعَهَا الثَّانِیْ بِمَائِدَةٍ﴾

﴿وَ اٰخَــرَانِ بِاِبْرٰهِیْمَ اِذْ خُــزِرَا﴾

ترجمہ:۔اور فاطر ۔ا۔ میں اور اسکے ساتھ دوسرا جو مائدہ (۲) میں ہے اور ابراھیم ۔۵۔ میں دو آخر والے اسلئے کہ یہ دونوں بھی دراز تاء سے جانچے گئے ہیں قولہ: اِذْ خُـزِرَا. اَی اُخْتُبِرَا بِتَاءٍ آزمائے گئے ہیں تاءِ مطولہ سے۔

توضیح ۔ نِـعْـمَتُ کاکلمہ قرآن مجید میں کل گیارہ مقامات پر تاءِ مطولہ سے مرسوم ہے دس کو توان دو اشعار میں اور ایک آل عمران والے کو اگلے شعر میں بیان کیا ہے یہ کل گیارہ مندرجہ ذیل ہیں (ا) لقمٰن ۴۔ میں فِی الْبَـحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ۔ نحل کے تین یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ.وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ.وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ۔فاطر ۔ا۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ۔مائدہ کا دوسرا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ ۔ مائدہ کا اول گول تاء سے ہے۔سورہ ابراھیم کے آخری دونوں: بَـدَّلُوْا نِـعْـمَتَ اللّٰـهِ ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ آل عمران کا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ ۔ان کے ماسوا نِعْمَت کا کلمہ تاءِ مدورہ سے ہے جیسے: نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ اَنـجٰـیكُمْ وغیرہ۔

(نوٹ) سورہ بقرہ میں دو جگہ ناظم ؒ مطلق لائے ہیں ۔مگر المقنع اور النشر سے ۲۹۔ کا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ کی تعیین کی گئی ہے اور رائیہ کے بعض نسخوں میں یہ شعر یوں ہے:

مَعًا وَنِعْمَتُ فِیْ لُقْمَانَ وَالْبَقَرَهْ ثَانٍ وطُورٍ والنحلِ ثلثُ الْاُخَرَا

یہاں بقرہ کے ساتھ ثانی کی قید موجود ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۶۶:۔﴿وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَامْرَأَتُ بِهَا وَمَعًا﴾

﴿بِيُوْسُفٍ وَّاهْدِ تَحْتَ النَّمْلِ مُؤْتَجِرَا﴾

ترجمہ:۔اور آل عمران میں بھی نِعْمَتُ دراز تاء سے ہے۔اور اِمْرَاَتُ اسی آل عمران ۴۔ میں اور سورہ یوسف میں دونوں جگہ اور تو ھدایت کر نمل کے نیچے والی سورہ قصص۔ا۔کی اس حال میں تو ثواب واجر کا طلبگار ہے قولہٗ۔وَاهْدِ: مِنَ الْهِدَايَةِ بمعنی رہنمائی قولہٗ مُؤْتَجِرَا بمعنی طَالِبُ الْاَجْرِ۔

شعر۲۶۷:۔﴿مَعْهَا ثَلَاثٌ لَّدَى التَّحْرِيْمِ سُنَّتُ فِي الْ﴾

﴿اَنْفَالِ مَعْ فَاطِرٍ ثَلَاثُهَا اُخَرَا﴾

ترجمہ:۔اور اس کے ساتھ وہ تین اِمْرَاَت بھی ہیں جو سورۃ التحریم ۲۔میں ہیں اور لفظ سُنَّتُ سورۃ الانفال ۵۔اور فاطر کے تین آخر والے دراز تاء سے ہیں۔

توضیح:۔اور اِمْرَءَ ت کا کلمہ قرآن مجید میں فقط سات جگہ لمبی تا سے مرسوم ہے:

(۱) اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ آل عمران ۴۔(۲) سورہ یوسف علیہ السلام ۴ و ۷ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ اور فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ (۴) وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ سورۃ القصص۔ا۔(۵) اِمْرَاَتَ نُوْحٍ (۶) اِمْرَاَتَ لُوْطٍ (۷) اِمْرَاَتَ فِرْعَوْنَ سورہ تحریم ۲۔

اور سُنَّتُ کا کلمہ قرآن مجید میں پانچ جگہ تاء مطولہ سے ہے:(۱) فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ انفال ۵۔(۲) سورہ فاطر رکوع ۵ کے تین: اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ. لِسُنَّتِ اللّٰهِ دونوں (۵) اور سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ سورہ غافر (مؤمن ۹) اور اسی کو اگلے شعر میں بیان فرمایا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ان پانچ کے سواہر جگہ "سُنَّتَ" تاءمدورہ سے ہے جیسے: سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ وغیرہ۔

شعر ۲۶۸:۔﴿وَغَافِرٍ اٰخِرًا وَّفِطْرَتَ شَجَرَتُ

لَدَى الدُّخَانِ بَقِيَّتُ مَعْصِيَتُ ذُكِرَا﴾

ترجمہ:۔اور لفظ سُنَّتُ غافر یعنی مؤمن میں بھی آخر والا۔اور فِطْرَتُ. شَجَرَتُ سورہ دخان میں بَقِيَّتُ دوجگہ تاءِ مجرورہ سے بیان کیا گیا ہے۔

شعر ۲۶۹:۔﴿مَعًا وَقُرَّتُ عَيْنٍ وَّابْنَتُ كَلِمَتُ

فِيْ وَسْطِ اَعْرَافِهَا وَجَنَّتُ الْبُصَرَا﴾

ترجمہ:۔مَعًا کا تعلق گزشتہ شعر سے ہے۔اور قُرَّتُ عَيْنٍ اور اِبْنَت. كَلِمَت جو سورہ اعراف کے درمیان میں ہے اور جَنَّتُ نَعِيْمٍ جو سورہ واقعہ میں ہے دل کی بینائی والوں کا دراز تاء سے ہے۔

شعر ۲۷۰:۔﴿لَدٰى اِذَا وَقَعَتُ والنُّوْرُ لَعْنَتَ قُلْ

فِيْهَا وَقَبْلُ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ ابْتُدِرَا﴾

ترجمہ:۔لَدٰى اِذَا وَقَعَتُ کا تعلق پچھلے شعر سے ہے،اور تو کہہ دے سورہ نور۔ا۔جو ہے اس میں اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ بھی دراز تاسے ہے اور اس سے پہلے فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ بھی تاءمطولہ ہی سے سبقت کیا گیا ہے۔

توضیح۔فِطْرَتَ سورہ روم فِطْرَتَ اللّٰهِ اسی ایک جگہ آیا ہے شَجَرَتَ سورہ دخان صرف ۳۔کاِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ بھی تاءِ مطولہ سے ہے۔دخان کی قید سے باقی کا گول تاء سے ہونا ثابت ہوا جیسے: اِنَّهَا شَجَرَةٌ ۔صٰٓفّٰت وغیرہ۔بَقِيَّت سورہ ھود کا بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ مراد ہے یہی مضاف ہے۔رہا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ ھود کا اور بقرہ والا دونوں منون

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

غیر مضاف ہیں جو تاء مدوّرہ سے ہیں۔لفظ مَـعْـصِيَـتُ۔دونوں مجادلہ میں تاء مطولہ سے ہیں قرآن میں یہی دو ہیں. قُـرَّتُ عَيْنٍ لِّـيْ سورہ قصص ا۔ اسی میں عَيْنٍ کے ساتھ تاءِ مطولہ سے ہے باقی سب مدورہ سے ہیں. اِبْـنَـتُ. وَمَـرْيَمَ بْنَتَ سورہ تحریم ہی میں آیا ہے جو دراز تا سے ہے۔

كَلِمَتُ ۔اعراف ۱۶۔درمیان والا وَتَـمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى دراز تا سے ہے اس کے علاوہ باقی تمام كَـلِـمَـة تاءِ مدورہ سے ہیں مُقنع میں ہے کہ عراقی مصاحف کا اعراف والے کا تاءِ مطولہ سے لکھنے پر اجماع ہے البتہ غازی بن قیسؒ نے اسے مدورہ سے لکھا ہے۔ابن الانباری کی رائے ہیں تاءِ طویلہ ہے۔اور علامہ دانیؒ کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ تاءِ مطولہ سے ہے۔

جَنَّتُ۔ وَرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ واقعہ صرف یہی ایک مطولہ سے ہے باقی سب میں تاءِ مدوّرہ ہے۔

لَـعْنَتُ ۔دوجگہ تاءِ مطولہ سے مرسوم ہے سورہ نور میں: اَنَّ لَـعْنَـتَ اللّٰهِ اور آل عمران میں: فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ باقی ہر جگہ تاءِ مدورہ ہے۔

﴿بَابُ الْمُفْرَدَاتِ وَالْمُضَافَاتِ الْمُخْتَلَفِ فِيْ جَمْعِهَا﴾

ان مفرد اور مضاف اسماء کا بیان جن کو جمع سے پڑھنے میں اختلاف ہے۔

توضیح۔(۱) پہلے باب کے تیرہ کلمات جو گذشتہ باب میں بیان ہوئے (۱) رَحْـمَـتُ سات جگہ (۲) نِـعْـمَـتُ گیارہ جگہ (۳) اِمْـرَاَتُ سات (۴) سُـنَّـتُ پانچ (۵) شَجَرَتُ ۔(۶) فِطْرَتُ (۷) بَقِيَّتُ (۸) مَعْصِيَتُ دو (۹) قُرَّتُ (۱۰) اِبْنَتُ (۱۱) كَـلِـمَتُ (۱۲) جَـنَّـتُ (۱۳) لَـعْنَتُ دوجگہ۔یہ تمام کلمات واحد کے صیغہ سے

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

پڑھے جاتے ہیں (۲) اس باب میں تاءِ تانیث والے ان اسماء کا بیان ہے جو مفرد ہیں۔ یعنی مضاف نہیں۔ البتہ چند ایک مضاف ہیں۔ اسلئے یہاں عنوان میں مفردات کو پہلے لائے ہیں اور مضافات کو بعد میں یعنی غیر مضاف اور مضاف وہ کلمات جن کو بعض قرّاء جمع سے اور بعض واحد سے پڑھتے ہیں۔ (۳) جمع مؤنث کی تا۔ تو ہر جگہ مطولہ ہی مرسوم ہے۔ نیز جن کلمات کے واحد جمع پڑھنے میں اختلاف ہے وہ بھی اکثر دراز تا ہی سے مرسوم ہیں۔ جبکہ بعض میں ھاء اور تاء سے لکھنے میں اختلاف ہے ناظمؒ اس باب میں انہی کلمات کو بیان فرما رہے ہیں۔

(نوٹ) جن قراء نے جمع سے پڑھا ہے وہ سب تا۔ ہی سے وقف کرتے ہیں۔ اور واحد سے جن کلمات کو مکیؒ، بصریؒ، کسائیؒ، یعقوبؒ نے پڑھا ہے وقفاً انہوں نے ھا۔ سے بدلا ہے۔ باقین میں سے اگر کسی نے واحد پڑھا ہے تو انہوں نے تاء ہی سے وقف کیا ہے یہ کل چودہ کلمات یہ ہیں: (۱) ایٰتٌ (۲) غیٰبتِ الْجُبِّ (۳) جِمٰلٰتٌ (۴) بَیِّنٰتٌ (۵) ثَمَرٰتٌ (۶) الْغُرُفٰتِ (۸) اللّٰتَ یہ سب ایک ایک جگہ ہیں (۸) هَیْهَاتَ دو جگہ (۹) کَلِمٰتِ چار جگہ (۱۰) مَرْضَاتَ ہر جگہ (۱۱) ذَاتَ ہر جگہ (۱۲) یٰٓاَبَتِ ہر جگہ (۱۳) وَّلَاتَ حِیْنَ (۱۴) وَمَنٰوةَ ایک ایک جگہ۔

شعر ۲۷۱:۔ ﴿وَهَاكَ مِنْ مُّفْرَدٍ وَّمِنْ اِضَافَةِ مَا

فِیْ جَمْعِهِ اخْتَلَفُوْا وَلَیْسَ مُنْكَدِرًا﴾

ترجمہ:۔ اور تو مفرد یعنی غیر مضاف اور مضاف تاءات میں میرے بیان کو حاصل کرے کہ ان کے جمع سے پڑھنے میں قراء نے اختلاف کیا ہے میرا بیان کرنا پیچیدہ و پراگندہ نہیں ہے۔ قولہٗ هَاكَ۔ اسم فعل ہے بمعنی خُذْ مفعول بَیَانِیْ مقدر ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۷۲:۔﴿فِی یُوسُفٍ ایٰتٌ مَّعًا غَیٰبَتِ قُلْ ﴾

﴿فِی الْعَنکَبُوتِ عَلَیْهِ ایٰتٌ اُثِرَا﴾

ترجمہ:۔تو کہدے کہ یوسف۲۔میں ایٰتٌ لِلسَّآئِلِیْنَ اور غَیٰبَتِ الْجُبِّ جودوجگہ ہے دراز تاء سے ہیں اور عَلَیْهِ ایٰتٌ سورہ عنکبوت ۵۔میں دراز تاء ہی سے نقل کیا گیا ہے۔قولہٗ اُثِرَا اَیْ نُقِلَ۔

توضیح۔ ایٰتٌ لِلسَّآئِلِیْنَ ۔غیر مضاف ہے اسے فقط مکیؒ ایٰتٌ واحد سے پڑھتے ہیں۔ دوسرا کلمہ دوجگہ سورہ یوسفؑ غَیٰبَتِ الْجُبِّ مضاف ہے فقط مدنیانؒ نے جمع سے پڑھا ہے اور تیسرا کلمہ ایٰتٌ عنکبوت ۵۔میں ہے: لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ ایٰتٌ مِنْ رَّبِّهٖ۔اسے مکیؒ صحبہؒ نے واحد سے اور باقی نے جمع سے پڑھا ہے۔

شعر۲۷۳:۔﴿جِمٰلَتٌ بَیِّنَتٍ فَاطِرٍ ثَمَرَتٌ ﴾

﴿ فِی الْغُرُفٰتِ اللّٰتَ هَیْهَاتَ الْعِذَابَ صَرٰی﴾

ترجمہ:۔ جِمٰلَتٌ مرسلات۔ا۔اور فاطر۵۔کا بَیِّنَتٍ اور فصلت۶۔کا مِنْ ثَمَرٰتٍ دراز تاء سے ہیں۔اور فِی الْغُرُفٰتِ سبا۵۔ اور اللّٰتَ نجم۔ا۔اور هَیْهَاتَ مؤمنون۳۔ میں دوجگہوں پر، یہ چاروں بھی دراز تاء سے شیریں ہیں اور تاء والے کلمات کا بقیہ ہیں ۔قولہٗ الْعِذَابُ۔عَذْبَةٌ بمعنیٰ شیریں کی جمع ہے۔قولہٗ۔صَرٰی کسی چیز کا بقیہ اور صِرٰی صاد کے زیر سے ٹھہرا ہوا پانی۔

توضیح۔ جِمٰلَتٌ کو حفصؒ وشفا توحید سے اور باقی جمع سے پڑھتے ہیں۔عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ فاطر کو مدنیانؒ شامیؒ حفصؒ جمع سے باقین واحد سے پڑھتے ہیں۔ وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ۔سباء۔حمزہؒ کی قراءت واحد سے باقی کی جمع سے ہے اور اللّٰتَ اور

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

ھَیْھَاتَ میں واحد جمع کا اختلاف نہیں۔ چونکہ جمع کی تاء سے قبل الف ہوتا ہے اوران میں بھی الف ہے اسلئے اس باب میں ناظمؒ انکو لائے ہیں ورنہ مناسب گذشتہ میں لانا تھا۔

شعر۲۷۴:۔ فِیْ غَافِرٍ کَلِمٰتُ الْخُلْفُ فِیْهِ وَفِی الثّ

ثَانِیْ بِیُوْنُسَ ھَآءً بِالْعِرَاقِ تُرٰی

ترجمہ:۔ کَلِمٰتُ رَبِّکَ جو غافر ۱۔ میں ہے اسمیں خلف ہے یعنی اکثر مصاحف میں مطولہ سے اور بعض میں مدورہ سے ہے۔ اور سورہ یونسؑ کے دوسرے کَلِمٰتُ رَبِّکَ ۱۰۔ میں وہ تاء عراقی مصاحف میں بصورت ھا دیکھی جاتی ہے۔

شعر۲۷۵:۔ ﴿وَالتَّآءُ شَامٍ مَّدِیْنِیٌّ وَّاَسْقَطَهٗ﴾

﴿ نَصِیْرُھُمْ وَابْنُ الْاَنْبَارِیْ فَجُدْ نَظَرًا﴾

ترجمہ:۔ اور شامی اور مدنی مصاحف میں دراز تا ہے۔ اوران اہل رسم میں سے نصیر اور ابن الانباری نے اس یونس کے دوسرے کَلِمٰتُ کو ساقط کیا ہے پس تو نظر و غور و فکر کے اعتبار سے عمدہ ہو جا۔

شعر۲۷۶:۔ ﴿وَفِیْهِمَا التَّآءُ اَوْلٰی ثُمَّ کُلُّهُمْ﴾

﴿ بِالتَّآءِ بِیُوْنُسَ فِی الْاُوْلٰی ذَکَا عِطْرًا﴾

ترجمہ:۔ اوران دونوں یعنی غافر کے اور یونسؑ کے دوسرے کَلِمٰت میں تاءِ مطولہ اَولیٰ ہے پھر یونس کے پہلے کَلِمٰتُ ۴۔ میں ان میں کے تمام میں تاء ہی سے مرسوم ہے اسمیں یہ رسم مشہور ہو گئی ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۷۷۔﴿وَالتَّا فِي الْأَنْعَامِ عَنْ كُلٍّ وَّلَا اَلِفٌ﴾

﴿فِيهِنَّ وَالتَّاءَ فِيْ مَرْضَاتِ قَدْ حُبِرَا﴾

ترجمہ:۔اور انعام ۱۴ کے کَلِمٰتُ میں تمام اہل رسم سے دراز تاء ہے اور ان (ایت یوسف تا کَلِمٰت کل نو) میں تا سے پہلے الف بھی نہیں ہے اور مَرْضَاتَ میں بھی ہر جگہ تاء ہی زینت دی گئی ہے۔

شعر۲۷۸۔﴿وَذَاتَ مَعْ يَآبَتْ وَلَاتَ حِيْنَ وَقُلْ﴾

﴿بِالْهَا مَنٰوةَ نَصِيْرٌ عَنْهُمْ نَصَرَا﴾

ترجمہ:۔اور ذَاتِ. يَآبَتِ سمیت ہر جگہ اور وَلَاتَ حِيْنَ ص یہ تینوں اجماعاً دراز تا سے ہیں۔اور تو کہدے کہ مَنٰوۃَ نجم ۱۔اجماعاً ھا کی شکل میں ہے۔اور نصیرؒ نے بھی ان اہل رسم سے مَنٰوۃَ کی اس رسم کی تائید کی ہے یا انکی جانب سے نصیرؒ کی مدد کی گئی ہے۔

توضیح۔ کَلِمٰتُ رَبِّکَ غافر بعض مصاحف میں تا مطولہ اور بعض میں مدوّرہ ہے اور سورہ یونس کا دوسرا حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّکَ عراقیہ میں ھا سے اور شامی و مدنی مصاحف میں مطولہ سے ہے مدنیانؒ شامیؒ اسے جمع سے پڑھتے ہیں۔شعر نمبر ۲۷۵ میں اسکی وضاحت کرتے ہوئے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ نصیرؒ اور ابن الانباریؒ نے سورہ یونس کے دوسرے کو ساقط کر دیا ہے۔نیز فرماتے ہیں کہ کَلِمٰت تین جگہوں میں مطولہ سے ہے انعام ۱۴۔یونس کا پہلا ۳۳۔اور مومن ۔۱۱۔مگر دیگر اہل رسم چوتھا یعنی سورہ یونس کا دوسرا بھی مطولہ سے شمار کرتے ہیں۔

شعر۲۷۶۔میں ناظمؒ مومن اور یونس میں چونکہ جمع و واحد کا اختلاف ہے اسلئے تاء مطولہ کی ترجیح ہی کو بیان فرماتے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر ۲۷۷۔ میں سورہ انعام والے کو بالا جماع مطولہ سے ذکر فرمایا ہے کہ اسمیں شفاو عاصمؒ اور یعقوبؒ واحد سے اور باقین جمع سے پڑھتے ہیں۔

نتیجہ۔ سورۃ الانعام، سورۃ الاعراف، سورہ یونس کا پہلا یہ تین تو بالا جماع تاء مطولہ سے ہیں اور سورہ یونس کا دوسرا اور سورہ مؤمن والا یہ دو مختلف فیہ ہیں اور علامہ شاطبیؒ کے نزدیک تاء مطولہ ہی اَولیٰ ہے۔

شعر ۲۷۳۔ میں ھَیْھَـــاتَ کے سوا باقی تمام کلمات جو اس باب میں ذکر کیے گئے ہیں ان میں تاء سے قبل جمع والی قراءت پر الف محذوف فی الرسم ہے اور اس کیوجہ ان کا کثیر الدور ہونا ہے نیز جن میں واحد جمع کا اختلاف ہے ان میں حذف الف شمول قراءت کیلئے بھی ہے۔ اور مَرْضَات میں ہر جگہ تاءِ مطولہ ہے اسمیں واحد جمع کا کوئی اختلاف نہیں اس باب میں مقنع کی پیروی میں بیان کردیا ہے البتہ امام کسائیؒ وقفاً اسے ھا سے بدلتے ہیں۔

شعر ۲۷۸۔ میں ذَاتَ. یٰٓاَبَتِ. وَلَاتَ حِیْنَ کی رسم تاءِ مطولہ ہر جگہ اجماعاً بیان فرمار ہے ہیں۔ ذَاتَ وقفاً کسائیؒ ھا سے بدلتے ہیں اور یٰٓـــــاَبَـتِ کل آٹھ جگہ آیا ہے مکیؒ شامیؒ ابوجعفرؒ اور یعقوبؒ وقف بِالھا اور باقین بِالتا کرتے ہیں اور وَلَاتَ حِیْـــــنَ کی رسم تا طویلہ سے ہے۔ اور تفصیل شعر ۲۶۰ میں ملاحظہ فرمائیں نیز مَنٰوۃَ کو بھی اس باب میں مقنع کی پیروی میں بیان کیا ہے یہ تاء مدورہ سے ہے نصیرؒ نے بھی اسے تاء مدورہ ہی سے اہل رسم سے نقل کیا ہے مکیؒ مَنَـآءَ ۃ ہمزہ بعد از الف مع مد متصل پڑھتے ہیں اور وقف تمام حضرات بِالھا کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کے کرم واحسان سے رسم خط عثمانی کے بیان عقیلہ کی شرح یہاں تک مکمل ہوئی اسکے بعد ناظمؒ نے خاتمہ میں اس قصیدہ کی خوبی وعمدگی اور جن حالات میں مرتب ہوا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

انہیں بیان فرمایا ہے اور آخر میں حمد وصلوٰۃ پر اسے مکمل فرما رہے ہیں۔

فجزاهم الله احسن الجزاء۔

﴿خاتمہ﴾

شعر۲۷۹:۔﴿تَمَّتْ عَقِيلَةُ اَتْرَابِ الْقَصَائِدِ فِيْ﴾

﴿اَسْنَى الْمَقَاصِدِ لِلرَّسْمِ الَّذِىْ بَهَرَا﴾

ترجمہ:۔مکمل ہوا قصیدہ:''عقیلہ اتراب القصائد فی اَسنی المقاصد'' جو رسم خطِ قرآن میں ہے جو غالب آ گئی ہے۔قولہٗ بَهَرَا اى غَلَبَ۔

توضیح۔ناظمؒ نے اس قصیدہ کا نام بتایا ہے کہ اس کا نام: عقيلة اتراب القصائد فی اَسنَى المقاصد ہے اپنے ہم عمر و ہم مثل قصیدوں میں عمدہ اور نفیس۔رسم خط کے بلند ترین مقاصد میں جو سب رسموں پر غالب ہے۔

قولہٗ۔اَلْعَقِيْلَة اى النَّفِيسة۔عمدہ چیز اسکی جمع عقائل ہے۔قولہٗ اَتْرَاب۔ترب کی جمع ہے ہم عمر، یکساں عمر۔قصائد: قصیدہ کی جمع ہے اشعار کا مجموعہ۔قولہٗ اَسْنٰی: اعلیٰ ترین۔ مقاصد: مقصد کی جمع ہے۔یعنی فصاحت و بلاغت میں ہم پلہ قصیدوں میں سے عمدہ ترین جو بلند و اعلیٰ مقاصد یعنی رسم خط عثمانی میں ہے۔

(نوٹ) یہ قصیدہ رائیہ بھی مشہور ہے اسلئے کہ اسکا ہر شعر را پر ختم ہوتا ہے جیسے حرز الامانی کو قصیدہ لامیہ اور ناظمۃ الزھر جو فواصل میں ہے اسکا ہر شعر بھی را پر ختم ہوتا ہے نیز علامہ شاطبیؒ کا ایک قصیدہ دالیہ بھی مشہور ہے جس کا ہر شعر دال پر ختم ہوتا ہے۔اسمیں علامہ ابن عبدالبر کی التمہید کو نظم کیا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۸۰:۔﴿تِسْعُوْنَ مَعْ مِائَتَيْنِ مَعْ ثَمَانِيَةٍ﴾
﴿اَبْيَاتُهَا يَنْتَظِمْنَ الدُّرَّ وَالدِّرَرَا﴾

ترجمہ:۔اسکے تمام اشعار دوسو اٹھانوے ہیں جو موتیوں اور بارش کے قطروں کو پروئے ہوئے ہیں یعنی جسطرح ہار میں موتی پروئے ہوتے ہیں اسی طرح اس قصیدہ کے اشعار بھی خوبصورت اور بارونق الفاظ سے مرتب ہیں۔

قولہ۔اَبْيَات:بَيْتٌ کی جمع یعنی اشعار، اگر بَيْتٌ کی جمع بُيُوْت ہوتو معنیٰ دار گھر ہوگا۔قولہٗ الدُّر دال کے ضمہ سے معنی موتی اور الدِّرَرَا دال کے کسرہ سے دِرَّةٌ کی جمع بمعنی اَلْمَطَر بارش۔

شعر۲۸۱:۔﴿وَمَا لَهَا غَيْرَ عَوْنِ اللّٰهِ فَاخِرَةٌ﴾
﴿وَحَمْدِهِ اَبَدًا وَّشُكْرِهِ ذِكَرَا﴾

ترجمہ:۔اس قصیدہ کی خوبیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا اور اسکی ہمیشہ رہنے والی تعریف اور اسکے شکر مع جمیع اقسامہ کے سوا فخر کی کوئی چیز نہیں۔

توضیح۔یعنی ناظمؒ پر اللہ رب العزت کا فضل اور انعام ہوا اور اس نے اس قصیدہ ونظم کو فخر کے قابل بنادیا ہے۔

قولہٗ:فَاخِرَةٌ.حال ہے لَهَا کی ھا سے۔قولہٗ:ذِكَرَا.ذِكْرٌ کی جمع جو شُكْر سے حال ہے۔

حَمْد:تعریف بطریق تعظیم فعل اختیاری جمیل۔ہر زبان سے تعریف کرنا چاہے نعمت کے مقابل ہو یا نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نعمت دینے ہی کی صورت میں نہیں بلکہ ہر حال میں حمد کے مستحق ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

مدح بھی تعریف ہی کو کہتے ہیں مگر اس میں اختیاری کی قید نہیں۔ اسلئے مَدَحْتُ زَیْدًا عَلٰی حُسْنِہٖ تو کہہ سکتے ہیں مگر حَمِدتُ زَیْدًا عَلٰی حُسْنِہٖ نہیں کہہ سکتے البتہ حَمِدتُ زیدًا عَلٰی کرمِہٖ کہہ سکتے ہیں۔

شکر کا اطلاق ہر ایسے فعل پر کر سکتے ہیں جس سے اظہار تعظیم منعم بوجہ انعام قولاً ہو یا فعلاً یا اعتقاداً۔ یعنی شکر نعمت ہی کے مقابل ہو سکتا ہے اسلئے جو تعریف نعمت کی مقابلہ میں ہو تو اسے شکر بھی کہہ سکتے ہیں۔

شعر۲۸۲:۔﴿تَرْجُوْ بِاَرْجَآءِ رُحْمَاهُ وَنِعْمَتِهٖ

وَنَشْرِ اِفْضَالِهٖ وَجُوْدِهٖ وَزَرَا﴾

ترجمہ:۔ یہ قصیدہ یعنی ناظمؒ اس اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے انعام اور اسکے پھیلے ہوئے احسانات اور اسکی سخاوت کی جانبوں ہی میں ٹھکانا نہ کی امید رکھتا ہے۔ قولہٗ رُحْمَاہ۔ رَحِمَ کا مصدر ہے۔ قولہٗ اَرْجَآء: رَجَا یا رَجَاءٌ کی جمع ہے بمعنی جانب ۔نَشر، افضال دونوں مصدر ہیں اور نَشْر: بمعنی منشور۔ ای اِفْضَالِهِ الْمَنْشُوْر۔

وَزَرًا: ملجأ، مَاوٰی. ٹھکانا۔

توضیح۔ ناظمؒ فرماتے ہیں کہ مجھ قصور وار اور میرے قصیدہ کو اگر کوئی قبولیت کا درجہ مل سکتا ہے تو صرف حق تعالیٰ کی رحمت، انعام اور اسکے بے شمار فضل ہی سے مل سکتا ہے۔

شعر۲۸۳:۔﴿مَا شَانَ شَأْنٌ مَرَامِيهَا مُسَدَّدَةً

فُقْدَانُ نَاظِمِهَا فِيْ عَصْرِهٖ عَصَرَا﴾

ترجمہ:۔ اس قصیدے کی تالیف کے زمانہ میں ٹھکانہ کے گم کر دینے نے اس قصیدہ کے تیروں یعنی الفاظ و مسائل کی بزرگی و عمدگی پر کسی نے عیب نہیں لگایا حالانکہ وہ تیر نشانہ پر

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

پہنچے ہوئے ہیں۔

قولہ: ما نافیہ شَانَ ای عَابَ یہ شَانَ یَشِیْنُ فعل ماضی اجوف یائی ہے اور دوسرا شَانٌ مہموز العین۔ شَأْنٌ۔ بزرگی، عظمت وعمدگی کے معنی میں ہے۔ قولہ مَرَامِیُهَا: مَرَامِیُ جمع ہے مِرْمَاةٌ کی بمعنی تیر اس سے مسائل کی صحت مراد ہے۔ فِقْدَان: فا کے زیر و پیش دونوں سے گم کر دینا، بے ٹھکانہ ہونا۔ قولہ: عَصْرِہٖ ضمیر ناظم ؒ کو راجع ہے۔ تصنیف کا زمانہ مراد ہے عَصَرًا: جائے پناہ۔ مرجع۔ فِقْدَان کا مفعول اور شَانَ کا فاعل ہے۔

توضیح۔ ناظم ؒ قصیدہ کی تالیف کے وقت جو حالات پیش آئے انکی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ جب آپ مصر تشریف لائے تو آپ کے تبحرِ علمی کیوجہ سے علماء وقراء نے آپ سے حسد شروع کر دیا۔ کوئی معاون اور ساتھی نہ تھا قصیدہ کی تالیف کے زمانہ میں کسی ہم عصر صاحب علم کے نہ ملنے کے باوجود مسائل اور الفاظ میں کوئی عیب پیدا نہیں ہوا اور اللہ کے فضل واحسان سے پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

شعر ۲۸۴:۔ ﴿غَرِیْبَةٌ مَّا لَهَا مِرْاٰةٌ مُّنَبِّهَةٌ﴾

﴿فَلَا یَلُمْ نَاظِرًا مِّنْ بَدْرِهَا سِرَرًا﴾

ترجمہ:۔ یہ قصیدہ اجنبی ہے اس کے لئے متنبہ کرنے والا آئینہ نہیں۔ تو اس کے کامل چاند یعنی مضامین میں سیاہی وکمزوری دیکھنے والا ملامت نہ کرے۔

قولہ۔ مَا لَهَا مِرْاٰةٌ مُّنَبِّهَةٌ۔ عربی مثل ہے جس عورت کے بناؤ سنگھار میں اسکی رشتہ دار مددگار نہ ہوں تو وہ آئینہ سے اپنی مانگ وغیرہ درست کرتی ہے تو اسکے لئے یہ ایک مثل بن گئی ہے۔ سِرَرٌ: چہرہ میں جو جھائیں اور سیاہی پڑ جاتی ہے۔ یا چاند کا آخر دنوں گھٹ جانا سَرَر کہلاتا ہے۔ ناظم ؒ خود نابینا تھے اور کوئی ساتھی بھی نہ تھا کہ مطالعہ کراتا آپ نے مقنع

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

کے مضامین کو اپنے حفظ سے نظم فرمایا اسلئے فرماتے ہیں کہ عذر کے بعد کسی کو عیب نکالنے کی بجائے اگر کوئی خرابی نظر آئے تو اسے درست کرے اسلئے کہ چاند جیسی روشن چیز میں بھی سیاہی اور کمی وگھٹاؤ پایا جاتا ہے کوئی عیب نہیں نکالتا۔

شعر ۲۸۵:۔ ﴿فَقِيْرَةٌ حِيْنَ لَمْ تُغْنٰى مُطَالَعَةً

اِلٰى طَلَائِعَ لِلْاِغْضَاءِ مُعْتَذِرًا﴾

ترجمہ:۔ یہ قصیدہ محتاج ہے جبکہ مطالعہ کتب سے بے نیاز نہیں کیا گیا ہے چشم پوشی کے لشکروں کی طرف اس حال میں کہ وہ چشم پوشی عذر قبول کرنے والی ہو۔

قولہ۔فقیرۃٌ ، ھِیَ مقدر کی خبر ہے یعنی محتاج لَمْ تُغْنٰى الف کا اثبات ضرورت کیوجہ سے ہے۔قولہٗ۔مُطَالَعَةً. ای بمطالعةٍ جار مقدر کی وجہ سے منصوب بنزع الخافض ہے۔قولہٗ طَلَائِعَ. طَلِيْعَةٌ کی جمع بمعنی لشکر ہے۔قولہٗ مُعْتَذِرًا ۔ اغضاء سے حال ہے۔

توضیح:۔ ناظمؒ نے سابقہ شعر میں مسافری، غریب الوطنی میں قصیدہ کے جمع کرنے کا ذکر فرمایا۔اس شعر میں مزید فرماتے ہیں۔نہ ہی کتب کا میسر ہونا اور نہ کوئی ایسا مددگار جو کتب کا مطالعہ کرائے لہٰذا اگر کوئی عیب دیکھیں تو ناظمؒ کے عذر کو قبول کرتے ہوئے چشم پوشی سے کام لیں اور عیب کو دُور کریں نہ کہ تنقید شروع کریں۔وَالْعُذْرُ عِنْدَ خِيَارِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

شعر ۲۸۶:۔ ﴿كَالْوَصْلِ بَيْنَ صِلَاتِ الْمُحْسِنِيْنَ بِهَا

ظَنًّا وَّ كَالْهُجْرِ بَيْنَ الْمُهْجِرِيْنَ سُرٰى﴾

ترجمہ:۔ یہ قصیدہ ان حضرات کے احسانات کے درمیان تو محبوب کے وصال وعمدہ کلام کی مانند ہے جو اس سے عمدہ گمان رکھنے والے ہیں۔اور ان حضرات کے درمیان جدائی

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

وفضول کلام کی طرح ہے جوفضول گوئی جاری کئے ہوئے ہیں۔

قولہٗ کَالْوَصْلِ. ای ھِیَ کَالْوَصْلِ۔ صِلات: جمع ہے صِلَۃٌ کی بمعنی احسان، عطیہ ۔قولہٗ ھَجْر۔ ھا کے فتحہ سے بمعنی جدائی اور ھا کے ضمہ سے بمعنی فحش گوئی۔ قولہٗ الْمُھْجِرِیْنَ. ھُجْر سے بیہودہ وفضول کلام. سُرٰی: سَرَا. یَسْرِی کا مصدر۔ تمیز واقع ہوا ہے بمعنی پوشیدہ۔

توضیح۔ ناظمؒ فرماتے ہیں کہ جولوگ قرآن اور اسکے علوم ورسم خط سے محبت رکھتے ہیں، اور بدگمانی سے بچنے والے ہیں وہ تو اس قصیدہ کومحبوب کے وصل کیطرح مرغوب پائیں گے اور جولوگ بدطینت ہیں ہر چیز کوشک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اچھی چیز میں بھی عیب تلاش کرتے ہیں انکو یہ قصیدہ محبوب کی جدائی کی طرح ناگوار نظر آئے گا۔

شعر ۲۸۷۔ ﴿مَنْ عَابَ عَیْبًا لَہٗ عُذْرٌ فَلا وَزَرًا﴾

﴿ یُنْجِیْہِ مِنْ غَرَمَاتِ اللَّوْمِ مُتَّئِرًا﴾

ترجمہ:۔ جس نے معذور پر عیب لگایا اور اعتراض کیا تو اسکے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں جو اسے ملامت کی تکلیفوں سے بچالے حالانکہ وہ بدلہ لینے والا ہو۔

قولہٗ۔ مَنْ شرطیہ ہے فَلا وَزَرًا جواب شرط ہے عَیْبًا مفعول ہے مُتَّئِرًا. یُنْجِی کے فاعل سے حال ہے ثَأْرٌ کے مادہ سے بمعنی خون کا بدلہ لینا۔ قولہٗ۔ غَرَمَات. غَرَامَۃٌ کی جمع بمعنی تکلیف۔ صدمہ۔

توضیح۔ یعنی عذر کے بعد بھی اگر کوئی اعتراضات کرے گا تو اسکی سزا اسکو خود مل جائے گی اور اسکی کوئی مدد بھی نہیں کریگا۔ منصف مزاج اسے ہی ملامت کرتے ہیں۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۸۸:۔﴿وَاِنَّمَا هِيَ اَعْمَالٌ بِنِيَّتِهَا ﴾

﴿ خُذْ مَا صَفَا وَاحْتَمِلْ بِالْعَفْوِ مَا كَدِرَا﴾

ترجمہ:۔اور یہ قصیدہ تو ایسے اعمال ہیں جو اپنی نیت کے مطابق ماجور ہیں۔اور جو صاف وصحیح ہو اسے لے لو اور جو غلط ہو اسے عفوودرگذر سے برداشت کرلو۔قولہ۔ وَاحْتَمِلْ ای وَاصْفَحْ۔درگذر۔برداشت۔كَدِرًا دال پر تینوں حرکات سے پراگندہ۔

توضیح۔یعنی قصیدہ کے مسائل تو نیک نیتی پر مبنی ہیں جو اہل علم کو نفع پہنچانے اور کتاب اللہ کی خدمت وحفاظت کی غرض سے جمع کیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود ہے۔ اور حدیث میں ہے:اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔اسلئے صحیح مسائل کو اختیار کرلو اور اگر کہیں کوئی چیز درست نظر نہ آئے تو اسے برداشت کرلینا چاہیے اہل علم وتقویٰ کا یہی شعار ہے۔

شعر۲۸۹:۔﴿اِنْ لَّا تُقَذِّىْ فَلَا تُقْذِىْ مَشَارِبَهَا ﴾

﴿ لَا تَنْزُرَنَّ نَزُوْرًا اَوْتَرَى غُزُرًا﴾

ترجمہ:۔اگر تو اس کے پانی سے یعنی مضامین سے تنکا نہیں نکالتا تو اسمیں تنکا ڈال بھی مت۔تو کم دودھ والے جانور کو حقیر نہ سمجھ یہاں تک کہ تو زیادہ دودھ والے جانوروں کو بھی دیکھ لے گا۔

قولہ.لَا تُقَذِّىْ.تَقْذِيَةٌ سے قَذٰى۔تنکا نکالنا۔باب تفعیل سے لائے ہیں۔سلب ماخذ کیلئے اور لَا تُقْذِىْ افعال سے اِقْضَاءٌ۔تنکا ڈالنے کے معنی ہیں۔قولہ: مَشَارِبُ.جمع مَشْرَب بمعنی پانی کا گھاٹ۔

قولہ: لَا تَنْزُرَنَّ .نَصَرَ سے نَزْرٌ حقیر جاننا۔ نَزُوْرًا. كَرَمَ سے کم دودھ والے غُزُرًا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

غُزُرٌ کی جمع بہت دودھ والے۔

توضیح۔یعنی قصیدہ کے مضامین میں اگر کوئی کمی ہوتو اسے دور نہیں کرسکتا تو تنقید کرنا تو اسے اور گدلا کرنا ہے۔عقلمند آدمی تھوڑی نعمت کی اگر قدر کرتا ہے تو اسے بڑی نعمت بھی میسر آجاتی ہے۔

شعر۲۹۰:۔﴿وَاللّٰهُ اَكْرَمُ مَاْمُوْلٍ وَّمُعْتَمَدٍ﴾

﴿وَمُسْتَغَاثٌ بِهٖ فِيْ كُلِّ مَا حُذِرَا﴾

ترجمہ:۔اور اللہ ان سب میں سے بہتر ذات ہے جو امید اور اعتماد کے لائق ہیں اور اسی سے تمام چیزوں میں فریاد طلب کی جاتی ہے جو دہشت والی ہیں۔

شعر۲۹۱:۔﴿يَا مَلْجَاَ الْفُقَرَآءِ وَالْاَغْنِيَآءِ وَمَنْ﴾

﴿اَلْطَافُهٗ تَكْشِفُ الْاَسْوَاءَ وَالضَّرَرَا﴾

ترجمہ:۔اے فقیروں اور دولت مندوں کے ملجا و پناہ کی جگہ اور اے وہ ذات کہ جس کے لطف و کرم و مہربانیاں مصیبتوں اور نقصان کو دور کردیتی ہیں۔

شعر۲۹۲:۔﴿اَنْتَ الْكَرِيْمُ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَمَنْ﴾

﴿يَرْجُوْ سِوَاكَ فَقَدْ اَوْدٰى وَقَدْ خَسِرَا﴾

ترجمہ:۔آپ ہی احسان و کرم کرنے والے ہیں اور گناہوں کے بہت بخشنے والے ہیں۔ اور وہ جو آپ کے بغیر کسی سے امید رکھے وہ ہلاک ہوجاتا ہے اور خسارے و نقصان والا ہو جاتا ہے۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۹۳:۔﴿هَبْ لِیْ بِجُوْدِکَ مَا یُرْضِیکَ مُتَّبِعًا﴾

﴿وَمِنْکَ مُبْتَغِیًا وَفِیکَ مُصْطَبِرًا﴾

ترجمہ:۔اپنی بخشش کے صدقہ میں مجھے اپنی مرضیات عطا فرمایئے اس حالت میں کہ میں آپ کے احکامات کا پیروکار رہوں اور آپ ہی سے طلبگار رہوں اور آپ کی رضا پر صبر کرنے والا ہوں۔

قولہٗ۔مُتَّبِعًا. مُبْتَغِیًا. مُصْطَبِرًا. تینوں منصوبات اسم فاعل ہیں جو لِیْ سے حال ہیں۔

شعر۲۹۴:۔﴿وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مَنْشُوْرًا بَشَائِرُهٗ﴾

﴿مُبَارَکًا اَوَّلًا وَّدَائِمًا اُخَرَا﴾

ترجمہ:۔اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اس حال میں کہ اس حمد کی خوش خبریاں پھیلی ہوئی ہیں۔اس حال میں کہ وہ تعریف اول دنیا میں برکت والی اور آخرت میں ہمیشہ رہے والی ہے۔

قولہٗ۔بَشَائِرُهٗ . بِشَارَةٌ بکسر با کی جمع ہے۔قولہٗ اُخَرَا. اَخِیْر کی جمع ہے۔

توضیح۔یعنی اللہ کی حمد بیان کرنے والوں کے انعامات اور اجر وثواب قرآن مجید کی بہت سی آیات اور احادیث میں پھیلے ہوئے ہیں اور اسکی برکات کا ظہور دنیا میں بھی ہوتا ہے۔اور آخرت میں بھی اس پر ہمیشہ ہمیشہ اجر و نعمتیں ملتی رہیں گی۔

شعر۲۹۵:۔﴿ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَی الْمُخْتَارِ سَیِّدِنَا﴾

﴿مُحَمَّدٍ عَلَمِ الْهَادِیْنَ وَالسُّفَرَآ﴾

ترجمہ:۔پھر رحمت کاملہ نازل ہو پسندیدہ ذات ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہدایت کرنے والوں اور رسولوں کے امام و پیشوا ہیں۔قولہٗ عَلَمَ ۔پیشوا قولہٗ۔اَلسُّفَرَا

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

جمع سَفِیر بمعنی انبیاء علیہم السلام۔

توضیح۔ قرآن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم ہے اور احادیث میں بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں اسلئے اکثر ائمہ کرام کی عادت ہے کہ شروع کتاب میں حمد کے بعد صلوٰۃ وسلام بیان کرتے ہیں اور آخر کتاب میں بھی تا کہ درمیان میں باقی حصہ کتاب آجائے جو عِندَ اللہ مقبول ہوجائے۔

شعر۲۹۶:۔﴿ تَنَدَّی عَبِیرًا وَّمِسْکًا سُحْبُهَا دِیَمًا

﴿ تُمَنّٰی بِهَا لِلْمُنٰی غَایَاتُهَا شُکُرًا﴾

ترجمہ:۔ اس درود کی بدلیاں اس حالت میں کہ ہمیشہ آہستہ آہستہ برسنے والی ہوں نبی صلی اللہ وعلیہ وسلم پر مشک وعنبر برساتی رہیں۔ پوری کردی جائیں اس درود کے ذریعہ آرزو مندوں کی انتہائی تمنائیں اس حال میں کہ متمنی شکر گزار رہوں۔

قولہ۔تَنَدّٰی: نَدٰی سے ناقص یائی بمعنی تری وبارش۔ برسنا۔قولہ۔ سُحُبُهَا۔ سَحَاب کی جمع بمعنی بادل فاعل ہے۔ ضمیر صلوٰۃ کو راجع ہے۔ دِیَمًا۔ دِیمَةٌ کی جمع بمعنی جھڑی۔ لگا تار، ہلکی ہلکی برسنے والی بارش۔ تُمَنّٰی۔ ای تُقضٰی۔ لِلْمُنٰی۔ ای لِذَوِی الْمُنٰی۔ مُنیَة کی جمع بمعنی آرزو۔ تمنا۔ امید غَایَاتُهَا۔ تُمَنّٰی کا فاعل ہے ضمیر مُنٰی کو راجع ہے۔ شُکُرًا۔ شَکُور کی جمع ہے جو ذَوِی الْمُنٰی سے حال ہے۔

توضیح:۔ ناظمؒ انتہائی کمال درجہ کی تشبیہات، استعارات، مجازات اور بدیعات کو کلام میں لائے ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں علم قراآت، رسم خط فواصل اور دیگر علوم قرآن میں تبحر علمی عطا فرمایا تھا وہاں علم ادب بلاغت معانی وبدیع صرف ونحو میں بھی امامت کے درجہ سے سرفراز

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔کلام کی خوبیوں کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو ان علوم کے ساتھ شغف اور مہارت تامہ رکھتا ہو۔

شعر۲۹۷:۔﴿ وَتَنْتَهِيْ فَتَعُمُّ الْاٰلَ وَالشِّيَعَ الْ ﴾

﴿ مُهَاجِرِيْنَ وَمَنْ اٰوٰى وَمَنْ نَصَرَا ﴾

ترجمہ:۔اور وہ درود اور رحمتیں لوٹیں اور گھیر لیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو اور متبعین مہاجرین کو اور انکو جو جگہ دینے والے اور نصرت کرنے والے یعنی انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قولہٗ:تَنْتَهِيْ. تَنْى سے لوٹنے کے معنی میں ہے۔فَتَعُمُّ:گھیر لینا،شامل ہوجانا۔

وَالشِّيَعَ.شِيْعَةٌ کی جمع بمعنی متبعین یعنی درود اور رحمتیں آپ کے ساتھ صحابہ کرام اہل بیت عظام متبعین مہاجرین وانصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی پہنچ جائیں۔

شعر۲۹۸:۔﴿تُضَاحِكُ الزَّهْرَ مَسْرُوْرًا اَسِرَّتُهَا﴾

﴿مُعَرِّفًا عَرْفُهَا الْاٰصَالَ وَالْبُكَرَا﴾

ترجمہ:۔اور وہ رحمت کاملہ درود وصلوٰۃ آپ پر اس شان سے نازل ہو کہ اسکی کلیوں کو ہنسائے اور اس صلوٰۃ کی لکیریں،خطوط مسرور ہوں اس حال میں کہ اسکی بہترین ہوائیں صبح وشام خوشبو بکھیرنے والی ہوں۔قولہٗ اَسِرَّةٌ: ہنسی کے وقت چہرہ پر ظاہر ہونے والے خطوط مُعَرِّفًا ای مُطَيِّبًا عمدہ ہوا۔

اَلْاٰصَالَ.اَصِيْلٌ کی جمع عصر ومغرب کے درمیان کا وقت۔قولہٗ بُكَرًا. بُكْرَةٌ کی جمع صبح کا وقت جیسے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

توضیح۔علامہ شاطبیؒ جسطرح صلوٰۃ کیلئے تندی بادل کالفظ لائے ہیں۔ کلام میں مزید حسن کیلئے اس شعر کی مناسبت کیلئے یہاں پر کلی اور شگوفہ کے لفظ کو لائے ہیں۔اور عجیب وغریب تشبیہات اور مجازات سے کلام کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

فَلِلّٰهِ دَرُّهٗ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

www.kitabosunnat.com

الاستاذ المقری
فیاض الرحمٰن العلوی
بانی ومنتظم اعلیٰ مرکزی دار القراء پشاور
سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان

المکتبۃ الرحمانیۃ
99۔ جے ماڈل ٹاؤن۔لاہور
ناشر
نمبر 32783

مکتبہ علویہ مرکزی دار القراء مسک منڈی پشاور
فون:۰۹۱-۲۲۱۰۶۵۰-۰۹۱

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن

www.KitaboSunnat.com

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

ہماری دیگر مطبوعات

مکتبہ علویہ نمکمنڈی پشاور

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

فون: 091-2210650

چھاپ خانہ
الفلاح پرنٹرز
ندیم ٹریڈ سنٹر اردو بازار پشاور
0345-6931477 / 0300-9187770